دس عربی قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر طبع کئے جانے والے نسخہ کا مکمل اردو ترجمہ مع تخریج پہلی بار

اردو ترجمہ

# دلائل النبوۃ

## اور صاحبِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کی معرفت

جلد ۳

حصہ ششم، ہفتم

تصنیف: امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا محمد اسماعیل الجاروی

www.ahlehaq.org

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : مئی ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 512 صفحات

**قارئین سے گزارش**

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

www.ahlehaq.org

...........ملنے کے پتے.......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

**Azhar Academy Ltd.**
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797

**Islamic Books Centre**
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

# فہرست دلائل النبوۃ ۔ جلد ششم


باب ۱

درختوں کا ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا ۳۳

حضور اکرم ﷺ کے بلانے پر دو درختوں کا چل کر آنا (معجزۂ رسول) ---------- ۳۳

حضور اکرم ﷺ کی شفاعت سے عذابِ قبر ٹل گیا (معجزۂ رسول) ---------- ۳۴

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے پانی زیادہ ہوگیا (معجزۂ رسول) ---------- ۳۴

بھوک کے وقت حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے لشکر اسلام کو مچھلی کا گوشت ملا ---------- ۳۵

آپ ﷺ کی اُنگلیوں سے پانی کا نکلنا (معجزۂ رسول) ۳۵

باب ۲

کھجور کے خوشہ کا چلنا جسے حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاس بلایا تھا ۳۶

امام بیہقیؒ کا تبصرہ ---------- ۳۷

معجزۂ رسول دیکھ کر اعرابی کا مسلمان ہوجانا ---------- ۳۷

کھجور کے خوشے کو حضور اکرم ﷺ کے پاس آتا دیکھ کر اعرابی مسلمان ہوگیا ---------- ۳۸

معجزۂ رسول دیکھ کر جادوگر نے کا کہنا ---------- ۳۸

میں عرب کا سب سے بڑا طبیب ہوں آپ کی مہر (نبوت) دیکھ کر علاج کروں گا ---------- ۳۸

باب ۳

ان تین معجزات کا تذکرہ

جن کا جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے مشاہدہ کیا تھا دو درختوں اور ایک لڑکے اور ایک اُونٹ کے بارے میں ۴۰

درختوں کا حضور اکرم ﷺ کے پاس آنا ---------- ۴۰

عورت کا شکایت کرنا کہ جن میرے بیٹے کو روزانہ پکڑ لیتا ہے ---------- ۴۰

اُونٹ کا حضور اکرم ﷺ کو سجدہ کرنا صحابہ کرام کا حضور اکرم ﷺ کو سجدہ کرنے کی خواہش کرنا حضور اکرم ﷺ کا منع فرمانا ---------- ۴۱

حضور اکرم ﷺ کے حکم سے درختوں کا آنا اور واپس جانا -- ۴۱

آسیب زدہ کے منہ میں حضور اکرم ﷺ کا اپنا لعاب دہن ڈالنا اور اس کا شفایاب ہوجانا ---------- ۴۱

اُونٹ کا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں مالکان کی شکایت کرنا اور حضور اکرم ﷺ کا اس کی سفارش کرنا ------- ۴۲

باب ۴

اُس اُونٹ کا ذکر جس نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ کیا ۴۵

باب ۵

(جنگلی ہرن یا حمارِ وحشی) مگر پالتو جانور کا تذکرہ جو آتا رہتا تھا ۴۷

باب ۶

سرخ چڑیا جسے اس کے انڈوں، یا بچوں کے بارے میں دُکھ دیا گیا ۴۷


www.ahlehaq.org

باب ٧

ہرنی کا کلام کرنا جس کو اس کے بچے کے بارے میں دکھ دیا گیا تھا اور اس ہرنی کا ہمارے پیارے نبی ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا ۴۸

باب ٨

گوہ کا ہمارے نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا ۴۹

باب ٩

رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بھیڑیے کا پہنچ جانا کسی چیز کو تلاش کرتے ہوئے ۵۰

باب ١٠

بھیڑیے کا کلام کرنا اور اس کا ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا ۵۲

باب ١١

اللہ تعالیٰ کا شیر کو حضرت سفینہ مولیٰ رسول اللہ (غلام رسول اللہ) کے لئے مسخر کرنا رسول اللہ ﷺ کے اکرام (احترام) کے لئے ۵۴

باب ١٢

ایک اور معجزہ رسول ﷺ جو آپ کے غلام سفینہ کے لئے ظاہر ہوا تھا اور اسی کی وجہ سے ان کا نام سفینہ پڑا ۵۵

باب ١٣

مجاہد فی سبیل اللہ کے بارے میں جو کچھ آیا ہے وہ مجاہد جس کا گدھا زندہ کر کے اُٹھا دیا گیا تھا اس کے مرجانے کے بعد ۵٦

باب ١۴

اس ہجرت کرنے والی عورت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے جس کی دعا سے اس کے بیٹے کو مرجانے کے بعد زندہ کر دیا تھا ۵٧

حضرت علاء حضرمی کی کرامات جو دراصل معجزات رسول اور دلائل نبوت ہیں ۵٨

حضرت علاء بن حضرمی کی کرامت ------------- ۵٩

باب ١۵

میت کا شہادت دینا رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی اور حضور کے بعد خلافت پر قائم ہونے والوں کا ذکر ٦٠

مہر رسول بیر اریسہ میں گرگئی تھی حضرت عثمان ؓ کے ہاتھ سے ---------------------------- ٦٢

مقتول بن مسیلمہ کا کلام کرنا موت کے بعد -------- ٦٢

باب ١٦

دودھ پیتے بچے اور گونگے کا ہمارے نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کی شہادت دینا ٦٣

باب ١٧

کھانے کا تسبیح پڑھنا جسے صحابۂ کرام کھا رہے تھے ٦۴

باب ١٨

کنکریوں کا نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں اور بعض صحابہ کے ہاتھ میں تسبیح (اللہ کی پاکیزگی) کہنا ٦۵

باب ١٩

کھجور کے سوکھے تنے کا رونا جس کے پاس رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے جب آپ ممبر کی طرف بڑھ گئے تھے ٦٦

باب ٢٠

ا۔ جس راستے پر ہمارے پیارے نبی ﷺ گذر جاتے پاکیزہ خوشبو مہکتی رہتی۔

٢۔ جس حجر و شجر کے قریب سے حضور اکرم ﷺ گذرتے وہ آپ کو سجدہ کرتا۔

٣۔ جس ڈول سے حضور اکرم ﷺ پانی پیتے یا جس میں کلی کر کے ڈال دیتے اس سے کستوری یا پاکیزہ خوشبو مہکتی رہتی۔ ٦٧


www.ahlehaq.org

باب ۲۱

دروازے کی چوکھٹوں اور گھر کے درودیوار کا ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی دعا پر آمین کہنا ۶۸

باب ۲۲

نبی کریم ﷺ کا اپنی پیٹھ پیچھے سے اپنے اصحاب کو دیکھنا ۶۹

باب ۲۳

رسول اللہ ﷺ کے نواسوں کے لئے روشنی کا چمکنا جب وہ حضور اکرم ﷺ کے ہاں سے چلے تھے ۷۰

باب ۲۴

۱۔ اصحاب نبی ﷺ کے دو آدمیوں کی لاٹھی کا روشن ہوجانا جب وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کے ہاں سے رات کے اندھیرے میں نکلے حتی کہ وہ اس کی روشنی میں چلتے گئے یہ نبی کریم ﷺ کی کرامت واعزاز تھا۔

۲۔ ابوعبس کی لاٹھی کے روشن ہونے کی روایت۔

۳۔ حمزہ بن عمرو اسلمی کی اُنگلیوں سے روشنی خارج ہونا۔ ۷۱

باب ۲۵

وہ شرف وکرامت جو حضرت تمیم داری ؓ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئی مصطفیٰ کریم ﷺ کے شرف کے لئے ۷۲

باب ۲۶

تصویر پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ رکھا تو وہ مٹ گئی ۷۳

مجموعہ ابواب ۷۴

باب ۲۷

بکری کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کی برکت کا ظہور جس میں دودھ موجود نہیں تھا مگر پھر اس میں دودھ اُتر آیا تھا ۷۴

باب ۲۸

نبی کریم ﷺ کا اپنے اہل خانہ کے لئے دعا کرنا کہ ان کو بقدر ضرورت یک روزہ رزق ملے ۷۶

باب ۲۹

ابوطلحہ انصاری ؓ کا رسول اللہ ﷺ کی دعوت کرنا ۷۶

باب ۳۰

ایک قصعہ یا بڑا پیالہ جو آسمان سے اُترتا تھا ۷۹

باب ۳۱

حضرت ابوایوب انصاری ؓ کا نبی کریم ﷺ کو کھانے کی دعوت کرنا ۷۹

باب ۳۲

اس برکت کا ظہور جو اس بکری میں واقع ہوئی تھی جس کو حضور اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے خریدا تھا ۸۰

باب ۳۳

ان کھجور کے درختوں میں آثار نبوت کا ظہور جن کے حضور اکرم ﷺ نے سلمان فارسی ؓ کے لئے پودے لگائے تھے ۸۱

باب ۳۴

نبی کریم ﷺ کا اہل صفہ کو تھوڑے سے دودھ پر دعوت دینا ۸۳

باب ۳۵

اس طعام کے اندر برکت کا ظاہر ہونا جو دار ابوبکر صدیق میں ان کے مہمانوں کے پاس لایا گیا ۸۴

باب ۳۶

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کا رزق کے لئے دعا کرنا ۸۵


www.ahlehaq.org

باب ۳۷

حضور اکرم ﷺ کا اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دعا کرنا ۸۶

باب ۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تھیلے میں نبی کریم ﷺ کی دعا سے برکت ظاہر ہونا ۸۷

باب ۳۹

گھی کی کُپی کا بھر جانا جس کے اندر سے گھی گر گیا تھا ۸۸

باب ۴۰

نبوت شریفہ کے متعدد آثار وعظیم دلائل ۸۹

نبی کریم ﷺ کا ایک آدمی کو جو دینا اور ان میں برکت پیدا ہونا ---------- ۹۰

اُم مالک جس برتن سے حضور اکرم ﷺ کو گھی دیتی تھی اس میں برکت ہونا ---------- ۹۰

اس عورت کے رزق میں برکت ہونا جو کُپی میں گھی ہدیہ بھیجتی تھی ---------- ۹۰

اُم اوس بہزیہ کے گھی میں برکت ہوگئی وہ خلافت عثمان تک اس کو کھاتے رہے ---------- ۹۰

ابو حباش کو عطیہ کی جانی والی بکری کے گوشت میں حضور اکرم ﷺ کی دعا سے برکت ظاہر ہونا ---------- ۹۱

ابونھلہ کے لئے دودھ میں برکت ظاہر ہونا ---------- ۹۱

حضور اکرم ﷺ کے پاس کافر کا مہمان ہونا ---------- ۹۱

حضور اکرم ﷺ کا اعرابی کو سوکھے ٹکڑے سے ضیافت کر کے اسلام کی دعوت دینا ---------- ۹۲

باب ۴۱

ان لوگوں کا گروہ جو کبھی شکم سیر نہیں ہوتے تھے ۹۲

باب ۴۲

کچھ لوگوں کے بقیہ زادِ سفر میں برکت کا ظہور ہونا ۹۳

باب ۴۳

بی بی اُم شریک کے ہاتھ پر کرامت کا ظاہر ہونا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آرہی تھیں ۹۴

باب ۴۴

بی بی اُم ایمن جو رسول اللہ ﷺ کی مولات اور آپ کو دودھ پلانے والی تھی ۹۶

باب ۴۵

ابوامامہ پر کرامات کا ظہور جب وہ اپنی قوم کے پاس نمائندہ بنا کر بھیجے گئے تھے ۹۶

باب ۴۶

اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول کرنا جس وقت ان کے پاس ایک مہمان آیا اور آپ کے پاس کوئی چیز نہیں تھی ۹۷

باب ۴۷

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے عورت کی پانی کی مشکوں میں اضافہ ظاہر ہوگیا ۹۸

باب ۴۸

حدیث میضأت ۱۰۰

باب ۴۹

بیر قُباء میں برکت کا ظہور ۱۰۲

باب ۵۰

اس بکری کا تذکرہ جو ظاہر ہوئی اس کا دودھ نکالا گیا اس نے سیر کیا پھر وہ چلی گئی پھر نہ پائی گئی ۱۰۳

باب ۵۱

حضور اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارش طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس کو قبول کرنا ۱۰۴

باب ۵۲
امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے چچا کے ذریعہ بارش طلب کرنا ۱۰۸

باب ۵۳
خادم رسول اللہ ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اپنی زمین کی سیرابی کے لئے بارش کی دعا کرنا ۱۰۹

باب ۵۴
نبی کریم ﷺ کا ورثہ کی کھجور کے لئے دعا کرنا یہ عبداللہ بن حزم کا ورثہ تھا ۱۱۰

باب ۵۵
۱۔ جابر بن عبداللہ کا تھکا ہوا اونٹ کہ نبی کریم ﷺ کی برکت سے سارے قافلے سے آگے بڑھ گیا۔
۲۔ نیز حضور اکرم ﷺ کے سوار ہونے سے ابوطلحہ کے گھوڑے میں برکت ظاہر ہونا۔
۳۔ اور جُعیل اشجعی کے جانور میں برکت ظاہر ہونا۔
۴۔ اور ایک نوجوان کی اُونٹنی میں برکت ظاہر ہونا یہ سب آثار نبوت ہیں۔ ۱۱۱

باب ۵۶
نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا عافیت کی اس عورت کے لئے جس کو مرگی ہوتی تھی اور اس کا ستر کھل جاتا تھا ۱۱۴

باب ۵۷
رسول اللہ ﷺ سے بخار کا اجازت طلب کرنا اور آپ ﷺ کا اس کو اہل قُبا کی طرف بھیجنا کہ وہ ان کے لئے کفارہ بن جائے ۱۱۵

باب ۵۸
حضور اکرم ﷺ کا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اپنے وضو کے بقیہ پانی کے چھینٹے دینا اور اس کا ہوش میں آجانا ۱۱۷

باب ۵۹
حضور اکرم ﷺ کا نظر بد لگنے والے کو غسل کر کے پانی دینے کا حکم دینا اور اس موقع پر شفاء ظاہر ہونا ۱۱۷

نظر بد کا علاج ----------------------

باب ۶۰
حضور اکرم ﷺ کا اس شخص کو حکم دینا کہ وہ اپنے بھائی کو شہد پلائے جس کو بے تحاشہ جلاب لگے ہوئے تھے اللہ کا اس میں شفاء دینا جب کہ طبیب کا طریق نہیں ہے ۱۱۸

باب ۶۱
حضور اکرم ﷺ کا ایک نابینے آدمی کو وہ دعا سکھانا جس میں اس کی شفا تھی جب وہ صبر نہ کر سکے ۱۱۹

حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی دعا سے بینائی ٹھیک ہوگئی -- ۱۱۹

دعاء اور رفع حاجت ---------------- ۱۲۰

باب ۶۲
حضور اکرم ﷺ کا سیدہ عائشہ کو بخار کی دعا سکھانا ۱۲۱

باب ۶۳
حضور اکرم ﷺ کا زخم یا پھوڑے والے کے لئے دعا کرنا حتی کہ وہ تندرست ہوگیا اور زخم درست ہوگیا ۱۲۲

باب ۶۴
حضور ﷺ کا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرض سے نجات کی دعا سکھانا اور اس کی برکت سے قرض کا آسان ہوجانا ۱۲۲

باب ۶۵
حضور اکرم ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے ایک آدمی کی سفید شدہ آنکھوں کی بینائی ٹھیک ہوجانا ۱۲۳

باب ۶۶
حضور اکرم ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے محمد بن حاطب کا جلا ہوا ہاتھ درست ہوجانا ۱۲۴

www.ahlehaq.org

باب ۶۷

حضور اکرم ﷺ کا شرحبیل جُعفی کی ہتھیلی پر تھتکارنا اور اپنی ہتھیلی رکھنا اس کی رسولی پر جو اس کی ہتھیلی پر تھی ۱۲۵

باب ۶۸

حضور اکرم ﷺ کا خبیب بن اساف کے زخم پر پھونک مارنا اور اس کا ٹھیک ہونا اور ان کو ابن یسار بھی کہا جاتا ہے ۱۲۶

باب ۶۹

حضور اکرم ﷺ کا علی بن ابو طالب کے لئے دعا کرنا ۱۲۶

جن یا جنون والا بچہ حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے صحت یاب ہو کر مجاہد بنا اور شہید ہو کر جنت میں چلا گیا ۱۲۸

بچے کے پیٹ سے حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے کتیا کے بچے کی مثل جن کا نکل بھاگنا ------------ ۱۲۸

حضور اکرم ﷺ کی دعا سے عبداللہ بن رواحہ کا واڑ کے درد کا صحیح ہو جانا ------------ ۱۲۸

حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ پھیرنے سے رافع کے پیٹ کی شکایت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا ------------ ۱۲۹

حضور اکرم ﷺ کی دعا سے ان کے چچا ابو طالب کا ٹھیک ہو جانا ۱۲۹

باب ۷۰

۱۔ ان دو عورتوں کے بارے میں کیا کچھ وارد ہوا ہے جنہوں نے روزے کی حالت میں غیبت کی تھی۔

۲۔ اور ان کے بارے میں آثار نبوت کا ظاہر ہونا اور قرآن کی سچائی۔

۳۔ اور اس میں اس بچے کی بات بھی ہے جس کو جن ہوتا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا کی تھی اور اس کے پیٹ سے پلہ نکلا تھا۔ ۱۳۰

روزے کی حالت میں غیبت کرنے والی عورتوں کا انجام دنیا میں ------------ ۱۳۱

حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ اور دعا کی برکت سے جن والے بچے کے پیٹ سے کتیا کے پلہ کا نکل کر بھاگنا -- ۱۳۱

باب ۷۱

نبی کریم ﷺ کا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعا کرنا جب انہوں نے قراءت میں شک کیا تھا ۱۳۱

باب ۷۲

رسول اللہ ﷺ کا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعا کرنا ۱۳۲

باب ۷۳

رسول اللہ ﷺ کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دین میں فہم وفقہ کی دعا کرنا ۱۳۴

باب ۷۴

رسول اللہ ﷺ کا حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے لئے کثرت سے مال واولاد کی دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس دعا کو قبول فرمانا ۱۳۵

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے میرا مال کثیر ہے اور بیٹے پوتے پڑپوتے ایک سو ہیں ------------ ۱۳۵

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے انس رضی اللہ عنہ کی پشت سے ایک سو انتیس بیٹے پوتے ہونے کا تذکرہ ------ ۱۳۵

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے انس رضی اللہ عنہ کے دو باغ سال میں دو بار پھل دیتے تھے ------------ ۱۳۶

حضور اکرم ﷺ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے دو دعائیں دنیا کے لئے اور ایک آخرت کے لئے ------------ ۱۳۶

حضور اکرم ﷺ کا انس رضی اللہ عنہ کے لئے لمبی عمر کثرت مال ومغفرت کی دعا کرنا ------------ ۱۳۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا طویل عمر پانا ننانوے سال تک --- ١٣٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی دعا سے صحابہ کے ہاتھوں میں بوقت دعا نور کا دیکھنا --------------------- ١٣٧

باب ٧٥

نبی کریم ﷺ کا برکت کی دعا کرنا اُم سلیم کے حمل کے لئے جو کہ ابوطلحہ کی طرف سے تھا ١٣٧

باب ٧٦

ا۔ حضور اکرم ﷺ کا اشارہ کرنا ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کو اور دیگر کو اس چیز کے بارے میں جو چیز حفظ و یادداشت کا سبب ہوگی۔

٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا آپ کی بات ماننا۔

٣۔ اﷲتعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے قول کو پکارنا۔

٤۔ اس میں جن آثار نبوت کا ظہور ہوا۔ ١٣٨

باب ٧٧

حضور اکرم ﷺ کا اُم ہریرہ کے لئے ہدایت کی دعا کرنا ١٣٩

باب ٧٨

اس نوجوان کا تذکرہ موت کے وقت جس کی زبان کلمہ شہادت کے لئے نہیں کھلتی تھی ١٤٠

باب ٧٩

ایک یہودی کا نیک عمل کی بدولت اسلام لے آنا ١٤١

٨٠

حضور اکرم ﷺ کا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعا کرنا ١٤٢

باب ٨١

اس یہودی کے بارے میں روایت جس نے نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگایا تھا ١٤٢

باب ٨٢

ابوزید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ کی شان میں روایت ١٤٣

باب ٨٣

نبی کریم ﷺ کا محمد بن انس اور حنظلہ کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور دونوں آنکھوں پر بھی ١٤٤

باب ٨٤

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کی شان کہ ان کے چہرے پر نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے نور کا ظہور ١٤٦

باب ٨٥

نبی کریم ﷺ کا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں برکت کی دعا کرنا جس سے ان کا مال کثیر ہوگیا ١٤٦

باب ٨٦

ا۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا کرنا اس کی بیع میں۔

٢۔ اور اسی طرح عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب کی تجارت کے لئے دعا کرنا۔ ١٤٧

باب ٨٧

حضور اکرم ﷺ کا اپنی پوری اُمت کے لئے صبح سویرے اُٹھنے یا صبح سویرے کوئی کام کرنے کے لئے برکت کی دعا کرنا ١٤٨

باب ٨٨

نبی کریم ﷺ کا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا کرنا ١٤٨

باب ٨٩

نبی کریم ﷺ کا اپنی مسجد والوں کے لئے دعا کرنا ١٤٩

باب ۹۰
حضور اکرم ﷺ کا عبداللہ بن عامر بن کریز کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالنا اور اس کو اس کی برکت پہنچنا ۱۴۹

باب ۹۱
حضور اکرم ﷺ کا یوم عاشوراء میں شیر خواروں کے منہ میں لعاب دہن ڈالنا ۱۵۰

باب ۹۲
حضور اکرم ﷺ کا محمد بن ثابت بن قیس بن شماس کی تحنیک کرنا اور اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالنا ۱۵۰

باب ۹۳
حضور اکرم ﷺ کا دو میاں بیوی کے لئے اُلفت ومحبت کی دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا دونوں کے لئے وہ دعا قبول کرنا ۱۵۱

باب ۹۴
اس شخص کی کیفیت جس نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے سر درد کی شکایت کی تھی ۱۵۲

باب ۹۵
حضور اکرم ﷺ کا نابغہ شاعر کے بارے میں دعا کرنا --- ۱۵۳

باب ۹۶
حضور اکرم ﷺ کا دعا کرنا ابو امامہ اور اس کے ساتھیوں کے لئے جب اس نے التجا کی ۱۵۴

باب ۹۷
حضور اکرم ﷺ کا ہدایت کی دعا کرنا اہل یمن اہل شام واہل عراق کے لئے ۱۵۵

باب ۹۸
نبی کریم ﷺ کا اس شخص کے خلاف دعا کرنا جس نے بائیں ہاتھ سے کھایا تھا اور اس کے خلاف دعا کرنا جو اپنے چہرے کا تھر تھرا رہا تھا ۱۵۶

باب ۹۹
حضور اکرم ﷺ کا ایک آدمی کے بارے میں یہ قول کرنا اللہ تعالیٰ فی سبیل اللہ اس کی گردن مارے ۱۶۰

باب ۱۰۰
حضور اکرم ﷺ کا بددعا کرنا اس شخص کے خلاف جوان پر جھوٹ بولے ۱۶۰

باب ۱۰۱
حضور اکرم ﷺ کا بددعا کرنا ہر اس شخص کے خلاف جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے ۱۶۱

باب ۱۰۲
حضور اکرم ﷺ کا دعا کرنا اپنے رب سے اس کے بارے میں جس پر جادو کیا گیا تھا اور اللہ سبحانہ کا اس دعا کو قبول کرنا ۱۶۱

باب ۱۰۳
خالد بن ولید ؓ کی ٹوپی اور ان کا مدد چاہنا اس سے جو اس میں رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک رکھے گئے تھے ۱۶۳

باب ۱۰۴
نبی کریم ﷺ کا اسماء الٰہی کے ساتھ مدد طلب کرنا رُکانہ عرب پہلوان کے ساتھ طاقت کا مقابلہ کرنے میں ۱۶۳

باب ۱۰۵
نبی کریم ﷺ کا تیر اندازوں سے یہ کہنا کہ تیر مارو اور میں ابن اذرع کے ساتھ ہوں ۱۶۶

باب ۱۰۶
حضور اکرم ﷺ کا اپنا واعظ وخطبہ گھروں میں یا با پردہ جوان کنواری لڑکیوں کو اور یہ کہ آزاد محترم عورتوں کو سنوانا حالانکہ وہ خود اپنی جگہ پر مسجد میں ہوتے تھے ۱۶۷

مجموعہ ابواب ۱۰۷

یہود وغیرہ کے سوالات اوران کا نبی کریم ﷺ کے احوال کی تفتیش کرنا ۱۶۸

باب ۱۰۸

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوالات اوران کا اسلام قبول کرنا جس وقت انہوں نے حضور ﷺ کی رسالت میں ان کی سچائی کو جان لیا تھا ۱۶۸

باب ۱۰۹

حبرالیہود کے سوالات اوراس کی یہ معرفت کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے سوالات کے درست جوابات دیئے ہیں اوروہ اپنی نبوت کے دعوے میں سچے ہیں ۱۷۰

باب ۱۱۰

یہود کی ایک جماعت کا حضور ﷺ سے سوالات کرنا اور ان کو اس بات کی معرفت حاصل ہوجانا کہ حضور ﷺ نے جو کچھ فرمایا درست فرمایا ہے ۱۷۱

باب ۱۱۱

دو یہودیوں کے (دیگر) سوالات اوران کی معرفت نبی کریم ﷺ کی سچائی ۱۷۳

باب ۱۱۲

زانی کی سزا کے لئے یہود کا حضور ﷺ سے رجوع کرنا اوراس بارے میں ان کا کتمان سامنے آنا ۱۷۴

باب ۱۱۳

وہ یہودی جس نے نبی کریم ﷺ کی توراۃ میں صفت کا اعتراف کیا تھا اوراپنی موت کے وقت مسلمان ہوگیا تھا اوروہ یہودی جس نے آپ کی صفت موجودہ ہونے کا اعتراف کیا تھا جب آپ نے اسے قسم دی تھی ۱۷۶

باب ۱۱۴

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان قل ان کانت لکم الدارالاٰخرۃ عنداللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین۔ (سورۃ بقرہ : آیت ۹۴)

(۲) اوراللہ تعالیٰ کا یہ خبر دینا کہ وہ موت کی آرزو ہرگز نہیں کریں گے کبھی بھی۔ پھر واقعۃً ایسا ہی ہوا جیسے اللہ نے خبر دی تھی۔

(۳) اور یہ روایت کہ وہ شخص جل مراجواذان کا مذاق اُڑاتا اورمؤذن کے خلاف جل جانے کی بددعا کرتا تھا۔ ۱۷۷

باب ۱۱۵

یہودی عالم کا حیران ہونا جب حضور ﷺ کو سورۂ یوسف کی تلاوت کرتے سُنا تھا اس لئے کہ وہ حیرت انگیز حد تک اس کے موافق تھی جو کچھ توراۃ میں تھا ۱۷۹

باب ۱۱۶

اُن ستاروں کے ناموں کا مطلب جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا ۱۷۹

باب ۱۱۷

زید بن سعنہ کا نبی کریم ﷺ کے احوال کی جستجو کرنا حتیٰ کہ وہ جب ان پر مطلع ہوگیا اوراس میں اس نے نبوت کی علامات دیکھیں تو وہ مسلمان اورفرمانبردار ہوگیا ۱۸۰

باب ۱۱۸

جس شخص نے کوچ کرنے میں حضور ﷺ کے امر کی خلاف ورزی کی تھی اس کو مصیبت پہنچنا ۱۸۳

باب ۱۱۹

حضور ﷺ کا خبر دینا اس مشرک کے بارے میں جس کو عذاب آن پہنچا تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تھا ۱۸۳

باب ۱۲۰
جس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا تھا اس پر جو عذاب آیا اور حضور نے اس طرف دو آدمیوں کو بھیجا اور فرمایا تھا کہ تم اس کو زندہ نہیں پاؤ گے، واقعی انہوں نے اس کو زندہ نہیں پایا وہ مر چکا تھا ۱۸۴

باب ۱۲۱
نبی کریم ﷺ کا منافقین کے ناموں کی خبر دینا ۱۸۵

باب ۱۲۲
حضور ﷺ کا خبر دینا اس آدمی کے بارے میں جس کی تعریف کی گئی تھی کہ وہ عبادت کرنے میں بہت کوشش اور محنت کرتا ہے ۱۸۶

باب ۱۲۳
حضور ﷺ کا روزہ رکھنے کا دعویٰ کرنے والی عورت کی حالت کے بارے میں خبر دینا اس کی زبان کی حفاظت کے بارے میں ۱۸۷

باب ۱۲۴
حضور ﷺ کا وعدہ دینا اس شخص کو جو سوال کرنے سے بچنے کی کوشش کرے ۱۸۷

باب ۱۲۵
نبی کریم ﷺ کا سائل کو خبر دینا جو وہ سوال کرنے اور مانگنے کا ارادہ کر کے آیا تھا سوال کرنے سے قبل اس کو بتا دیا تھا ۱۸۹

یہودیوں کے ذوالقرنین کے بارے میں ممکنہ سوالات خود بتا کر حضور ﷺ کا جواب دینا ---------------

باب ۱۲۶
حضور ﷺ کا ابورِغال کی قبر کے بارے میں خبر دینا اور اس میں سونا ہے اس کی خبر دینا ۱۹۳

باب ۱۲۷
حضور ﷺ کا سفینہ اور اصحابِ سفینہ کے بارے میں خبر دینا ۱۹۳

باب ۱۲۸
گوشت جو پتھر بن گیا تھا اور نبی کریم ﷺ کا اس کے سبب کی خبر دینا ۱۹۴

باب ۱۲۹
حضور ﷺ کا ابودرداء کے مسلمان ہونے کی خبر دینا ۱۹۵

باب ۱۳۰
ایک شخص کی خودکشی کرنے کے متعلق خبر دینا ۱۹۶

باب ۱۳۱
آپ ﷺ کا اشارہ دینا اس کی طرف جس کی طرف ماعز بن مالک کا معاملہ لوٹتا ہے ۱۹۶

باب ۱۳۲
حضور ﷺ کا خبر دینا اس شخص کے بارے میں جس شخص نے اپنے دل میں شعر کہے تھے اپنے بیٹے کی شکایت میں بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو ۱۹۷

باب ۱۳۳
۱۔ حضور ﷺ کا صاحب الجبذہ کو اس کے عمل کے بارے میں خبر دینا۔
۲۔ اور وہ بات ثابت ہے ابن عمر ؓ سے کہ وہ کلام کرنے سے اور زیادہ خوش ہونے سے اجتناب کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں ان کے خلاف قرآن نازل نہ ہو جائے، ان کے کسی قول یا کسی عمل کے بارے میں۔ ۱۹۸

باب ۱۳۴
حضور ﷺ کا عوف بن مالک کو خبر دینا اس چیز کے بارے میں جو ان سے ہوا تھا اونٹوں کو ذبح کرنے میں ۱۹۹

باب ۱۳۵

حضور ﷺ کا اس بکری کا گوشت کھانے سے رُک جانا جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی تھی ۲۰۰

باب ۱۳۶

حضور ﷺ کا اُس بادل کے بارے میں خبر دینا جس نے یمن کی ایک وادی میں بارش برسائی تھی ۲۰۰

مجموعۂ ابواب ۱۳۷

اخبار کوائن۔ نبی کریم ﷺ کا اپنے بعد آنے والے حوادث اور نو پیدا بڑے بڑے واقعات کی خبریں دینا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کی تصدیق کرنا اُن تمام اُمور میں جن کا ان کو وعدہ دیا تھا ۲۰۱

باب ۱۳۸

نبی کریم ﷺ کا اپنے اصحاب کو خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس امر کو پورا کریں گے اور اپنے دین کو غالب کریں گے ۲۰۲

باب ۱۳۹

وعدۂ الٰہی وفرمان الٰہی ۲۰۴
اللہ تعالیٰ کے تین وعدے ---------- ۲۰۴
وعدۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ---------- ۲۰۴
یمن وشام اور عراق کی فتح کی پیشن گوئی ---------- ۲۰۶
قیامت سے پہلے چھ امور کا پیدا ہونا ---------- ۲۰۶
فتوحات کا بڑھنا اور ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا ہونا --- ۲۰۷
اہل مصر کے قبط کے ساتھ خیر کی وصیت ---------- ۲۰۷
اسماعیل علیہ السلام کی ماں حضرت ہاجرہ مصر کے قبطیوں سے تھی اس رشتے کی وجہ سے حضور ﷺ نے ان کے ساتھ خیر کی وصیت فرمائی ---------- ۲۰۷
امام زہری کہتے ہیں کہ اُم اسماعیل ہاجرہ وماریہ قبطیہ اُم ابراہیم مصر کے قبط میں سے تھیں ---------- ۲۰۷
اسلام میں امن کی انتہا ہونا۔ کسریٰ کے خزانے فتح ہونا۔ سونا چاندی کو کسی کا قبول نہ کرنا۔ جہنم سے بچو! اگرچہ نصف کھجور کے ساتھ ---------- ۲۰۸
بارہ خلفاء قریش تک دین کا قائم ومستحکم کرنا قیصر وکسریٰ کے خزانے کا فتح ہونا ---------- ۲۰۹
قیصر وکسریٰ ہلاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ قیصر وکسریٰ نہیں آئے گا ---------- ۲۰۹
مذکورہ احادیث پر امام بیہقیؒ کا تبصرہ ---------- ۲۰۹
سراقہ بن مالک کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن حضور کی نبوت کی سچائی کی دلیل بن گئی ---------- ۲۱۰
امام شافعیؒ کا فرمان ---------- ۲۱۰
امام شافعیؒ فرماتے ہیں ---------- ۲۱۰
مقام حیرہ کو فتح کرنے کی پیشن گوئی ---------- ۲۱۰
شام عراق یمن کی طرف لشکر کشی کرنا ---------- ۲۱۱
اللہ نے میرے لئے شام اور اہل شام کے ساتھ تکفل فرمادیا ہے ---------- ۲۱۱
ارض روم ارض حمیر شام، عراق، یمن کی فتح اور شام وروم میں قیام خلافت کی پیشن گوئی ---------- ۲۱۱
صحابہ کی غربت دیکھ کر حضور ﷺ کا ان کے حق میں دعا کرنا کشادگیٔ رزق کے لئے ---------- ۲۱۲
مال کی فراوانی فارس اور روم کے خزانے تقسیم کرنے کی بشارت ---------- ۲۱۲
عراق، شام اور مصر کے پیانوں کے بارے میں حضور ﷺ کی پیشن گوئی ---------- ۲۱۳
حدیث مذکورہ میں منع کے لفظ کی تشریح میں دو توجیہات ---------- ۲۱۳

حدیث مذکور کا بقیہ حصہ۔ ایسا خلیفہ آئے گا جو دونوں سے مال لٹائے گا ---------------------------- ۲۱۴
جہاد میں صحابی پھر تابعی پھر تبع تابعی کے موجود ہونے کی برکت سے فتح نصیب ہونا -------------------- ۲۱۴
خراسانی جہادی لشکر میں شامل ہونا، شہر مرو میں سکونت اختیار کرنا اس کو ذوالقرنین نے آباد کیا تھا --------- ۲۱۵
بعض اہل علم کا خیال ہے کہ اشارہ تمام فارسی بولنے والوں کی طرف انتہاء خراسان تک ------------ ۲۱۶
اگر ایمان ثریا (ستاروں کے جھرمٹ) پر ہوتا تو لوگ اس کو پالیتے ---------------------------- ۲۱۶
اللہ تعالیٰ نے مجھے عبد کریم بنایا سرکش عنید نہیں بنایا تمہارے لئے فارس اور روم ضرور فتح ہوں گے ------ ۲۱۶
تمہارے بعد سب سے زیادہ سخت رومی ہوں گے اور ان کی ہلاکت قیامت کے ساتھ ہوگی ---------------- ۲۱۷
حضرت انسؓ و دیگر صحابہ کا قول ------------------ ۲۱۷
خوز و کرمان سرخ رنگ عجمی اور چپٹی ناک چھوٹی آنکھ والے سے جہاد ------------------------- ۲۱۷
اہل بابل کے ساتھ اور خوارج کے ساتھ جہاد ------ ۲۱۸
غزوۂ ہند کی بشارت و فضیلت ------------------ ۲۱۸
حضور ﷺ کا خواب عرب و عجم کا آپ کی اتباع کرنا --- ۲۱۸

باب ۱۴۰

نبی کریم ﷺ کا خبر دینا ان خلفاء کے بارے میں جو آپ ﷺ کے بعد ہوں گے۔ اور فی الواقع ہوئے ۲۱۹

باب ۱۴۱

نبی کریم ﷺ کا بادشاہوں کے بارے میں خبر دینا جو خلفاء کے بعد ہوں گے ۲۱۹

پہلے انبیاء کے بعد خلفاء ہوتے تھے اب خلفاء بادشاہ ہوں گے ---------------------------- ۲۲۰

باب ۱۴۲

حضور ﷺ کا اپنے بعد مدت خلافت کے بارے میں خبر دینا ۲۲۱
حدیث مذکورہ پر سعید بن جُمہان کا تبصرہ ----------- ۲۲۱
خلفاء اربعہ کی خلافت کی مدت کا صحیح تعین مندرجہ ذیل ہے ---------------------------- ۲۲۱
حضرت سفینہ کہتے ہیں چاروں خلفاء کی خلافت تیس سال ہے ---------------------------- ۲۲۱
خلافت نبوت تیس سال ہوگی اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا --------------------- ۲۲۲

باب ۱۴۳

حضور ﷺ کا اُس بات کی خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ انکار کر دے گا اور مؤمن بھی انکار کر دیں گے ۲۲۲

باب ۱۴۴

حضور ﷺ کا اپنے خواب کی خبر دینا اور انبیاء کے خواب سب وحی ہوتے ہیں ۲۲۳
حضور ﷺ کا خواب اور خلافت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تمثیل ڈول کے ساتھ -------------------- ۲۲۳
انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے تھے ڈول کھینچنے میں ضعف سے مراد حضرت ابوبکرؓ کی مدت خلافت کم ہونا اور تزاید سے مراد حضرت عمرؓ کی خلافت کا طویل ہونا -------------------- ۲۲۴
امام شافعیؒ کا فرمان ------------------ ۲۲۴

باب ۱۴۵

۱۔ حضورﷺ کا اپنے بعد آنے والے والیوں (حکمرانوں) کے بارے میں خبر دینا۔
۲۔ عہد عثمان کے آخر میں فتنہ واقع ہونے کی خبر دینا۔
۳۔ اس کے بعد حضرت علیؓ کے دور میں ان کے لئے امر ولایت وحکومت سیدھا اور مستحکم نہ ہو سکنا جیسے ان کے ساتھیوں کے لئے مستحکم ہوا تھا۔
۴۔ اس پر نبی کریمﷺ کا مغموم ہونا۔ ۲۲۴
مذکورہ تعبیر پر ابو سلیمان خطابی کا تبصرہ ------------ ۲۲۵

باب ۱۴۶

۱۔ حضورﷺ کا خبر دینا ابو بکر صدیقؓ کے ایمان کے صدق کے بارے میں۔
۲۔ اور حضورﷺ کا شہادتِ عمر وعثمانؓ کی گواہی دینا۔ لہٰذا وہ حضورﷺ کے بعد شہید کر دیئے گئے تھے۔
۳۔ حضورﷺ کا پہاڑ کو ٹھہر جانے کا حکم دینا اس کے کانپنے کے بعد۔
۴۔ اور حضورﷺ نے اس کو اپنے پیر سے ٹھوکر ماری وہ پُرسکون ہو گیا۔ ۲۲۷

باب ۱۴۷

حضورﷺ کا خبر دینا ابو بکر صدیقؓ اور اس کی تصدیق کے بارے میں اور ان کا شہادت دینا عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور طلحہ زبیرؓ کے لئے شہادت کی پھر وہ واقعی شہید ہو گئے تھے ۲۲۸

باب ۱۴۸

حضورﷺ کا عکاشہ بن محصن کے بارے میں دعا کرنا اور ان کا شہادت پانا حضور کی دعا کی برکت سے ۲۲۸

باب ۱۴۹

حضورﷺ کا خبر دینا ثابت بن قیس بن شماسؓ کے احوال کے بارے میں اور حضورﷺ کا شہادت دینا ان کی شہادت اور جنت کے بارے میں ۲۲۹
اے قیس! کیا تو راضی نہیں کہ جئے تو حمید ہو قتل ہو تو شہید ہو پھر جنت میں چلا جائے ------------------- ۲۳۰
شہید تحفظ ناموس رسالت ثابت بن قیس وشہداء یمامہ ۲۳۰
ثابت بن قیس کی شہادت اور ان کے بارے میں خواب جو سچا ثابت ہوا جو کہ اکرام الٰہی ہے شہید کا تصرف نہیں ----------------------------- ۲۳۰
ثابت بن قیس شہید کی کرامت ہے کہ اللہ نے ان کے تمثل سے ان کی وصیت جاری فرما کر خلیفۃ الرسول سے وصیت پوری کروادی جو کہ تصرف حقیقی ہے تصرف شہید نہیں بشرطیکہ روایت صحیح ہو --------------- ۲۳۱

باب ۱۵۰

حضورﷺ کا خبر دینا اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی حفاظت کریں گے دو کذابوں کے شر سے ایک اسود عنسی دوسرا مسیلمہ دونوں قتل کر دیئے گئے ---------- ۲۳۲

باب ۱۵۱

حضورﷺ کا ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹ جانے سے تنبیہ کرنا نیز حضورﷺ کا وفات کے بعد آنے والی تبدیلی کے بارے میں خبر دینا ۲۳۳
حدیث مذکور کے بارے میں محدث موسیٰ بن ہارون کا تبصرہ ---------------------------- ۲۳۴
بعض دیگر اہل علم کی رائے ---------------- ۲۳۴
میں تمہارا پیش رو ہوں حوض کوثر پر جو آئے گا وہ پیئے گا جو پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا --------------------- ۲۳۴

ابو حازم کا قول اور حدیث رسول کہ کہا جائے گا آپ کونہیں معلوم آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا عمل کئے تھے ---------------------------- ۲۳۴

آیت مذکور کی تفسیر کے بارے میں حضرت حسن بصریؒ کا قول ۲۳۵

باب ۱۵۲

حضور ﷺ کا خبر دینا اس بات کی کہ مسلمان جزیرۃ العرب میں شیطان کی عبادت نہیں کریں گے ۲۳۶

باب ۱۵۳

۱۔ حضور ﷺ کا اپنی بیٹی کو خبر دینا اپنی وفات کے بارے میں۔
۲۔ نیز یہ خبر دینا کہ تم پہلی ہوگی میرے ساتھ لاحق ہونے والی میرے گھرانے میں سے۔
۳۔ لہٰذا دونوں باتیں درست ثابت ہوئیں جیسے آپ نے فرمایا تھا۔ ۲۳۶

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی وفات کے بعد دیر تک زندہ رہیں ---------------------------- ۲۳۷

باب ۱۵۴

حضور ﷺ کا خبر دینا سہیل بن عمرو بن عبد شمس کی مقال کے بارے میں اور اس کا رجوع کرنا ایسی بات کی طرف پھر وہی ہوا جو کچھ آپ نے خبر دی تھی ------------- ۲۳۷

خطیب قریش حضرت سہیل بن عمرو کا اسلام کی تائید میں کعبۃ اللہ کے پہلو میں خطبہ دینا ---------------- ۲۳۸

حضرت سہیل بن عمرو کی شام کی سرحد پر مرابط فی سبیل اللہ کی حیثیت سے طاعون میں شہادت ------------- ۲۳۸

باب ۱۵۵

حضور ﷺ کا خبر دینا حضرت براء بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے حال کے بارے میں ۲۳۸

حضرت براء بن مالک کا اللہ کو قسم دینا اور اللہ کا پورا کرنا جہاں یہ واقعہ حضرت براء کی کرامت ہے وہاں رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کی سچائی کی دلیل ہے -------- ۲۳۹

باب ۱۵۶

نبی کریم ﷺ کا مُحدِّثین کے بارے میں خبر دینا جو اُمم میں تھے اور وہ اگر میری اُمت میں ہوئے تو ان میں سے ایک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے پھر ویسے ہی ہوا جیسے خبر دی تھی ۲۳۹

باب ۱۵۷

حضور ﷺ کا یہ خبر دینا کہ آپ کی ازواج مطہرات اُم المؤمنین میں سے جلدی اور پہلے کونسی زوجہ محترمہ حضور ﷺ کے ساتھ لاحق ہوگی پھر وہی ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی ۲۴۰

باب ۱۵۸

نبی کریم ﷺ کا اویس قرنی کے بارے میں خبر دینا ۲۴۱
اس کے وصف بیان کرنا ۲۴۲

باب ۱۵۹

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ آپ کی اُمت میں ایک آدمی ہوگا اس کو کہا جائے گا صلہ بن اشیم لہٰذا آپ کی وفات کے بعد وہ اسی صفت پر ہوا ۲۴۵

باب ۱۶۰

حضور ﷺ کا اپنے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہونے کی خبر دینا اور حضور ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اجازت دینا کہ اس کا نام میرے نام پر اور اس کی کنیت میری کنیت پر رکھنا یہ بات حضرت محمد بن الحنفیہ میں پوری ہوئی ۲۴۵

باب ۱۶۱

حضور ﷺ کا بی بی اُم ورقہؓ کے بارے میں خبر دینا کہ وہ شہید ہو جائیں گی۔ لہٰذا پھر وہ واقعی شہید ہوگئی تھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۲۴۶

باب ۱۶۲

حضور ﷺ کا خبر دینا طاعون کے بارے میں وباء جو شام میں واقع ہوئی آپ کے اصحاب میں عہد فاروق ؓ میں ۲۴۷

باب ۱۶۳

حضور ﷺ کا ایسے فتنے کے بارے میں خبر دینا جو دریا کی مثل موج مارے گا نیز یہ کہ وہ ابوبکر ؓ اور عمر ؓ کے دور میں نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس فتنے کا دروازہ توڑا جائے گا۔ اس کا دروازہ ٹوٹنا قتل عمر ؓ ہے ۲۴۹

باب ۱۶۴

(۱) حضور ﷺ کا اس آزمائش وسختی کے بارے میں خبر دینا جو حضرت عثمان بن عفان ؓ کو پہنچی۔

(۲) اس فتنے کی خبر دینا جو حضرت عثمان ؓ ان کے ایام حکومت میں ظاہر ہوا۔

(۳) وہ علامت جو دلالت کرتی ہے ان کی قبر پر اور ان کے دوساتھیوں کی قبر پر رضی اللہ عنہما۔ ۲۵۰

جب سے میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے میں نے دایاں ہاتھ اپنی شرم گاہ کو نہیں لگایا --------- ۲۵۱

کیا آپ بلوائیوں سے قتال نہیں کریں گے، فرمایا کہ نہیں رسول اللہ ﷺ نے میری طرف ایک عہد کیا تھا میں اس پر صابر ہوں --------------------- ۲۵۲

قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم اپنے امام وخلیفہ سے قتال کروگے --------------------- ۲۵۳

قیامت سے پہلے دنیا میں سعید ترین انسان لکع ابن لکع ہوگا ۲۵۳

جو شخص تین موقعوں پر نجات پاگیا وہ کامیاب ہوگیا میری موت پر، خلیفہ حق کی موت پر اور دجال سے ------ ۲۵۳

لوگ تم سے مطالبہ کریں گے کہ تم وہ قمیص اُتار دو جو اللہ نے تجھے پہنائی ہے اگر تم نے اُتار دی تو تم جنت میں نہیں جاؤگے --------------------- ۲۵۴

میرے بعد فتنہ اور اختلاف کے وقت امین اور اس کے اصحاب کے ساتھ جُڑے رہنا حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی ؓ کے بارے میں فرمایا ------------ ۲۵۴

فتنہ قتل عثمان۔ فتنہ ایام علی، ستر سال تک حکومت بنو اُمیہ کا استحکام وغیرہ کی طرف حدیث میں اشارہ ------ ۲۵۴

مذکورہ حدیث پر امام بیہقیؒ کا تبصرہ ------------ ۲۵۵

حضرت عثمان ؓ کے خلاف بلوائیوں کی ہرزہ سرائیاں ۲۵۵

عبدالرحمٰن بلوائی کی بکواس ------------------ ۲۵۶

باب ۱۶۵

(۱) حضور ﷺ کا عبدالرحمٰن بن مسعود ؓ کو اور دیگر کو یہ خبر دینا کہ ایسے لوگوں کو پالیں گے جو لوگوں کو بے وقتی نمازیں پڑھائیں گے اور اس فرمان کی سچائی کا ظہور۔

(۲) حضور ﷺ کا عقبہ بن ابومعیط کے بچوں کے بارے میں خبر دینا اور اس خبر کی سچائی آثار کا ظہور۔ ۲۵۶

ایسے لوگ تمہارے والی بنیں گے جو سنت کو مٹائیں گے بدعت کو ایجاد کریں گے نماز کو وقت سے مؤخر کریں گے۔ ان کی اطاعت نہ کرنا ------------------- ۲۵۶

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا وقت پر کوفے میں نماز پڑھانا اور گورنر کوفہ کا انتظار نہ کرنا ------------- ۲۵۷

فتح مکہ کے بعد لوگ اپنے بچوں کو لائے تو حضور ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی --------- ۲۵۷

باب ۱۶۶

حضور ﷺ کا خبر دینا ابوذر ؓ کے حال کے بارے میں اس کی موت کے وقت اور اس کو آپ کا وصیت کرنا مدینہ خروج کرنے کے بارے میں فتنوں کے ظہور کے وقت ۲۵۸

باب ۱۶۷

حضور ﷺ کا خبر دینا ابودرداء کے احوال کے بارے میں نیز یہ کہ وہ فتنوں کے واقع ہونے سے قبل وفات پا جائیں گے پھر ایسے ہی ہوا۔ اور عامر بن ربیعہ کا خواب ۲۶۰

میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں، تم میں سے آنے والوں کا انتظار کروں گا ---------------------------- ۲۶۰

ابودرداء کو ڈر لگا تو حضور ﷺ نے تسلی دی تم ان میں سے نہیں ہو ۲۶۰

ایسا فتنہ جس سے نیک بندے پناہ مانگتے رہے۔

فتنۂ قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ ---------------------------- ۲۶۱

باب ۱۶۸

(۱) حضور ﷺ کا ان فتنوں کے بارے میں خبر دینا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آخر ایام میں ظاہر ہوئے تھے۔

(۲) وہ ایام جو علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ میں ظاہر ہوئے تھے۔

(۳) یقین رکھنے والے کے لئے ان میں سے قتل کا کفارہ ہے۔

(۴) محمد بن مسلمہ بدری رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کا پسند کرنا یہ کہ رُک جائیں۔

(۵) اور حضور ﷺ کا خبر دینا محمد بن مسلمہ کے بارے میں کہ اس کو فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(۶) پھر ویسے ہوا جیسے آپ ﷺ نے خبر دی تھی۔ ۲۶۱

فتنے مختلف الانواع کوئی عام، کوئی بڑے، کوئی چھوٹے ---- ۲۶۲

اہل عرب کے لئے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آچکا ہے

(دیوار یاجوج ماجوج میں سوراخ ہو چکا ہے) ------ ۲۶۲

باب ۱۶۹

(۱) وہ روایت جو حضور ﷺ کے خبر دینے کے بارے میں آئی ہے کہ اُمہات المومنین میں سے ایک پر حواب کے کتے بھونکیں گے۔

(۲) اور وہ روایت جو مروی ہے حضور ﷺ کے اشارے میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نرمی برتے گا۔

(۳) اور جو مروی ہے سیدہ رضی اللہ عنہا کی توبہ کے بارے میں اور ان کے خروج سے توبہ کرنے اور افسوس کرنے میں اس بات پر جو سیدہ رضی اللہ عنہا سے مخفی رہ گئی اس بارے میں۔

(۴) سیدہ رضی اللہ عنہا کا جنتی ہونا اہل جنت میں سے اپنے شوہر محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونا رضی اللہ عنہا۔ ۲۶۴

پورے باب کی روایات پر مترجم کا تبصرہ ----------- ۲۶۶

باب ۱۷۰

حضور ﷺ کا خبر دینا قتال زبیر کے بارے میں حضرت علی کے ساتھ اور زبیر کا قتال ترک کر دینا جب ان کو یاد دہانی کرائی گئی ۲۶۷

باب ۱۷۱

حضور ﷺ کا خبر دینا زید بن صوحان کے قتل ہو کر شہید ہونے کے بارے میں پھر ایسے ہی ہوا جنگ جمل والے دن قتل ہوئے جیسے خبر دی تھی

باب ۱۷۲

حضور ﷺ کا خبر دینا دو عظیم جماعتوں کے باہم لڑنے کی دونوں کے درمیان بہت بڑی خونریزی ہوگی باوجود یہ کہ دعویٰ دونوں کا ایک ہوگا ۲۶۹

باب ۱۷۳

حضور ﷺ کا خبر دینا دونوں میں سے باغی گروہ کے بارے میں بایں صورت کہ اس کو ان کی معرفت کی علامت بنا دیا ۲۷۰

عمار بن یاسر کا قتل ---------------------------- ۲۷۰

باب ۱۷۴

حضور ﷺ کا خبر دینا ان دو حکم فیصلہ کرنے والوں کے بارے میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مقرر کئے گئے ۲۷۱


www.ahlehaq.org

باب ۱۷۵

حضور ﷺ کا خبر دینا اس فرقہ کے بارے میں جوان دو طائفوں کے درمیان سے نکل جائے گا مگران کو وہ طائفہ قتل کرے گا جو اولیٰ بالحق ہوگا پھر ایسے ہی ہوا ۲۷۲

باب ۱۷۶

حضور ﷺ کا خارجیوں کے خروج کی اوران کی علامت کی خبر دینا اوراس مخدج کی خبر دینا جوان میں ہوگا، ان کو جو قتل کرے گا اس کے اجر کی خبر ۲۷۳

اہل نہروان کا ملعون ہونا ---------- ۲۷۷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت علیؓ کی اچھائی کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا ---------- ۲۷۸

باب ۱۷۷

حضور ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو خبر دینا کہ وہ مکہ میں فوت نہیں ہوں گی چنانچہ وہ مقام سَرِف میں ۳۸ھ میں انتقال کر گئیں ۲۷۹

باب ۱۷۸

حضور ﷺ کا حضرت علیؓ کے امیر وخلیفہ بننے اوران کے قتل ہونے کی خبر دینا۔ پھر دونوں باتیں پوری ہوئیں ۲۷۹

حدیث مذکور کے شواہد ---------- ۲۸۰

مذکورہ روایت عذر پر امام بیہقیؒ کا تبصرہ ---------- ۲۸۱

باب ۱۷۹

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی بیٹی کے بیٹے حسن بن علی بن ابی طالب کے سردار ہونے کے بارے میں ۲۸۲

باب ۱۸۰

حضور ﷺ کا حضرت معاویہ بن ابوسفیان کی حکومت کے بارے میں خبر دینا اگر حدیث صحیح ہو ---------- ۲۸۴

حدیث مذکور کے شواہد ---------- ۲۸۴

شام کے بارے میں خواب رسول اوراس کی تعبیر --- ۲۸۵

ملک شام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا خواب --- ۲۸۵

میرے سر کے نیچے سے نُور کا مینار بلند ہوا اور وہ شام میں جا ٹھہرا۔ حضور ﷺ کا فرمان ---------- ۲۸۵

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اہل شام کو بُرا نہ کہو وہاں ابدال ہوں گے ---------- ۲۸۵

باب ۱۸۱

نبی کریم ﷺ کا اپنی اُمت کے کچھ لوگوں کے بارے میں خبر دینا کہ وہ سمندر کے سینے پر سوار اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ایسے جا رہے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں ۲۸۶

حضور ﷺ کے دوخواب جو حرف بحرف پورے ہوگئے -- ۲۸۷

دو جنتی لشکر جنہوں نے سمندری راستے سے جہاد کیا ۲۷ھ اور ۵۲ھ میں ---------- ۲۸۷

لسان رسول سے غزاۃ فی سبیل اللہ
قَدْ اَوْجَبُوْا مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ
کے لقب پانے والے اسلام میں بحریہ کے پانی میں دو کمانڈر جنہوں نے دو عظیم جہاد کئے ---------- ۲۸۸

باب ۱۸۲

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی اُمت کے ایک آدمی کے بارے میں جس نے موت کے بعد کلام کیا خیر التابعین میں سے ۲۸۸

عام قاعدہ وقانون سے استثنائی صورت میں مرنے کے بعد ایک تابعی کا کلام کرنا قدرت الٰہی کا تصرف ہے -- ۲۸۹

باب ۱۸۳

حضور ﷺ کا خبر دینا عذرآء ارض شام میں مسلمانوں کے ایک گروہ کا ظلماً قتل ہونا اور حسب خبر واقعہ کا درست ہونا ۲۹۰

باب ۱۸۴

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنے اصحاب کے ایک گروہ کو کہ ان میں آخر میں مرنے والا آگ میں جائے گا ۲۹۱

باب ۱۸۵

حضور ﷺ کا حضرت عبداللہ بن سلام کے اسلام پر مرنے تک قائم رہنے کی خبر دینا نیز وہ شہادت نہیں پائیں کے ۲۹۳

باب ۱۸۶

حضور ﷺ کا رافع بن حدیج رضی اللہ عنہ کی شہادت کے لئے گواہی دینا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس گواہی کی سچائی کا ظہور ہونا ۲۹۴

باب ۱۸۷

نبی کریم ﷺ کا ان فتنوں کے بارے میں خبر دینا جو ساٹھ سال کے بعد ظہور پذیر ہوں گے قریش کے کم عمر لڑکوں سے ۲۹۵

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے امن کو بحال کرنے اور قائم رکھنے کے لئے حضرت معاویہ کی حکومت کی تائید کی -- ۲۹۶

تحشیہ ازمحشی کتاب ہذا ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی بحوالہ البدایۃ والنہایۃ از علامہ عماد الدین ابن کثیرؒ -------------- ۲۹۷

یزید بن معاویہ کے بارے میں لوگ کئی اقسام پر ہیں۔ وضاحت ۲۹۷

باب ۱۸۸

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنے نواسے ابوعبداللہ حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کی۔ پھر ایسے ہی ہوا جیسے آپ ﷺ نے خبر دی تھی ۲۹۸

بی بی اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کا خواب ظاہر میں بُرا مگر حقیقت میں اچھا -------------------------- ۲۹۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو عراق جانے سے منع کرنا اور ان کا فکر انگیز مکالمہ --------- ۲۹۹

باب ۱۸۹

حضور ﷺ کا اہل حَرَّہ کے قتل کی خبر دینا پھر ویسے ہی ہوا جیسے انہوں نے خبر دی تھی ۳۰۱

باب ۱۹۰

حضور ﷺ کا قیس بن خرشہ کے بارے میں یہ خبر دینا جب اس نے کہا تھا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے بیعت نہیں کروں گا کسی چیز کے بارے میں ۳۰۲

قیس بن خرشہ کا عبید بن زیاد کے ساتھ مکالمہ اور موت ۳۰۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دعا اور زیاد کی طاعون سے موت ------------------------------- ۳۰۳

باب ۱۹۱

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بینائی آخر عمر میں چلی جائے گی اور اس کو علم عطا کیا جائے گا ۳۰۴

باب ۱۹۲

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے مرض سے صحت یاب ہو جائیں گے اس کے بعد وہ نابینا ہو جائیں گے ۳۰۴

باب ۱۹۳

حضور ﷺ کا خبر دینا اس شخص کے بارے میں جو آپ کے بعد ہوگا کذابوں میں سے اور آپ کا اشارہ کرنا اس کی طرف جو ان میں سے ہوگا قبیلہ ثقیف سے۔ پھر ایسے ہی ہوا جیسے آپ نے فرمایا تھا ۳۰۵

تیس دجال کذابوں کی آمد کی پیشن گوئی ---------- ۳۰۵

تابعین کی جماعت کی شہادت مختار بن عبید کے خلاف ۳۰۶

مختار ثقفی کا دعوائے نبوت کرنا -------------- ۳۰۷


www.ahlehaq.org

باب ۱۹۴

حضور ﷺ کا مُبیر (مہلک) کی خبر دینا جو قبیلہ ثقیف میں سے آئے گا اور اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کے فرمان کو سچا بنانا حجاج بن یوسف ثقفی کے بارے میں

(اسلام ایمان والی) خیر کے بعد شر ہوگا سے مراد ہے اسلام کے بعد مرتد ہونا ---------------------- ۳۰۷

باب ۱۹۵

۱۔ حضور ﷺ کا خبر دینا اس شہر کے بارے میں جو خیر کے بعد ہوگی۔

۲۔ پھر خبر دینا اس خیر کی جو مذکورہ شر کے بعد آئے گی۔

۳۔ پھر شر کی خبر دینا جو مذکورہ خیر کے بعد آئے گی۔

۴۔ اور عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں خبر دینے کا استدلال۔

۵۔ حضور ﷺ کا اشارہ کرنا عمر بن عبدالعزیز کے عدل وانصاف کی طرف اپنی حکومت میں۔ ۳۱۱

(اسلام ایمان والی) خیر کے بعد شر ہوگا سے مراد ہے اسلام کے بعد مرتد ہونا ---------------------- ۳۱۲

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ایک جن کو دفن کرنا اور ایک جن کا حضور ﷺ کی پیشن گوئی کی شہادت دینا ------- ۳۱۳

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ایک جنیہ کو دفن کرنا اور ایک جن کا حضور ﷺ کی پیشن گوئی کی شہادت دینا ------ ۳۱۴

باب ۱۹۶

حضور ﷺ کا خبر دینا وہب بن منبہ کے حال کی اور غیلان قدری کی اگرچہ خبر صحیح ہو مگر میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا ۳۱۶

باب ۱۹۷

حضور ﷺ کا اشارہ کرنا اُس شخص کی طرف جوان کے بعد ہوگا بنو قریظہ میں سے قرآن پڑھائے گا ۳۱۶

باب ۱۹۸

حضور ﷺ کا خبر دینا اس قرن کے پورے ہو جانے کی جس میں حضور ﷺ تھے سو سال کے پورے ہونے پر ویسے ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی ۳۱۶

باب ۱۹۹

حضور ﷺ کا خبر دینا ایک آدمی کی عمر کے بارے میں لہٰذا وہ اس قدر زندہ رہا اور جس کی ہلاکت کا ذکر کیا تھا وہ جلدی ہلاک ہو گیا ۳۱۸

باب ۲۰۰

حضور ﷺ کا ایک آدمی کے بارے میں خبر دینا کہ وہ میری اُمت میں ہوگا اس کو ولید کہا جائے گا وہ صاحب ضرر ہوگا ۳۱۹

باب ۲۰۱

حضور ﷺ کا خبر دینا صفت بنو عبدالحکیم بن ابوالعاص کے بارے میں جب وہ کثیر ہو جائیں گے۔ پھر وہ ایسے ہوئے جیسے خبر دی تھی ۳۱۹

باب ۲۰۲

بنو اُمیہ کی حکومت کے بارے میں حضور ﷺ کا خواب ۳۲۰

باب ۲۰۳

حضور ﷺ کا بنو عباس بن عبدالمطلب کی حکومت کی خبر دینا ۳۲۲

باب ۲۰۴

حضور ﷺ کا خبر دینا بارہ امیروں کے بارے میں اور اس کا بیان استدلال بالاخبار سے ۳۲۵

اسلام کے بارہ متفق علیہ خلفاء ------------------ ۳۲۵

بارہ خلفاء قریش کے عہد میں اُمت کا معاملہ مستقیم ہوگا اور وہ دشمن پر غالب ہوں گے ------------------ ۳۲۵

مذکورہ تعداد اسی صفت کے ساتھ ولید بن یزید بن عبد الملک تک پائی گئی ------------------ ۳۲۶

بعض ایسے خلفاء ہوں گے ------------------ ۳۲۶

جامع حدیث مبارک ------------------ ۳۲۷

مذکورہ روایات کے مفہوم پر مصنف کا تبصرہ ---------- ۳۲۷

مذکورہ روایت پر مصنف کا تبصرہ ---------------- ۳۲۸

باب ۲۰۵
حضور ﷺ کا خبر دینا کہ آپ کی اُمت پر دنیا کشادہ ہو جائے گے اس قدر کہ وہ کعبے کے غلافوں کی مثل قیمتی کپڑے استعمال کریں گے ۳۲۸

باب ۲۰۶
(۱) حضور ﷺ کا خبر دینا اس بات کی کہ آپ نے اپنی اُمت کے لئے جو دعا کی ہے اس میں سے جو قبول ہوئی اور جو قبول نہیں ہوئی۔
(۲) جس بات کا آپ ﷺ کو خوف ہے۔
(۳) اور یہ خوف کہ ان میں جب تلوار استعمال ہونا شروع ہو جائے گی تو ان سے اُٹھائی نہیں جائے گی۔
(۴) اور یہ کہ ادّت واقع ہوگی۔
(۵) اور کذابین ہوں گے۔
(۶) ایک طائفہ ہمیشہ حق پر ہوگا اور غالب رہے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔
(۷) اور حضور ﷺ کا سچا ہونا تمام امور میں جن کی آپ نے خبر دی تھی۔ ۳۲۹

باب ۲۰۷
حضور ﷺ کا خبر دینا کہ معادن (کانیں) ہوں گی اور ان میں اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ ہوں گے ۳۳۲

باب ۲۰۸
حضور ﷺ کا خبر دینا ایک قوم کے بارے میں جن کے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے گائے کی دُم کی مثل، وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور عورتیں ہوں گی ایسے لباس پہننے والیاں کہ باوجود لباس کے ننگی ہوں گی ۳۳۳

باب ۲۰۹
حضور ﷺ کا خبر دینا کہ ان کی اُمت کی نیت جب کمزور ہو جائے گی (یعنی ایمان) تو ان پر اللہ کی مرضی کے مطابق اقوام عالم کو دعوت دی جائے گی ---------- ۳۳۴

باب ۲۱۰
حضور ﷺ کا اس زمانے کی خبر دینا جس میں انسان کو اختیار دیا جائے گا عاجز و کمزور ہو کر بیٹھ جانے میں اور گناہوں کا ارتکاب کرنے میں ۳۳۴

باب ۲۱۱
حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی اُمت کے حال کے بارے میں اپنی وفات کے بعد۔ ان کی تمنا کرنے کی بابت حضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے ۳۳۵

باب ۲۱۲
حضور ﷺ کا خبر دینا ایک قوم کے بارے میں جنہوں نے ان کو نہیں دیکھا وہ حضور ﷺ کے ساتھ ایمان لائیں گے ۳۳۶

باب ۲۱۳
(۱) حضور ﷺ کا خبر دینا کہ آپ کے اصحاب نے آپ کی حدیث سُنی۔
(۲) پھر ان کے سماع کی جو ان کی تابعداری کریں گے اس کی جو کچھ انہوں نے سُنا۔
(۳) پھر ان کے سماع کی جو تابعین کی تابعداری کریں گے جو کچھ انہوں نے سُنا۔
(۴) اور یہ خبر دینا کہ بعض وہ لوگ جن کو حدیث رسول پہنچی ہے کبھی وہ بعض سُننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔
(۵) اور حضور ﷺ کا خبر دینا ان لوگوں کے بارے میں جو ان کے پاس آفاق واطراف سے دین کو سمجھنے کے لئے آئیں گے۔
(۶) پھر وہی کچھ ہوا جو کچھ آپ نے خبر دی تھی۔ ۳۳۷

زمانہ اپنے یوم تخلیق کی نہج پر گردش کر رہا ہے -------- ۳۳۸

کبھی وہ جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ خود سننے والے سے زیادہ محفوظ کرتا اور یاد رکھتا ہے ---------------- ۳۳۸

لوگ دین سیکھنے آئیں گے ان کی خبر خود ہی کرنا صحیح دین سکھانا ------------------------------ ۳۳۸

باب ۲۱۴

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی اُمت میں اختلافات ظاہر ہونے کی اور آپ کا ان پر اشارہ کرنا۔ آپ کی سنت اور خلفاء راشدین کی سُنت پر عمل کی پابندی کرنا ۳۳۹

باب ۲۱۵

حضور ﷺ کا خبر دینا علم کے چلے جانے کی اور جہالت کے ظاہر ہونے کی ۳۴۰

باب ۲۱۶

حضور ﷺ کا خبر دینا کچھ لوگوں کے بارے میں جن کے ساتھ سوال اُٹھے گا حتیٰ کہ کہیں گے وہ، یہ تو اللہ ہوا اس نے ہر شئ کو پیدا کیا مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ ۳۴۱

باب ۲۱۷

(۱) حضور ﷺ کا خبر دینا کہ جس کے دل میں کجی ہوگی وہ کتاب اللہ کی متشابہات کی اتباع کرے گا۔

(۲) لہٰذا آپ دیکھیں گے ہر بدعتی کو کہ وہ محکمات کو چھوڑ چکا ہوگا۔

(۳) اور متشابہات پر آجائے گا۔

(۴) اور اس کی تاویل پوچھتا پھرے گا۔

(۵) اور وہ خود بھی فتنے میں واقع ہوگا۔

(۶) اور اس کو بھی فتنے میں ڈال دے گا جو اس کے تابع ہوگا۔

(۷) ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں، سنت پر عمل پیرا ہونے کی اور اس سے پناہ مانگتے ہیں اہل بدعت و اہل زیغ کی متابعت کرنے کی۔ ۳۴۱

باب ۲۱۸

حضور ﷺ کا خبر دینا رافضیوں اور قدریوں کے ظاہر ہونے کی اگر حدیث صحیح ہو تو وہ ظاہر ہوتے ہیں ۳۴۲

باب ۲۱۹

حضور ﷺ کا خبر دینا اس پیٹ بھرے شخص کے بارے میں جو تخت پر بیٹھا اِترا رہا ہوگا اور حضور ﷺ کی سنت کو رد کرے گا ۳۴۳

باب ۲۲۰

حضور ﷺ کا خبر دینا جو آپ کی اُمت کے آخر میں کذاب (جھوٹے) اور شیطان ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے حدیث کے بارے میں یعنی جھوٹی حدیثیں لائیں گے ۳۴۴

ابلیس کا بازاروں کا چکر لگانا ------------------- ۳۴۵

شیطان کا مسجد خیف میں قصہ گوئی کرنا ----------- ۳۴۵

آیت الکرسی سُن کر شیطان کا فرار ہوجانا ---------- ۳۴۵

باب ۲۲۱

حضور ﷺ کا خبر دینا آپ کی اُمت میں خیر القرون کے بعد لوگوں میں تغیر ظاہر ہوگا پھر وہی ہوا جو آپ نے خبر دی تھی ۳۴۵

☆☆☆

## دلائل النبوۃ عنوانات ۔ حصہ ہفتم


صاحب شریعت ﷺ کی نبوت و رسالت پر دلالت کرنے والے چند دیگر احوال ۳۴۷

باب ۲۲۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا خواب جو رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے ۳۴۹

باب ۲۲۳

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا خواب جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے ۳۵۰

باب ۲۲۴

حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ انصاری ؓ کا خواب جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت کی صداقت پر دلالت کرتا ہے ۳۵۱

باب ۲۲۵

حضرت ابو سعید الخدری ؓ وغیرہ کے خواب جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں ۳۵۳

باب ۲۲۶

حضرت طفیل بن سخبرۃ ؓ کا خواب جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی صداقت پر دلالت کرتا ہے ۳۵۳

باب ۲۲۷

ایک انصاری صحابی کا ایسا خواب دیکھنا جو نبی کریم ﷺ کی صداقت پر دلالت کرتا ہے ۳۵۴

باب ۲۲۸

حضرت ابو اُسامہ ؓ کا کثرتِ ذکر اللہ کرنے کی وجہ سے خواب میں فرشتوں کو دیکھنا جو ان کے پاس آکر رحمت اور سلام پیش کرتے تھے ۳۵۵

باب ۲۲۹

ایک نیک صالح عورت کا خواب جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی صداقت پر دلالت کرتا ہے اور پھر اس خواب کا سچا ہو جانا ۳۵۵

باب ۲۳۰

حضرت عبداللہ ابن سلام ؓ کا خواب جس کی تعبیر ان کی موت تک اسلام پر ثابت قدمی تھی ۔ اور یہ خواب بھی نبی کریم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے ۳۵۶

باب ۲۳۱

یہ باب ہے اس عورت کے خواب کے بارے میں ہے جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جنت میں داخل ہونے کی قسم کھائی تھی ۳۵۷

باب ۲۳۲

یہ باب اُن شخصیات کے بیان میں ہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یہ خواب دیکھا کہ لیلۃ القدر کی رات رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں یا آخری دس راتوں میں ہے ۳۵۸

باب ۲۳۳

یہ باب حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے اُس خواب پر مشتمل ہے جو انہوں نے لیلۃ القدر کے متعلق دیکھا ۳۵۹

لیلۃ القدر کی علامت ۳۵۹

باب ۲۳۴

یہ باب ابن زمل الجہنی ؓ کے خواب پر مشتمل ہے اگرچہ ان کی اس سند میں ضُعف ہے ۳۶۰

باب ۲۳۵

یہ باب اُس شخص کے بیان میں ہے جس نے خواب میں لوگوں کو حساب کے لئے جمع ہوتے ہوئے دیکھا جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۳۶۲

باب ۲۳۶

یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جس نے ایک قبر پر ٹیک لگائی تو صاحبِ قبر نے اس کو اللہ جل شانہ کی اطاعت کی ترغیب دی ۳۶۲

باب ۲۳۷

یہ باب اُس شخص کے بیان میں ہے جس نے صاحبِ قبر کو سورۂ ملک کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے کانوں سے سُنا ۳۶۳

باب ۲۳۸

یہ باب حضرت یعلیٰ بن مرّۃ کا قبر کے بھینچنے کی آواز کے سُننے کے بیان میں ہے ۳۶۴

باب ۲۳۹

یہ باب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو بے ہوشی میں جو کچھ کہا گیا اس کے بیان میں ہے ۳۶۴

باب ۲۴۰

یہ باب حضرت عبداللہ ابن رواحہ ؓ نے بے ہوشی کی حالت میں جو کچھ کہا اس کے بیان پر مشتمل ہے ۳۶۵

باب ۲۴۱

یہ باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے بیان میں ہے ۳۶۶

یہ ابواب

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کی کیفیت کے بیان میں اور اُس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ظاہر ہونے والے آثار کے بیان میں ہے۔

☆ اُن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بیان میں۔ جنہوں نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو دیکھا۔

☆ اسی طرح اور بہت سے دلائل پر مشتمل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

☆ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی صداقت پر آثار ہیں اُن کے سچے ہونے کے بیان میں۔ ۳۶۹

باب ۲۴۲

یہ باب نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی کیفیت اور وحی کے نزول کی وجہ سے خود نبی اکرم ﷺ کی کیفیت اور اُس وحی کے صدق کے متعلق حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار و اقوال پر مشتمل ہے ۳۷۹

باب ۲۴۳

یہ باب حضور اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے اُس زمانہ پر مشتمل ہے جس زمانہ میں وحی کا نزول رُک گیا تھا ۳۷۲

باب ۲۴۴

یہ باب اُن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان میں ہے جنہوں نے غزوۂ بنی قریظہ کے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ۳۷۸

باب ۲۴۵

یہ باب نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دیکھنے کے بیان میں ہے ۳۷۸

باب ۲۴۶

یہ باب نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں حضرت عمر بن خطاب اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے بیان میں ہے ۳۷۸

باب ۲۴۷
حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سواری پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا ۳۸۰

باب ۲۴۸
یہ باب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے بیان میں ہے ۳۸۰

باب ۲۴۹
ایک انصاری صحابی کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا اور اُن سے گفتگو کرنا ۳۸۱

باب ۲۵۰
یہ باب ہے حضرت محمد بن مسلم انصاری رضی اللہ عنہ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے بیان میں ۳۸۱

باب ۲۵۱
حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا خواب میں ایسے فرشتے کو دیکھنا جس نے یہ کہا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حضور ﷺ پر سلام کرنے کی اجازت طلب کی ۳۸۲

باب ۲۵۲
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا فرشتوں کو دیکھنا اور فرشتوں کا ان کو سلام کرنا ۳۸۳

باب ۲۵۳
حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہا کا فرشتوں اور سکینہ کو دیکھنے کے بیان میں ۔ جب آپ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے ۳۸۵

باب ۲۵۴
ایک صحابی رسول ﷺ کا قرآن کی تلاوت کا سُننا مگر سُنانے والے کا نظر نہ آنا ۳۸۶

باب ۲۵۵
حضرت عوف بن مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کا اُس فرشتہ کی آواز سُننا جو شفاعت کا پیغام لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تھا ۳۸۷

باب ۲۵۶
یہ باب ہے کلام اللہ شریف کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرنے کے بیان میں اور جھاڑ پھونک کی وجہ سے شفاء کے آثار کا ظاہر ہونا بلکہ شفاء کا حاصل ہونے کے بیان میں ۳۸۸

باب ۲۵۷
حضرت جبرائیل علیہ السلام کی دعا سکھانے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کا شیاطین کے حملہ سے بچ جانا ۳۹۰

باب ۲۵۸
حالتِ نماز میں نبی کریم ﷺ پر بعض شیاطین کا حملہ کرنا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان کو پکڑنا ۳۹۱

باب ۲۵۹
ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کے خلاف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمایا ہے اس لئے وہ شیطان نبی کریم ﷺ کو سوائے خیر کے کوئی حکم نہیں دیتا ۳۹۲

باب ۲۶۰
اذان شیطان اور جنات سے بچاؤ کا ذریعہ ہے ۳۹۴

باب ۲۶۱
اللہ تعالیٰ کے کلمات تعوذ پڑھنے سے انسان کا کسی موذی چیز کے ڈسنے سے محفوظ ہو جانا ۳۹۵

باب ۲۶۲
اللہ تعالیٰ کا نام لے کر زہر پینے سے بھی زہر کے نقصان سے بچنا ۳۹۵

باب ۲۶۳
شیطان کا صدقہ کے مال میں سے چوری کرنا اور پھر آیۃ الکرسی پڑھ کر شیطان سے محفوظ ہو جانا ۳۹۶

باب ۲۶۴
یہ باب اُس شخص کے بیان میں جس کے پیچھے دو شیطان لگ گئے پھر اُنہیں واپس کیا گیا اور اُس نے اس شخص کو نبی اکرم ﷺ کو سلام کہنے کا حکم دیا ۳۹۹

باب ۲۶۵
حضرت حبیب بن مسلمہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا لا حول و لا قوۃ الّا باللہ اور دیگر صحابہ کا دوسری دعائیں پڑھ کر اللہ جل جلالہ سے مدد کا سوال کرنا ۴۰۰

باب ۲۶۶
حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کی حفاظت کے بیان میں ۴۰۱

باب ۲۶۷
یہ باب حضرت ابودُجانہ رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے بیان میں ہے ۴۰۲

باب ۲۶۸
چوری اور جلنے سے حفاظت کے بیان میں ۴۰۴

باب ۲۶۹
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا شیطان کو پچھاڑنا ۴۰۵

باب ۲۷۰
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا شیطان سے قتال کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا ۴۰۶

باب ۲۷۱
ابلیس شیطان کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے دین کے متعلق اُلٹے سیدھے سوالات کرنا تاکہ ان کو دین کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا جائے ۴۰۷

باب ۲۷۲
یہ باب ان لوگوں کی سزاؤں کے واقعات پر مشتمل ہے جو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مرتد ہوئے۔ اور اسی حالت میں اُن کا انتقال ہوا ۴۰۸

باب ۲۷۳
یہ باب حضرات انبیاء علیہم السلام کو دیئے گئے معجزات پر مشتمل ہے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو جو معجزات عطا فرمائے گئے اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو سب سے بڑا معجزہ عطا فرمایا گیا ۴۱۰

باب ۲۷۴
یہ باب نزولِ قرآن پر مشتمل ہے اور فرشتہ کا کلام اللہ کا محفوظ حصہ آسمانِ دنیا تک لانا پھر وہاں سے تفصیل سے بتدریج ہمارے نبی پر نازل کرنا بعثت نبوت سے لے کر وفات رسول ﷺ کے زمانہ تک ۴۱۱

باب ۲۷۵
نبی کریم ﷺ پر آخر عمر میں پے در پے وحی نازل ہوتی تھی ۴۱۲

باب ۲۷۶
سب سے آخری جو مکمل سورت نازل ہوئی جس میں حضور ﷺ کی وفات کی بھی خبر دی گئی تھی ۴۱۲

باب ۲۷۷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے بیان کے مطابق قرآن کریم کی سب سے آخری سورت اور آخری آیت کونسی نازل ہوئی ہے ۴۱۳

باب ۲۷۸

اس باب میں مکۃ المکرّمۃ اور مدینۃ المنورہ میں نازل ہونے والی سورتوں کا بیان ہے ۴۱۵

باب ۲۷۹

ہر سال نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ مکمل قرآن کریم نازل ہوتا تھا جبکہ جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا اُس سال دو مرتبہ نازل کیا گیا ۴۱۷

باب ۲۸۰

یہ باب ہے قرآن کریم کے جمع کرنے کے بیان میں ۴۱۸

باب ۲۸۱

نبی کریم ﷺ کا اپنے غلام اَبی مویھبۃ رضی اللہ عنہ کو اپنی موت کی خبر دینا اور جس کا نبی کریم ﷺ کو اختیار دیا گیا اور نبی کریم ﷺ کا چناؤ کرنے کی خبر دینا ۴۲۵

باب ۲۸۲

حضور اقدس ﷺ کا اپنی پیاری بیٹی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنی موت کی خبر دینا اور ان کو یہ بتلانا کہ میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم ہی جنّت میں مجھ سے ملاقات کروگی پھر ایسا ہی ہوا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا ۴۲۷

باب ۲۸۳

حضور اکرم ﷺ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ابتدائی مرض میں اپنی موت کا اشارۃً خبر دینا۔ پھر خاص طور پر اپنی موت کی آمد کی خبر دینا اور یہ بتلانا کہ میری موت شہادت والی ہوگی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حدیث میں تذکرہ کرنا ۴۳۰

باب ۲۸۴

حضور ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے اجازت لے کر مرض کے ایام بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزارنا اور زمانۂ مرض میں غسل فرما کر صحابہ کرام کے پاس جا کر ان کو نماز پڑھانا پھر خطبہ دینا اور پھر ان کو اپنی موت کی خبر دینا ۴۳۲

باب ۲۸۵

تذکرہ ایک خطبہ کا جس میں حضور ﷺ کا حقوق کی ادائے گی کے لئے لوگوں کے سامنے اپنی جان اور مال کو پیش کرنا اور کہنا کہ اگر کسی کا کوئی حقِ جسمانی یا مالی ہو تو وہ وصول کرلے ۴۳۶

باب ۲۸۶

مرض الوفات میں جمعرات کے دن حضور ﷺ کا شدت مرض میں صحابہ کرامؓ کے لئے کچھ وصیّت لکھنے کی فکر کرنا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت کا وعدہ فرمالیا۔ اس کے بعد حضور ﷺ کا مطمئن ہونا ۴۳۸

باب ۲۸۷

حضور علیہ السلام کا مرض کی شدت کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دینا ۴۴۱

باب ۲۸۸

حضور علیہ السلام کا لوگوں کو آخری نماز پڑھانا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہلی مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دینا ۴۴۳

باب ۲۸۹

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لوگوں کو نماز پڑھانا اور حضور علیہ السلام کا دیکھ کر خاموش رہنا بلکہ لوگوں کو اشارہ سے یہ کہنا کہ تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اپنی نماز کو مکمل کرو اور حضور علیہ السلام کا ان کے اس عمل پر راضی ہونا یہ فجر کی نماز میں پیر کے دن کا واقعہ ہے جس میں حضور علیہ السلام کا وصال ہوا تھا ۴۴۶

www.ahlehaq.org

باب ۲۹۰
نبی کریم ﷺ کے کون سے الفاظ کو ترجیح دی جائے؟
وہ الفاظ جو آپ نے مرض الوفات میں ذکر فرمائے؟
یا وہ الفاظ جو آپ نے وفات کے موقع پر ارشاد فرمائے؟ ۴۵۲

باب ۲۹۱
نبی کریم ﷺ کا اپنے بعد متعین طور پر کسی کو خلیفہ نہ بنانے پر استدلال اور نہ ہی خلافت کے بارے میں کسی قسم کی کوئی وصیت فرمائی اُمت کے حق میں ۴۶۵

باب ۲۹۲
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث جس میں حضور علیہ السلام کا صحابۂ کرام سے اپنی وفات کے ذکر کا بیان ہے اور جو آپ ﷺ نے اُن کو وصیت فرمائی اُس کا بیان ہے ۴۷۱

باب ۲۹۳
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کی مدت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن مہینہ سال اور وقت ۴۷۳

باب ۲۹۴
جس دن حضور ﷺ کا انتقال ہوا اُس دن آپ کی عمر مبارک کیا تھی؟ ۴۷۵

باب ۲۹۵
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غسل دیئے جانے کے بیان میں نیز اس دوران جو نبوت کے آثار کا ظہور ہوا اُس کا بیان ۴۷۸

باب ۲۹۶
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کفن اور دُھونی دینے کے بیان میں ۴۸۰

باب ۲۹۷
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کا بیان ۴۸۳

باب ۲۹۸
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھودنے کا بیان ۴۸۴

باب ۲۹۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کے بیان میں ۴۸۵

باب ۳۰۰
اُس شخص کا بیان جس کی سب سے آخر میں حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی ۴۸۸

باب ۳۰۱
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے مقام کا بیان ۴۸۹

باب ۳۰۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قبروں کا بیان ۴۹۱

باب ۳۰۳
اُس عظیم جانکاہ مصیبت کا بیان جو مسلمانوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ٹوٹ پڑی ۴۹۲

باب ۳۰۴
اہل کتاب کو اپنی کتابوں تورات وانجیل میں سے حضور ﷺ کی صفات اور صورت کا بیان پڑھ کر حضور ﷺ کی وفات کا علم ہو جانا اور اس میں حضور علیہ السلام کی نبوت ورسالت کے دلائل کا ثبوت ۴۹۷

باب ۳۰۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کے بیان میں ۴۹۹

باب ۳۰۶
حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے اسماء گرامی اور آپ کی اولاد وقدر کے اسماء گرامی رضی اللہ عنہم وعنہن ۵۰۴

یہاں پر ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمہ اللہ کی کتاب ''دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ'' اپنے اختتام کو پہنچی ۵۱۲

☆☆☆

www.ahlehaq.org

باب ۱

www.ahlehaq.org

# درختوں کا ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور مجموعی طور پر وہ منقول حدیث جس میں آپ ﷺ کی اُنگلیوں کے درمیان سے پانی بہنے کا ذکر ہے۔ وغیرہ ذالك

## یہ سب علامات نبوت میں سے ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظؒ نے ان کو خبر دی ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے بغداد میں ان کو احمد بن یاد بن مہران سمسار نے ان کو ہارون بن معروف نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن ابواسحٰق فقیہ نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو محمد بن عباد مکی نے، ان کو حاتم بن اسماعیل نے، ان کو یعقوب بن مجاہد ابوحرزہ نے، عباد بن ولید بن عبادہ بن صامت سے، وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد روانہ ہوئے علم کی طلب میں انصار کے اس قبیلے میں تا کہ ان لوگوں کے فوت ہونے سے پہلے پہلے (ان سے کچھ علم دین حاصل کرلیں) لہٰذا اس سلسلے میں جو شخص پہلے پہلے ہم سے ملا وہ ابوالیسر صحابیٔ رسول تھے۔ (ان کا نام کعب بن عمرو تھا بیعت عقبہ اور بدر میں شریک رہے اور معرکہ بدر میں ان کی عمر بیس سال تھی اور اصحاب بدر میں سب سے آخر میں انتقال ہوا)۔ اور ان کے ساتھ ان کا لڑکا بھی تھا۔ اس نے وہی کچھ ذکر کیا جو اس نے ان سے سنا تھا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ حتی کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس آئے ان کی مسجد میں۔ انہوں نے بھی وہی کچھ ذکر کیا جو انہوں نے ان سے سنا تھا۔

یہاں تک کہ اس نے کہا جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے، جابر نے کہا تھا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے تھے حتی کہ ہم وادی افیح میں اُترے تھے۔ (یعنی وسیع میدان میں) پس رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لئے چلے گئے میں بھی پانی کا برتن لے کر ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا حضور اکرم ﷺ نے ادھر اُدھر دیکھا مگر کوئی چیز آپ کو نظر نہ آئی جس کے ساتھ وہ آڑ کر کے چھپ کر قضاء حاجت کریں آپ نے اچانک دیکھا تو دو درخت میدان کے کنارے پر نظر آئے (وادی میں)۔

## حضور اکرم ﷺ کے بلانے پر دو درختوں کا چل کر آنا (معجزۂ رسول)

حضور اکرم ﷺ ان میں سے ایک کی طرف چلے گئے اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑا اور اس کو فرمایا کہ میری اطاعت کرو اللہ کے حکم کے ساتھ لہٰذا وہ درخت حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ اس طرح چلا آیا جیسے نکیل ڈالا ہوا اُونٹ چلا آتا ہے اپنے کھینچنے والے کے ساتھ۔ حتی کہ دوسرے درخت کے پاس آ گئے اور اس کی ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ تم میری تابعداری کرو اللہ کے حکم کے ساتھ وہ بھی ساتھ چلا آیا اس کی طرح حتی کہ جب نصف فاصلے پر آ گئے دونوں کے مابین آپ نے دونوں کو جمع کر دیا اور ملا دیا اور فرمایا کہ تم دونوں میرے لئے آپس میں مل جاؤ اللہ کے حکم کے ساتھ لہٰذا وہ دونوں باہم مل گئے۔

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ۔ میں نکلا تیزی سے دوڑتا ہوا اس ڈر کے مارے کہ رسول اللہ ﷺ میرا قریب آنا محسوس نہ کرلیں لہٰذا میں حضور اکرم ﷺ سے دور ہو گیا اور میں بیٹھ گیا اور دل میں کچھ سوچنے لگا کہ اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سامنے آ رہے ہیں اور دونوں درخت

الگ الگ ہوگئے میں اور ہر ایک اپنے تنے پر کھڑا ہوا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہوگئے اور اپنے سر سے مجھے اشارہ کیا (یعنی یہاں آؤ) ہارون بن معروف نے کہا کہ یہ بتاتے ہوئے ابو اسماعیل نے دائیں بائیں اشارہ کیا اپنے سر کے ساتھ۔

## حضور اکرم ﷺ کی شفاعت سے عذاب قبر ٹل گیا (معجزۂ رسول)

اس کے بعد آپ آگے آئے۔ جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر کیا تم نے میرے کھڑے ہونے کی جگہ دیکھ لی ہے میں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا کہ تم جاؤ ان دو درختوں میں سے ہر ایک سے ایک ٹہنی توڑ کر (یا کاٹ کر) لے آؤ۔ اور جب اس جگہ پر کھڑے ہو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک ٹہنی کو اپنی دائیں جانب چھوڑ دینا اور دوسری کو اپنی بائیں جانب چھوڑ دینا۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں اُٹھا اور میں نے ایک پتھر اُٹھایا اور اس کو توڑا اور اس کو تیز کیا (چھری کی مثل) لہٰذا وہ تیز ہوگیا پھر میں ان درختوں کے پاس آیا میں نے ہر ایک سے ایک ٹہنی کاٹی پھر میں ان کو گھسیٹتا ہوا لے آیا حتیٰ کہ جب میں آ کھڑا ہوا رسول اللہ ﷺ کے قیام کرنے کی جگہ پر تو میں نے ایک ٹہنی اپنی دائیں جانب چھوڑ دی دوسری اپنی بائیں جانب چھوڑ دی۔ پھر میں آپ کے پاس آ گیا میں نے بتایا کہ میں نے یہ کام کرلیا ہے پس یہ کس وجہ سے ہوا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں دو قبروں کے پاس گذرا تھا جو عذاب دی جا رہی تھی میں نے پسند کیا کہ میری شفاعت سے ان دونوں سے تخفیف کر دی جائے جب تک دونوں ٹہنیاں گیلی رہیں گی۔

## حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے پانی زیادہ ہوگیا (معجزۂ رسول)

کہتے ہیں کہ ہم لوگ لشکر میں پہنچے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! وضو کے لئے آواز لگا دو میں نے آواز لگائی خبردار! وضو کرلو ہوشیار! وضو کرلو۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے قافلے والوں کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پایا۔

کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا رسول اللہ ﷺ کے لئے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ پرانی مشکوں میں۔ مشک لٹکانے کی لکڑی (ٹنگنی) پر جو کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم فلاں انصار کے پاس ج[illegible]رجا کر دیکھو اس کی مشکوں میں کچھ پانی ہے۔ جابر کہتے ہیں کہ میں چلا گیا اس کے پاس میں نے جا کر دیکھا تو میں نے نہ پایا مگر ایک قطرہ [illegible]شک کے منہ پر رُکا ہوا تھا۔ اس قدر قلیل تھا کہ اگر میں اس کو اُنڈیل دوں تو سوکھی مشک اس کو پی جائے گی میں چلا آیا اور آ کر حضور اکرم ﷺ کو بتایا۔ کہ میں نے پایا ہے مگر صرف ایک قطرہ مشک کے کونے میں سے الگ انڈیلوں گا تو سوکھی مشک اس کو پی جائے گی۔

فرمایا جاؤ تم وہی میرے پاس لے کر آؤ۔ لہٰذا میں لے آیا آپ نے اپنے ہاتھ میں یا پر آپ نے [illegible] لہا میں نہیں جانتا کہ کیا کہا اور اپنے ہاتھوں کو نچوڑا۔ اس کے بعد وہ مجھے دے دیا۔ اور فرمایا اے جابر! آپ ایک تھال (لگن) منگوالو۔

میں نے آواز دی کہ قافلے میں کوئی تھال والا ہے (جس کے پاس تھال ہو) لہٰذا اس نے وہ لا کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اس طرح اور اس کو تھال میں انڈیل دیا اور پھیلا دیا اور اپنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ کیا اور ہاتھ پھیلا کر اس کو تھال کی گہرائی میں رکھ دیا۔

پھر فرمایا اے جابر! لیجئے میرے ہاتھ پر پانی ڈالئے اور پڑھیے بسم اللہ۔ پس میں نے پانی ڈالا اس پر اور میں نے کہا بسم اللہ اتنے میں میں نے دیکھا کہ پانی فوارے مارنے لگا رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان پھر تھال میں سے پانی اُبلنے لگا اور تھال میں گھومنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے (تھال یا ٹب) بھر گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! آواز لگاؤ جس کو پانی کی ضرورت ہو لے جائے۔

کہتے ہیں کہ لوگ آئے انہوں نے پانی بھرلیا خوب سیر ہوگئے میں نے پوچھا کیا کسی کو مزید پانی کی ضرورت ہے اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے تھال میں سے اپنا ہاتھ اُٹھالیا اور وہ بدستور بھرا ہوا تھا۔

## بھوک کے وقت حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے لشکر اسلام کو مچھلی کا گوشت ملا

اور لوگوں نے بھوک کی شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کھانا کھلائے گا چنانچہ ہم لوگ مقام سیف البحر پر آئے اللہ نے ایک جانور (ساحل پر) پھینک دیا ہم نے اس کے آدھے حصے پر آگ جلائی اور اسے بھونا۔ اور اُبالا۔ اور خوب کھایا اور ہم خوب شکم سیر ہوگئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں اور فلاں آدمی اور فلاں پانچ آدمی اس مچھلی کی آنکھ کی گولائی میں داخل ہو کر سما گئے تھے۔ اس طرح پر کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ حتی کہ ہم باہر نکل آئے۔ اور ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی اُٹھائی اس کو ہم نے کمان کی طرح کھڑا کیا۔ اس کے بعد ہم نے لشکر میں سے لمبا آدمی بلایا اور بڑا اُونٹ لائے اور بڑا پلان لائے اس پر بیٹھا کر پسلی کی گولائی کے نیچے سے گزارا اس کو اپنا سر نیچا نہیں کرنا پڑا تھا (یعنی وہ آرام سے نیچے سے گزر گیا) یہ الفاظ ہیں حدیث ابن آدمی کے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اپنی صحیح میں ہارون بن معروف اور محمد بن عباد سے۔

(مسلم۔ کتاب الزہد۔ حدیث جابر الطویل۔ حدیث ۷۴ ص ۲۳۰۶۔۲۳۰۹)

(۲) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق صغانی نے، ان کو ابوالجواب نے ان کو عمار ابن زریق نے اعمش سے، اس نے ابراہیم سے، اس نے علقمہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اندر زلزلہ آیا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کو اس بات کی خبر دی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ جو اصحاب محمد ہیں ہم لوگ آیات برکات (برکت کی نشانیاں) دیکھتے تھے اور تم آیات عذاب اور ڈرد یکھتے ہو۔

## آپ ﷺ کی اُنگلیوں سے پانی کا نکلنا (معجزۂ رسول)

ایک مرتبہ ہم لوگ کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یکا یک نماز کا وقت ہوگیا۔ جب کہ ہمارے پاس پانی نہیں تھا بس تھوڑا سا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے وہ پانی منگوالیا اور اس کو ایک تھالی کے اندر ڈال دیا۔ اور اس کے اندر اپنی ہتھیلی رکھ لی لہٰذا پانی آپ ﷺ کی اُنگلیوں سے پھوٹنے لگا آپ نے آواز لگادی وضو کرنے والے آجائیں اور برکت اللہ کی طرف سے ہوئی۔ لہٰذا لوگ چلے آئے انہوں نے وضو کیا اور پانی پیا۔ میں تو ایسا ہوگیا کہ مجھے کسی چیز کی فکر ہی نہ رہی مگر صرف وہی جس کو میں اپنے پیٹ میں کرلوں حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ برکت اللہ عز وجل کی طرف سے ہوتی ہے۔

اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بیان کی سالم بن جعد کو انہوں نے بتایا کہ یہ حدیث مجھے بیان کی ہے جابر نے تو میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ اس دن کتنے تھے اس نے بتایا کہ پندرہ سو تھے۔

تحقیق بخاری نے نقل کیا حدیث جابر کو دوسرے طریق سے اعمش سے۔ اور حدیث مسعود کو حدیث منصور سے اس نے ابراہیم سے تحقیق وہ گذر چکی ہے باب عمرۂ حدیبیہ میں اپنے مشہور دور سمیت۔

www.ahlehaq.org

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحق نے یوسف بن یعقوب قاضی سے۔ ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے اور حصین نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں ہم لوگوں کو سخت پیاس لگی ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی کے ایک ٹب یا تھال میں رکھا اپنے آگے سے لہٰذا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ سے جوش مارنے لگا گویا کہ وہ چشمے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پینا شروع کر دو اللہ کا نام لے کر لہٰذا ہم لوگوں نے پانی پیا اور پانی ہم لوگوں سے زیادہ ہو گیا کافی ہو گیا۔ اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو بھی ہمیں پورا ہو جاتا میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ تم لوگ کتنے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ایک ہزار اور پانچ سو تھے۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ الحدیبیہ۔ حدیث ۱۴۵۲۔ فتح الباری ۷/۴۴۱۔ کتاب المناقب۔ حدیث ۳۵۷۶۔ فتح الباری ۶/۵۸۱)

(۴) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم بن احمد اردستانی حافظ نے اس میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھی تھی بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالملک بن ابوالشوارب نے ان کو خبر دی جعفر بن سلیمان نے ان کو جعد ابوعثمان نے انس بن مالک سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی شدید پیاس لگنے کی۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور اس میں تھوڑا سا پانی ڈالا اور اپنا دست مبارک اس ٹب میں رکھ دیا اور فرمایا کہ پانی بھرتے جاؤ میں نے دیکھا کہ چشمے ابل رہے تھے نبی کریم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے۔ (مسند احمد ۳/۳۴۳)

## باب ۲

# کھجور کے خوشہ کا چلنا جسے حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاس بلایا تھا اس کا حضور اکرم ﷺ کے سامنے ٹھہر جانا۔ اس کے بعد آپ کی اجازت کے ساتھ اپنی جگہ پر واپس چلے جانا۔ اس میں جو دلائل نبوت ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان۔ ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عیسیٰ واسطی نے ان کو عبیداللہ بن عائشہ نے (ح)۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، عبداللہ بن ابوسعید سے، اس نے عبیداللہ بن محمد بن عائشہ سے، ان کو خبر دی حماد بن سلمہ نے، ان کو علی بن زید نے، ان کو ابورافع نے، ان کو عمر بن خطاب نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ مقام حجون میں تھے اور آپ شدید مغموم تھے اس لئے کہ آپ کو مشرکین نے ایذا پہنچائی تھی۔ عرض کرنے لگے اے اللہ! آج مجھے کوئی معجزہ دکھا دو جس کے بعد مجھے پرواہ نہ رہے اس کی جو میری تکذیب کرے۔ کہتے ہیں کہ آپ کو حکم ملا آپ نے درخت کو آواز دی اہل مدینہ کی گھاٹی کے پیچھے سے وہ زمین کو چیرتا ہوا چلا آیا۔ آ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے اس کو حکم دیا وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے پروا نہیں ہے جو میری تکذیب کرے میری قوم میں سے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۲۴)

اور واسطی نے کہا ہے اپنی روایت میں کہ آپ نے درخت کو آواز دی وادی کے ایک کنارے سے وہ زمین کو چیرتا ہوا آ گیا۔ اور آ کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد راوی نے ذکر کیا ہے۔ تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابواب معبث میں عمش سے اس نے ابوسفیان سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ،ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ،ان کو احمد بن عبدالجبار نے ،ان کو یونس بن بکیر نے ،مبارک بن فضالہ سے ،اس نے حسن سے ،وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کی کسی گھاٹی کی طرف نکل گئے تھے آپ اس وقت شدید مغموم تھے آپ کی قوم کے لوگوں نے جو آپ کی تکذیب کی تھی اس لئے آپ نے دعا کی۔

اے میرے رب! مجھے کوئی ایسی ایک نشانی دکھایئے جس سے میرے دل کو سکون واطمینان حاصل ہوجائے اور میرا غم دور ہوجائے۔

اللہ نے ان کی طرف وحی کی۔ کہ آپ اس درخت کی جس ٹہنی کو چاہو بلاؤ آپ ﷺ نے ایک ٹہنی کو بلایا وہ اپنی جگہ سے کھچ گئی پھر زمین پر گرگئی حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئی پھر حضور اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اپنی جگہ پر چلی جا اور وہ واپس چلی گئی اور سیدھی ہوگئی جیسے پہلے تھی جس پر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور آپ کا دل خوش ہوگیا۔

اور پھر حضور اکرم ﷺ واپس چلے آئے اور مشرکین حضور اکرم ﷺ سے کہتے رہتے تھے کہ اے محمد! کیا آپ کبھی اپنے باپ دادا کی فضیلت بھی بیان کرتے ہیں؟ (گویا کہ وہ یہ اعتراض کرتے تھے اس لئے کہ ان کے معاشرے میں تو اسی پر فخر کیا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

افغیر اللّٰہ تأ مرونّی اَعْبُدُ ایها الجاهلون سے لےکر وکن من الشاکرین تک (سورۃ الزمر : آیت ۶۴)

(البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۱۲۵)

## امام بیہقیؒ کا تبصرہ

۱۔ میں کہتا ہوں کہ یہ مرسل روایت (جس میں تابعی صحابی کا نام چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کردی ہے) سابق موصول روایت (جس میں تابعی اور صحابی نے سند رسول اللہ تک پہنچائی ہے) کے لئے شاہد ہے (اور تائید ہے)

۲۔ یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کے لئے درخت کو تابع کردیا تھا حتی کہ اس کو آپ کی نبوت کی دلیل اور نشانی بنادیا اس شخص کے لئے جس نے آپ سے دلیل طلب کی تھی۔

۳۔ اور آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی تھی درخت نے بعض روایات میں۔ یہ بات اس روایت میں جو ہمارے شیخ نے ذکر کی تھی (جس کو ہم ابھی درج کرتے ہیں)۔

## معجزۂ رسول دیکھ کر اعرابی کا مسلمان ہوجانا

(۳) ذکر کیا ہے ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے یہ کہ ابوبکر محمد بن عبداللہ وراق نے اس کو خبر دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے ،ان کو ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن ابان جعفی نے ،ان کو محمد بن فضیل نے ،ابوحیان سے اس نے عطاء سے ،اس نے ابن عمرؓ سے ،وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک دیہاتی آیا جب حضور اکرم ﷺ کے قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ (کیا جانا چاہتے ہو؟) اس نے بتایا کہ اپنے گھر میں حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیا تجھے خیر سے دلچسپی ہے؟ اس نے پوچھا کہ وہ خیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم یہ شہادت دے دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اس دیہاتی نے پوچھا کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہو کیا اس کے کوئی شاہد اور دلیل بھی ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ درخت شاہد ہے یہ دلیل ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کو بلایا حالانکہ وہ وادی کے کنارے پر تھا لہٰذا وہ زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آکر حضور اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا آپ نے اس سے شہادت طلب کی تین بار لہٰذا اس نے ان کے لئے شہادت دی جیسے فرمایا تھا اس کے بعد وہ اپنی اُگنے کی جگہ پر واپس چلا گیا اور دیہاتی اپنی قوم کی طرف چلا گیا اور اس نے کہا کہ اگر میری قوم نے میری بات مانی اور اتباع کی تو میں ان کو ساتھ لے کر آرہا ہوں۔ ورنہ میں خود آپ کے پاس لوٹ آؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۲۵)

## کھجور کے خوشے کو حضور اکرم ﷺ کے پاس آتا دیکھ کر اعرابی مسلمان ہو گیا

(۴) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے، ان کو خبر دی علی بن عبدالعزیز نے، ان کو خبر دی ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے، ان کو ابو علی حامد بن محمد رفاء نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو محمد بن سعید بن اصفہانی نے، ان کو خبر دی شریک نے سماک سے اس نے ابوظبیان سے، اس نے ابن عباس ؓ سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا نبی کریم ﷺ کے پاس کہنے لگا کہ میں کس چیز کے ذریعے یہ سمجھوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا تم مجھے بتاؤ کہ اگر میں اس کھجور کے خوشے کو بلاؤں اور وہ آجائے تو کیا تم شہادت دو گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں! کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اس خوشہ کو بلایا اور خوشہ کھجور سے زمین پر گر گیا۔ اور حرکت کرنے لگا حتی کہ نبی کریم ﷺ کے پاس آ گیا۔ کہتے ہیں کہ آپ نے اس سے کہا واپس چلا جا لہٰذا وہ واپس چلا گیا۔ اور اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ اس اعرابی نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور وہ ایمان لے آیا۔

یہ الفاظ ہیں حدیث ابوقتادہ کے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے تاریخ میں محمد بن سعید سے۔

(مستدرک حاکم ۲/۶۲۰۔ تاریخ ابن کثیر ۶/۱۲۵)

## معجزۂ رسول دیکھ کر جادوگر کا کہنا

(۵) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار عطاردی نے، ان کو ابوقتادہ نے، اعمش سے، اس نے ابوظبیان سے، اس نے ابن عباس ؓ سے وہ کہتے ہیں کہ بنو عامر کا ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس نے کہا کہ میں لوگوں کا علاج کرتا ہوں۔ اگر مجھے جنون کا مرض ہے تو میں آپ کو دوا دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند کرو گے کہ میں تمہیں کوئی نشانی دکھاؤں؟ اس نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اس نے کہا اس کھجور کے اس خوشے کو بلا کر دکھاؤ۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کو بلایا چنانچہ وہ اپنی دُم پر حرکت کرتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا واپس چلا جا اور وہ واپس چلا گیا۔ اس نے کہا اے بنو عامر! میں نے اس آدمی سے بڑا اور کوئی جادوگر نہیں دیکھا۔ (مسند احمد ۱/۲۲۳)

## میں عرب کا سب سے بڑا طبیب ہوں آپ کی مہر (نبوت) دیکھ کر علاج کروں گا

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں۔ ان کو خبر دی ابو محمد دعلج بن احمد بن دعلج نے، ان کو محمد بن عمرو قشمر د نے، ان کو خبر دی ابراہیم بن نصر نے ان کو محمد بن حازم نے وہ ابومعاویہ ہیں اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل مگر اس نے یہ کہا کہ مجھے وہ مُہر نبوت دکھایئے جو آپ کے کندھوں کے درمیان ہے حتی کہ میں آپ کا علاج کروں گا کیونکہ میں عرب کا بڑا طبیب ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روای نے مذکورہ روایت کی مثل اس سے زیادہ مفصل روایت ذکر کی ہے مگر اس میں جنون کا ذکر نہیں ہے۔ اور اسی کو محمد بن ابوعبیدہ نے بھی روایت کیا ہے اپنے والد سے، اس نے اعمش سے، اس نے ابوظبیان سے، اس نے ابن عباس سے، اس کے مفہوم کے ساتھ۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۲۴)

(۷) ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن علی خسرو جزری نے، ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیل نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عمر بن علاء جُرجانی نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر عبد صالح نے ان کو ابن ابوعبیدہ نے، ان کو ان کے والد نے اعمش سے اس نے ابوظبیان سے اس نے ابن عباس ﷺ سے، وہ کہتے ہیں کہ بنوعامر کا ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس نے کہا کہ میرے پاس علم ہے اور طب ہے آپ بتائیں آپ کو کیا شکایت ہے؟ کیا آپ کے دل میں کوئی شئی شک ڈالتی ہے؟ آپ کس کی طرف دعوت دیتے اور بلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں اور اسلام کی دعوت دیتا ہوں اس نے کہا آپ جو بات کہتے ہو اس پر آپ کے پاس کوئی ثبوت کوئی نشانی بھی ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں ہے اگر آپ کو دلچسپی ہے تو میں آپ کو کوئی نشانی دکھاتا ہوں۔

آپ کے سامنے درخت کھڑا تھا آپ ﷺ نے اس کی ٹہنی سے کہا یہاں آئیے اے ٹہنی! لہٰذا ٹہنی درخت سے کٹ کر گرگئی حرکت کرتی ہوئی حضور اکرم ﷺ کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا واپس چلی جاوہ واپس چلی گئی۔ اس عامری نے کہا اے آل عامر بن صعصعہ میں آپ کو ملامت نہیں کروں گا کسی شئی پر جو آپ کہتے ہیں۔ کچھ بھی۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۲۴۔۱۲۵)

(۸) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو ابن ابوقماش نے، ان کو ابن عائشہ نے عبدالواحد بن زیاد سے، اس نے اعمش سے، اس نے سالم بن ابوالجعد سے، اس نے ابن عباس ﷺ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا یہ کیا قول ہے جو تیرا صاحب کہتا ہے؟ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کے خوشے تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس کی دلچسپی ہے کہ میں تمہیں کوئی نشانی دکھاؤں۔

کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے خوشے کو بلایا وہ نیچے گر کر زمین کو چیرتا ہوا آگے آیا سجدہ کرتا اور اپنا سر اٹھاتا حضور اکرم ﷺ کے سامنے رُک گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا وہ واپس چلا گیا۔ عامری یہ دیکھ کر چلا گیا وہ کہہ رہا تھا اے ابن عامر بن صعصعہ اللہ کی قسم میں اس شخص کو کبھی بھی جھوٹا نہیں کہوں گا وہ جو بھی کہے گا۔ (ابن کثیر ۶/۱۲۵)

اس طرح کہا ہے سالم بن ابوالجعد نے اور اسی روایت میں ذکر کیا ہے اس آدمی کا حضور کی تصدیق کرنا۔ جیسے کہ وہ روایت سماک میں ہے۔ اور احتمال رکھتا ہے کہ اس نے شروع میں سحر کا تو ہم کیا ہو۔ پھر اس نے جان لیا ہو کہ وہ ساحر نہیں ہے لہٰذا وہ ایمان لے آیا اور تصدیق کرلی۔ واللہ اعلم

اور اس بارے میں روایت کی گئی ہے بریدہ سے اس نے نبی کریم ﷺ سے۔ مگر ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ کافی ہے۔

☆☆☆

باب ۳

# ان تین معجزات کا تذکرہ

## جن کا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے مشاہدہ کیا تھا دو درختوں اور ایک لڑکے اور ایک اُونٹ کے بارے میں اور ان میں سے ہر ایک میں جو آثار نبوت ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے، ابوزبیر سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ایک سفر میں نکلا۔ حضور اکرم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ وہ قضاء حاجت کے لئے نکلتے تو بہت دور چلے جاتے تھے یہاں تک کہ انہیں کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

### درختوں کا حضور اکرم ﷺ کے پاس آنا

ہم لوگ ایک منزل پر ایک میدانی زمین پر اترے نہ وہاں کوئی پہاڑ تھا نہ کوئی جھاڑ درخت تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جابر! تم وضو کا برتن اٹھاؤ اور ہمارے ساتھ چلو میں نے برتن پانی کا بھرا اور ہم چل پڑے چلتے رہے حتیٰ کہ ہم نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ دیکھا تو دو درخت کھڑے تھے دونوں کے درمیان چند ذراع (ہاتھ) کا فاصلہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے جابر! تم چلے جاؤ اس درخت سے کہو تمہیں رسول اللہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل جاؤ تاکہ میں تمہارے پیچھے بیٹھ جاؤں میں نے ایسے ہی کہا میں کہہ کر چلا آیا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل گیا حضور نے ان کے پیچھے قضاء حاجت کی۔ اس کے بعد ہم واپس لوٹ گئے۔

### عورت کا شکایت کرنا کہ جن میرے بیٹے کو روزانہ پکڑ لیتا ہے

اور ہم اپنی سواریوں پر سوار ہوئے اور ہم روانہ ہوئے اور ہم ایسے چل رہے تھے گویا کہ ہمارے سروں کے اوپر پرندے سایہ کر چکے ہیں اچانک ہمیں راستے میں ایک عورت ملی حضور اکرم ﷺ کے سامنے آئی اس کے ساتھ چھوٹا بچہ تھا جس کو وہ اٹھائے ہوئے تھی اس عورت نے کہا یارسول اللہ! میرے اس بیٹے کو روزانہ تین مرتبہ شیطان (جن) پکڑ لیتا ہے اس کو چھوڑتا نہیں ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ رُک گئے حضور اکرم ﷺ نے اس بچے کو لے لیا اور اس کو اپنے اور پلان کے اگلے حصے کے درمیان کر دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ دفع ہو جا اے اللہ کا دشمن میں اللہ کا رسول ہوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار اس کو دھرایا پھر وہ بچہ اسی کو دے دیا۔ کہا کہ جب ہم سفر سے واپس لوٹے تو ہم اس پانی کے مقام پر آئے تو اس عورت نے ہمارا سامنا کیا اس کے پاس دو مینڈھے تھے جن کو وہ کھینچ کر لا رہی تھی اور اس بچے کو کوئی اٹھائے ہوئے تھا۔

وہ کہنے لگی یارسول اللہ! میری طرف سے یہ ہدیہ قبول کیجئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ شیطان اس کی طرف واپس نہیں آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مینڈھا اس عورت سے لے لو اور دوسرا واپس کر دو۔

## اُونٹ کا حضور اکرم ﷺ کو سجدہ کرنا صحابہ کا حضور اکرم ﷺ کو سجدہ کرنے کی خواہش کرنا حضور اکرم ﷺ کا منع کرنا

اس کے بعد ہم لوگ سفر میں روانہ ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان تھے اچانک ایک اونٹ آیا جب وہ قریب آیا تو سجدے میں گر گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ چنانچہ انصار کے کچھ نوجوانوں نے کہا کہ یہ ہمارا ہے یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے اس کا؟۔ انہوں نے بتایا کہ ہم بیس سال سے اس پر وزن لا د رہے ہیں اب جب کہ یہ بڑی عمر کا ہو گیا ہے۔ اور اس پر چربی بھی آ گئی ہے ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ ہم اس کو ذبح کر کے اپنے غلاموں میں اس کا گوشت تقسیم کر دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم اس کو بیچو گے؟ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہے (یعنی آپ سے قیمت نہیں لیں گے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو حتی کہ اس کی طبعی موت آ جائے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! ہم زیادہ حقدار ہیں جانوروں کے مقابلے میں کہ آپ کا سجدہ کیا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بشر کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اگر یہ جائز ہوتا تو عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کرتیں۔

(ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ ۱/۱۔ ابن ماجہ کتاب الطہارۃ۔ حدیث ۳۳۵ ص ۱/۱۲۱۔ مجمع الزوائد ۹/۷۔۸)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے، ان کو خبر دی حسن بن علی بن زیاد نے، ان کو ابوحمہ نے، ان کو ابوقرہ نے، زمعہ سے، اس نے زیاد سے، اس نے ابوزبیر سے، اس نے سنا یونس بن خباب کوفی سے، وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سُنی ہے ابوعبیدہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ حضور اکرم ﷺ سفر میں تھے مکہ کی طرف اور آپ قضاء حاجت کرنے چلے آپ دور جاتے تھے حتی کہ آپ کو کوئی بھی نہ دیکھ سکتا تھا آپ نے کوئی چیز ایسی نہ پائی جس کے ساتھ آپ چھپتے اوٹ کرتے۔ آپ نے دُور درخت دیکھے۔ پھر راوی نے درختوں کا قصہ ذکر کیا۔ اور اونٹ کا قصہ حدیث جابر کی مثل۔ اور حدیث جابر زیادہ صحیح ہے۔ باقی رہی یہ روایت تو اس میں زمعہ بن صالح متفرد اور اکیلا ہے زیاد سے نقل کرنے میں۔ میں گمان کرتا ہوں کہ ابن سعد سے اس نے زبیر سے۔

## حضور اکرم ﷺ کے حکم سے درختوں کا آنا اور واپس جانا

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو عباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، اعمش سے، اس نے منہال بن عمرو سے، اس نے یعلی بن مرّہ سے، اس نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا میں نے دوران سفر حضور اکرم ﷺ سے کچھ عجیب چیزیں دیکھیں۔ ہم لوگ ایک منزل پر اُترے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو تمہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم دونوں اکٹھے ہو جاؤ۔ میں گیا اور جا کر ان سے یہی کہا۔ لہٰذا یہ ایک درخت اپنی جڑوں سے کھینچ گیا اور ہر ایک دوسرے سے مل گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے قضاء حاجت کر لی ان کے پیچھے اس کے بعد فرمایا کہ تم جا کر ان سے کہو کہ ہر ایک اپنی جگہ پر چلا جائے میں ان کے پاس گیا میں نے ان سے وہی بات کہی لہٰذا ہر ایک واپس اپنی جگہ چلا گیا۔

## آسیب زدہ کے منہ میں حضور اکرم ﷺ کا اپنا لعاب دہن ڈالنا اور اس کا شفایاب ہو جانا

حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی وہ بولی کہ میرے اس بیٹے پر جن ہے گذشتہ سات سال سے وہ روزانہ دو مرتبہ اس کو پکڑ لیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو میرے قریب کرو۔ عورت نے اس کو قریب کیا حضور اکرم ﷺ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا۔ اُخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اے اللہ کا دشمن تو نکل جا میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ ہم جب واپس آئیں گے

تو ہمیں اس کے بارے میں بتانا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ لہٰذا جب حضور اکرم ﷺ واپس آئے تو وہ لڑکا حضور ﷺ کے سامنے آیا اس کے پاس دو مینڈھے تھے اور کچھ پنیر تھا اور گھی تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اس نے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ مینڈھا لے لیجئے۔ نیز آپ نے اس سے اور بھی کچھ لے لیا جو کچھ چاہا۔ اس عورت نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے جب سے آپ ہم سے مل کر گئے تھے جب سے ہم نے اس پر کوئی چیز نہیں دیکھی۔

## اُونٹ کا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں مالکان کی شکایت کرنا اور حضور اکرم ﷺ کا اس کی سفارش کرنا

پھر ان کے پاس ایک اونٹ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضور اکرم ﷺ نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں حضور اکرم ﷺ نے اس کے مالکان کو بلایا۔ تمہارے اونٹ کا کیا معاملہ ہے یہ تم لوگوں کی شکایت کر رہا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ اس پر کام کرتے تھے۔ اب اس کا کام ختم ہو گیا ہے تو ہم لوگوں نے ایک دوسرے سے بات کی ہے کہ کل ہم اس کو ذبح کر دیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ذبح نہ کرو اس کو اونٹوں میں چھوڑ دو ان میں رہتا رہے گا۔ (مجمع الزوائد ۹/۶)

(۴) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو محمد بن محمد بن داود سجزی نے، ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن ابوحاتم نے ان کو ابوسعید اشج اور عمرو اودی نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے، اعمش سے، اس نے منہال بن عمرو سے، اس نے یعلیٰ بن مُرّہ سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا۔ کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے تین چیزیں دیکھی ہیں۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی روایت یونس کے مفہوم کے ساتھ مگر اس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ تم دو میں سے ایک مینڈھا لے لو اور دوسرا واپس کر دو اور گھی اور پنیر لے لو۔ (مجمع الزوائد ۹/۵۔۶)

مُرّہ ابویعلی وہی مرہ بن ابومرہ ثقفی ہے اور اس بارے میں کہا گیا ہے کہ خود یعلی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ہاشم علوی نے کوفے میں، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دُحیم نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے، ان کو خبر دی وکیع نے، اعمش سے اس نے منہال بن عمرو سے، اس نے یعلی بن مُرّہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کچھ عجیب باتیں دیکھیں میں ان کے ساتھ ایک سفر میں نکلا ہم لوگ ایک منزل پر اترے ان کے پاس ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی اس کو پاگل پن کا دورہ پڑتا تھا (اس پر جن آتا تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکل جا اے اللہ کا دشمن میں اللہ کا رسول ہوں۔ یعلی پھر کہتے ہیں وہ بچہ تندرست ہو گیا۔ جب ہم لوگ واپس لوٹے تو اس لڑکے کی ماں دو دنبہ لائی اور تھوڑا سا گھی اور پنیر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے یعلی ایک دنبہ لے لو اور دوسرا واپس کر دو اور گھی پنیر لے لو۔ یعلی کہتے ہیں کہ میں نے ایسے ہی کیا۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور پہلی (روایت) وہم ہے۔

بخاری نے کہا ہے کہ یعنی ان کے والد سے روایت کرنے کی بات وہم ہے اس لئے کہ وہ یعلی سے بذات خود مروی ہے۔ اس کا وہم کیا ہے وکیع نے ایک بار اور اس کو روایت کیا ہے اس نے صحت پر ایک بار۔ میں کہتا ہوں اور تحقیق اس سے موافقت کی ہے۔

بخاری نے گمان کیا ہے کہ وہ وہم ہے یونس بن بکیر کا اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہم ہو اعمش سے واللہ اعلم۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی اور ابومحمد بن ابوحامد مقریٔ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو حمدان بن اصفہانی نے، ان کو شریک نے، عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مُرّہ سے، اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے تین چیزیں دیکھی تھی جو مجھ سے قبل کسی نے نہیں دیکھی تھیں میں ان کے ساتھ سفر کر رہا تھا مکے کے راستہ پر۔

حضورا کرم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گذرے اس کے پاس اوراس کا بیٹا تھا اس کے ساتھ لمم تھا (پاگل پن کا مرض یا شیطان اور جن پہلی روایت کے مطابق ) میں نے اس سے زیادہ سخت دورہ یا زیادہ سخت جن نہیں دیکھا اس عورت نے کہا یا رسول اللہ ! میرے بیٹے کی یہ حالت ہے جو آپ دیکھ رہے ہو۔ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں اس کے لیے دعا کر دوں۔ اس کے بعد انہوں نے اس کے لئے دعا کی اور روانہ ہو گئے ۔ پھر حضورا کرم ﷺ کا گذر ایک اونٹ کے ساتھ ہوا وہ اپنی دلی نکالے ہوئے ڈررا تھا۔ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا اس کے مالک کو میرے پاس لاؤ اس کو لایا گیا۔

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہتا ہے کہ میں ان کے پاس پیدا ہوا تھا انہوں نے مجھ سے کام لیا جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو انہوں نے مجھے نحر کرنے کا ارادہ کر لیا ہے کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور آگے چلے گئے ۔ آپ نے دو الگ الگ درخت دیکھے مجھے کہا کہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ آپس میں مل جائیں میرے لئے کہتے ہیں کہ وہ دونوں اکٹھے ہو گئے ۔ حضور ﷺ نے قضاء حاجت کر لی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ چلے گئے ۔ جب واپسی ہوئی تو آپ اس کے پاس سے گزرے وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور اس کی ماں نے دو دنبے تیار کھڑے کئے ہوئے تھے ۔ اس نے دو مینڈھے حضورا کرم ﷺ کو ہدیہ کئے اس نے بتایا وہ لمم بیماری یا شیطان اس کی طرف واپس نہیں لوٹا ۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شئے یہ جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ۔ مگر کافر یا فاسق جن اور انسان ۔

(۷) اس کو روایت کیا ہے عطاء بن سائب نے ، عبدالرحمٰن بن حفص سے ، اس نے یعلیٰ بن مُرّہ ثقفی سے ، جیسے ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ، ان کو احمد بن منصور رمادی نے ، ان کو عبدالرزاق نے ، معمر سے اس نے عطاء بن سائب سے ، اس نے عبداللہ بن حفص سے اس نے یعلیٰ بن مُرّہ ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تین چیزیں دیکھی تھیں رسول اللہ ﷺ سے ہم سفر کر رہے تھے اچانک ہم ایسے اونٹ کے پاس گذرے جس پر پانی کی مشکیں لادی جاتی تھیں کہتے ہیں کہ جب اونٹ نے حضورا کرم ﷺ کو دیکھا تو اس نے زبان باہر نکالی ۔ حضورا کرم ﷺ پہنچ گئے ۔ اور فرمایا کہ اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آ گیا حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو میرے پاس بیچ دو ۔ اس نے کہا کہ بلکہ میں اس کو آپ کے لئے ہبہ کرتا ہوں یا رسول اللہ ۔ پھر حضورا کرم ﷺ نے فرمایا اس کو میرے پاس فروخت کر دو ۔ اس نے کہا بلکہ میں یہ آپ کے لئے ہبہ کرتا ہوں اور وہ ایسے گھرانے کا ہے جس کی گذر بسر اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے ۔ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا بہر حال جب تم نے یہ بات ذکر کر ہی دی ہے اس کے معاملے کی تو سنو کہ اس نے کام زیادہ لینے کی شکایت کی ہے اور چارہ کم دینے کی اس کے ساتھ حسن سلوک کرو ۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم روانہ ہوئے اور ایک منزل پر اُتر کر حضورا کرم ﷺ سو گئے چنانچہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا حتی کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا ۔ پھر وہ واپس چلا گیا اپنی جگہ پر ۔ حضورا کرم ﷺ جب بیدار ہوئے تو میں نے ان سے اسی بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ ایسا درخت ہے جس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر سلام کرے گا اللہ نے اس کو اجازت دی تھی ۔ وہ کہتے ہیں پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور ہم ایسے پانی کے مقام پر پہنچے وہاں پر ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی جس کے ساتھ کوئی جن تھا حضورا کرم ﷺ نے اس کے نتھنوں سے پکڑ لیا پھر فرمایا نکل جا میں محمد ہوں میں اللہ کا رسول ہوں ۔

اس کے بعد ہم لوگ چلے گئے ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو اس پانی کے مقام پر ہم پہنچے تو وہ عورت (حضورا کرم اکو پیش کرنے کے لئے ) دودھ لائی اور اُونٹ لائی حضورا کرم ا کے حکم سے وہ تو واپس کر دیئے گئے آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا انہوں نے دودھ پی لیا حضورا کرم ﷺ نے اس عورت سے لڑکے کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے آپ کے جانے کے بعد تو اس پر شک بھی نہیں کیا (یعنی وہ تکلیف ایسی غائب ہو گئی ) ۔ (مسند احمد ۴/۱۷۱ ـ ۱۷۲ ـ ۱۷۳ ـ سنن ابن ماجہ ـ کتاب الطہارۃ ـ حدیث ۳۳۹ ص ۱/۱۲۲ ـ سنن دارمی ـ مستدرک حاکم ۲/۶۱۷ ـ دلائل النبوۃ لابی نعیم ۳۲۷ ـ ۳۲۹ ـ مجمع الزوائد ۹/۲۰۵ ـ البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۳۵ )

پہلی روایت یعلیٰ بن مُرّہ سے دو درختوں کے بارے میں زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ وہ جابر بن عبداللہ انصاری کی روایت کے مطابق اور موافق ہے مگر یہ ہوگا کہ درخت والا معاملہ اس روایت میں حکایت ہے دوسرے واقعہ سے۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غفاری نے بغداد میں، ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے، ان کو ابوعلی حنبل بن اسحٰق بن حنبل نے، ان کو سلیمان بن احمد نے، ان کو عبدالرحیم بن حماد نے، معاویہ بن یحیٰ صدفی سے، ان کو خبر دی زہری نے، خارجہ بن زید سے، وہ کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید نے کہا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لئے نکلے جو آپ نے حج کیا تھا حتی کہ جب ہم بطن وادی روحاء میں پہنچے آپ کو ایک عورت آتی ہوئی نظر آئی آپ نے اپنی سواری روک لی وہ جب آپ کے قریب آئی تو بولی یارسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ یہ ہوش میں ہی نہیں آیا جس دن سے میں نے اس کو جنم دیا ہے آج کے دن تک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو لے لیا اس عورت سے اور اس بچہ کو اپنے سینے کے اور پالان کے درمیانی لکڑی کے درمیان رکھ دیا پھر آپ نے اس بچہ کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ نکل جا اے اللہ کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے وہ بچہ اس عورت کو پکڑا دیا اور فرمایا کہ آپ لے لیجئے اس کو اب اس پر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسامہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب اپنا حج پورا کر چکے تو لوٹ آئے حتی کہ جب آپ وادی روحاء میں پہنچے تو وہ عورت ایک بھنی ہوئی بکری لے کر حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور بولی یارسول اللہ میں اس بچے کی ماں ہوں جو میں آپ کو شروع میں ملی تھی آپ نے پوچھا کہ وہ بچہ کیسا ہے؟ اس نے جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے بعد تو مجھے اس کی بیماری (یا جن وغیرہ) کا شک بھی نہیں گزرا۔

حضور نے اسامہ سے کہا اے اُسیم! (یعنی حضور جب اسامہ کو بلاتے تو اس کے نام میں ترخیم کرتے تھے) اس عورت سے بکری لے لیجئے۔ پھر کہا اے اُسیم مجھے اس کی نلی دے دیجئے میں نے بکری کی نلی حضور اکرم ﷺ کو دے دی حضور کو نلی زیادہ پسند تھی اس کے بعد فرمایا: اے اُسیم اور نلی دے دو خیر میں نے دے دی پھر فرمایا: اے اُسیم اور نلی دے دو میں نے کہا یارسول اللہ! دو ہی تو نلیاں تھیں جو میں آپ کو دے چکا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تو چپ رہتا تو ہمیشہ تو مجھے نلی دیتا ہی جاتا جیسے ہی میں کہتا کہ مجھے نلی دے دو۔

پھر کہا اے اُسیم دیکھ کیا تمہیں رسول اللہ کے قضاء حاجت کے لئے نکلنے کا کوئی آڑ پردہ نظر آتا ہے میں نے کہا یارسول اللہ! لوگوں نے وادی کو بھر دیا ہے۔ مجھ کو کوئی جگہ نظر نہیں آتی پھر فرمایا نظر مارو کیا کوئی پتھر چٹان یا کھجور کے درخت نظر آتا ہے۔ میں نے کہا یارسول اللہ! میں نے قریب قریب کھڑی کھجوریں دیکھی ہیں اور کچھ پتھر بھی، فرمایا کہ تم جاؤ کھجوروں کے پاس ان سے کہو کہ رسول اللہ حکم دیتے ہیں کہ تم باہم قریب ہو جاؤ رسول اللہ کے قضاء حاجت کرنے کے لئے اور پتھروں سے بھی ایسے ہی کہو۔

میں ان کے پاس گیا میں نے یہی بات کہی اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے دیکھا کھجور کے درخت زمین کو چیرتے ہوئے جمع ہو گئے ہیں اور پتھروں کو دیکھا وہ حرکت کرنے لگے ہیں حتی کہ وہ کھجور کے درختوں کے پیچھے حفاظت کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا وضو کا برتن اُٹھاؤ اور چلو جب آپ نے قضاء حاجت کر لی تو لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اُسیم دوبارہ کھجوروں اور پتھروں کے پاس جاؤ ان سے کہو کہ ان کو رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی اپنی جگہوں پر چلے جاؤ۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم ۳۳۶۔۳۳۷)

تحقیق اس حدیث کے شواہد گزر چکے ہیں اس باب میں (مصنف کہتے ہیں) میں کہتا ہوں کیونکہ ہم نے روایت کیا ہے حدیث یعلیٰ بن مُرّہ میں اُونٹ کا مسئلہ بھی جس نے شکایت کی تھی نبی کریم ﷺ کے آگے اپنے حالات کی صحیح سند کے ساتھ گویا کہ وہ اُونٹ اس کے علاوہ تھا جس کے نحر کرنے کا وہ لوگ ارادہ کر چکے تھے۔ واللہ اعلم

(۹) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ،ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ،ان کو احمد بن مہران اصفہانی نے ،ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ، ان کو مہدی بن میمون نے ،اور ہم کو خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ،ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ،ان کو مہدی بن میمون نے ،ان کو محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب نے ،حسن بن سعد مولیٰ حسن بن علی سے اس نے عبداللہ بن جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے پیچھے سواری پر بیٹھایا اور میرے ساتھ آہستہ سے بات کی میں نے وہ بات کسی کو نہیں بتائی لوگوں میں سے۔

کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات زیادہ پسند تھی کہ وہ قضاء حاجت سے چھپنے کا ہدف تجویز کرتے تھے حضور اکرم ﷺ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں پر ایک اونٹ تھا اس نے جب حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو رو پڑا اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

اسماء کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس کی پیٹھ اور کوہان پر ہاتھ پھیرا وہ آرام سے سو گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ یا یوں فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ چنانچہ انصار کا ایک جوان آیا اس نے بتایا کہ میرا ہے یا رسول اللہ! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے اس جانور کے بارے میں جس نے تمہیں اس کا مالک بنایا اس نے میرے آگے شکایت کی ہے کہ تم اس کو تکلیف پہنچاتے ہو۔ یہ الفاظ ابوعبداللہ کے ہیں۔ (ابوداود۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۲۵۴۹ ص ۲۳/۳)

اور ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ،ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ،ان کو حارث بن ابواسامہ نے ،ان کو حدیث بیان کی یزید بن ہارون نے ان کو مہدی بن میمون نے ،اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل کچھ کم کچھ زیادہ کیا ہے۔

(مسلم۔ کتاب الحیض۔ حدیث ۷۹ ص ۲۶۸/۱۔ ابن ماجہ۔ حدیث ۳۴۰ ص ۱۲۲/۱۔۱۲۳)

باب ۴

# اس اُونٹ کا ذکر جس نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ کیا اور اس کے مالکان نے اطاعت کر لی تھی اس کی برکت سے اس کے رُک جانے کے بعد

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ،ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحق اسفرائنی نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ، ان کو ابوالربیع نے ،ان کو اسماعیل بن جعفر نے ،ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ،بنوسلمہ کے ایک آدمی سے جو کہ ثقہ ہے اس نے جابر بن عبداللہ سے ، یہ کہ بنوسلمہ کا ایک پانی ڈھونے والا اُونٹ تھا وہ پکڑا گیا تھا اس نے ان پر حملہ کر دیا تھا اور ان لوگوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ حتی کہ ان کی کھجوریں پیاس سے سُوکھنے لگیں۔ وہ شخص حضور اکرم ﷺ کے پاس چلا گیا اس نے جا کر شکایت کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا چلو حضور اکرم ﷺ اس کے ساتھ چلدیئے جب باغ کے دروازے پر پہنچے تو اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ! آپ اندر داخل نہ ہوں مجھے آپ کے بارے میں خطرہ ہے کہ وہ آپ کے اُوپر حملہ نہ کر دے۔

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ داخل ہو جاؤ ہمارے اوپر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اونٹ نے جب حضورا کرم ﷺ کو دیکھا تو وہ سر جھکائے چلا آیا۔ آ کر حضورا کرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر سجدہ کرلیا۔ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا آ جاؤ اپنے اونٹ کے پاس اور آ کر اس کو نکیل ڈال لو۔ اور اس کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ آئے اس کے نکیل ڈالی اور لے گئے لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! اُونٹ نے آپ کو سجدہ کیا ہے جب آپ کو دیکھا ہے۔ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے لیے یہ بات نہ کہو جب تک میں نہ تمہیں بتلاؤں قسم ہے میری عمر کی اس نے میرا سجدہ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے لیے مسخر کر دیا ہے؟ (خصائص الکبریٰ ۲/ ۵۶)

اور اس بات میں روایت کی گئی ہے حفص بن اخی یونس بن مالک سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم ﷺ سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعباس بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے، ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے، وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ایک شیخ سے بنو قیس میں وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ آئے اور ہمارے پاس ایک جوان اُونٹنی بہت سخت تھی اس پر ہم قادر نہیں ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے قریب گئے آپ نے اس کے دودھ کی جگہ پر ہاتھ پھیرا آپ نے اس کا دودھ نکالا اور پیا۔ (الخصائص الکبریٰ ۲/ ۵۷)

اس بارے میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل بن محمد قاضی فسوی نے، ان کو خبر دی علی بن ابراہیم نے ان کو فائد ابوالورقاء نے عبداللہ بن ابواوفی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضورا کرم ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک کوئی آنے والا آیا۔ آپ نے بتایا کہ آل فلاں کے پانی کھینچنے والے اُونٹ نے پانی کھینچنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہتے ہیں حضورا کرم ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی ساتھ کھڑے ہو گئے ہم نے کہا یارسول اللہ! اس اُونٹ کے قریب نہ جانا۔ ہم آپ کے بارے میں اس سے خطرہ سمجھتے ہیں۔

جا کر حضورا کرم ﷺ اُونٹ کے قریب گئے۔ اُونٹ نے جب دیکھا تو اس نے سجدہ کرلیا۔ اس کے بعد حضورا کرم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اونٹ کے سر پر رکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مہار لے آؤ۔ وہ لائی گئی آپ نے اس کے سر میں ڈال دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے مالک کو بلاؤ میرے پاس۔ اسے بلایا گیا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا یہ اُونٹ تیرا ہے؟ اس نے بتایا جی ہاں! آپ نے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح گھاس کھلایا کرو۔ اور کام مشکل نہ لیا کرو۔ اس نے کہا ایسا ہی کروں گا۔ لوگوں نے آپ سے کہا حضور یہ تو ایک چوپایہ جانوروں میں سے ہے۔ وہ آپ کو سجدہ کرتا ہے آپ کے عظیم حق کی وجہ سے لہٰذا ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر میں حکم دیتا اپنی اُمت میں سے کہ وہ بعض بعض کو سجدہ کریں تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کرتیں۔ (الدلائل لابی نعیم۔ بیہقی۔ خصائص الکبریٰ ۲/ ۶۵)

روایت کی گئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی ابوعلی احمد بن فضل بن عباس بن خزیمہ نے ان کو عیسٰی بن عبداللہ طیالسی نے، ان کو یزید بن مہران نے، ابوبکر بن عیاش سے اس نے اجلح سے اس نے ذیال بن حرملہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمارا ایک اُونٹ ہے۔ باغ میں کھڑا ہے۔ (وہ بگڑ گیا ہے) نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے۔ اس کو بلایا تو وہ سر جھکا کر چلا آیا۔ حضورا کرم ﷺ نے اس کو مہار ڈالی اور اس کے مالکوں کو دے دیا کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ! ایسے لگا جیسے اُس نے جان لیا تھا کہ یہ ایک نبی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شہر کے دونوں کناروں کے مابین کوئی ایک چیز نہیں ہے جو یہ نہ جانے کہ آپ نبی ہیں سوائے کافر جنوں اور انسانوں کے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ۳۲۵۔۳۲۶۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۱۳۶۔ خصائص کبریٰ ۲/ ۵۶۔۵۷۔ مجمع الزوائد ۹/ ۴)

☆☆☆

باب ۵

# (جنگلی ہرن یا حمارِ وحشی) مگر پالتو جانور کا تذکرہ جو آتا رہتا تھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی آمد محسوس کرتا تو چپ چاپ بیٹھ کر انتظار کرتا تھا اور سکون سے بیٹھ جاتا حرکت نہیں کرتا تھا

(۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو باغندی نے، ان کو ابونعیم نے ان کو یونس بن اسحٰق نے مجاہد سے اس نے سیدہ عائشہ سے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے والوں کے پاس ایک جانور تھا جب حضور اکرم ﷺ گھر سے باہر چلے جاتے تو وہ آتا جاتا رہتا اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی کمی محسوس کرتا تو انتظار کرتا سکون کے ساتھ حرکت نہیں کرتا تھا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال اور ابوحسین بن فضل قطان اور ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں، ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو محمد بن فضیل نے، یونس بن عمرو سے اس نے مجاہد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے والوں کا ایک وحشی جانور تھا حضور اکرم ﷺ جب گھر سے باہر چلے جاتے تو وہ کھیلتا اور جاتا آتا رہتا تھا جب رسول اللہ ﷺ آتے وہ انتظار کرتا اور سکون کر جاتا بالکل حرکت نہیں کرتا تھا جب تک حضور اکرم ﷺ گھر میں رہتے تھے۔ (مسند احمد ۶/۱۱۳-۱۵۰۔ زوائد ۹/۳۔ خصائص کبریٰ ۲/۶۳)

باب ۶

# سُرخ چڑیا جسے اس کے انڈوں یا بچوں کے بارے میں دکھ دیا گیا تھا اُس نے بزبانِ حال حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی حالت کی شکایت کی تھی

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو مسعودی نے حسن بن سعد سے، اس نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود سے۔ اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک آدمی ایک درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوا اور اس نے سرخ چڑیا کا انڈا اٹھا لیا۔ وہ سرخ چڑیا آئی اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے سر پر منڈلانے لگی۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اس کو تکلیف پہنچائی ہے ایک آدمی نے ان لوگوں میں سے بتلایا کہ میں نے اس کا انڈا لے لیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا واپس رکھو۔ واپس رکھو اس پر شفقت کرتے ہوئے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابومعاویہ نے، ابواسحق شیبانی سے اس نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود سے اس نے اپنے والد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں ہم لوگ ایک درخت کے پاس سے گذرے اس میں ایک سرخ چڑیا کے دو بچے تھے ہم لوگوں نے وہ دونوں اٹھا لئے کہتے ہیں کہ سرخ چڑیا نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور وہ اُوپر منڈلانے لگی آپ نے پوچھا کس نے اس کو تکلیف دی ہے اس کے بچوں کے بارے میں؟ ہم نے بتایا کہ ہم لوگوں نے اس کے بچے لئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ واپس کردو لہذا ہم نے ان دونوں کو ان کی جگہ پر واپس رکھدیا۔

اس طرح ہے میری کتاب میں کہ وہ بار بار سامنے آنے لگی۔ اور دیگر نے کہا ہے وہ بھچنے لگی زمین کے قریب اپنے پروں کو پھیلانے لگی (گویا کہ نیچے نیچے اُڑنے لگی) اس کو ابواسحق فزاری نے روایت کیا ہے ابواسحق شیبانی سے اس نے حسن بن سعد سے اس نے عبدالرحمن بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد اور اس نے حدیث میں کہا کہ وہ چڑیا نیچی پرواز کرنے لگی۔

اور یہ سنن ابوداؤد کی حدیث نمبر چھتیس ہے۔

(ابوداود۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۲۶ ص ۳/۵۵۔ حدیث ۵۲۶۸ ص ۴/۳۶۷۔ تاریخ ابن کثیر ۶/۱۵۱۔ خصائص کبریٰ ۲/۶۳)

باب ۷

# ہرنی کا کلام کرنا جس کو اس کے بچے کے بارے میں دُکھ دیا گیا تھا

## اور اس ہرنی کا ہمارے پیارے نبی ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، بطور اجازت، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دُحیم شیبانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزۃ غفاری نے ان کو علی بن قادم نے، ان کو ابوالعلاء نے، خالد بن طہمان سے، اس نے عطیہ سے اس نے ابوسعید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ہرنی کے قریب گذر ہوا جو ایک خیمہ کے ساتھ بندھی ہوئی تھی اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کھول دیجئے تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آجاؤں میں آجاؤں گی اور آپ مجھے باندھ دینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کی شکار کردہ ہو اور لوگوں کی باندھی ہوئی ہو۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اس سے عہد لیا ہرنی نے آپ کو عہد دیا حضور اکرم ﷺ نے اس کو کھول دیا اس ہرنی نے تھوڑی سی دیر گذاری تھی کہ واپس آگئی اس کی کھیری میں جتنا دودھ تھا وہ خالی کر کے آگئی تھی۔

حضور اکرم ﷺ نے اس کو باندھ دیا اس کے بعد خیمے کے مالک کے پاس حضور اکرم ﷺ آئے ان سے کہا کہ یہ ہرنی مجھے ہبہ کردو انہوں نے وہ حضور اکرم ﷺ کو ہبہ کردی حضور اکرم ﷺ نے اس کو کھول دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر جانور موت کے بارے میں اتنا جانتے ہوتے جتنا کہ تم لوگ جانتے ہو تو تم لوگ جس قدر جانوران میں سے کھاتے ہو وہ کبھی بھی نہ کھا سکتے۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۴۸۔ خصائص کبریٰ ۲/۶۲)

یہ روایت ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی ابوعلی حامد بن محمد ہوری نے، ان کو بشر بن موسیٰ نے، ان کو ابوحفص عمرو بن علی نے، ان کو یعلی بن ابراہیم غزال نے، ان کو ہیثم بن حماد نے ابوکثیر سے، اس نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینے کی

بعض گلیوں میں چل رہا تھا ہم لوگوں کا ایک اعرابی کے خیمے کے ساتھ گذر ہوا دیکھا کہ ایک ہرنی خیمے کے ساتھ باندھی ہوئی ہے ہرنی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہے۔ جب کہ جنگل میں میرے دو بچے ہیں مجھے ان بچوں کو دودھ پلانا ہے اور یہ میری ذمہ داری ہے۔ نہ تو یہ مجھے ذبح کرتا ہے کہ میں مر کر چھٹ جاؤں نہ ہی مجھے چھوڑتا ہے تا کہ میں جنگل میں اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں۔

حضور اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا اگر میں تجھے کھول دوں تو تم واپس لوٹ آؤ گی؟ اس نے کہا جی ہاں وگرنہ اللہ مجھے عذاب دے عذاب عشار (ٹیکس لینے والوں کا سا عذاب) لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اس کو کھول دیا وہ زیادہ دیر نہ ٹھہری تھی کہ بس واپس آ گئی اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی حضور اکرم ﷺ نے اس کو خیمے کے ساتھ باندھ دیا اتنے میں اعرابی بھی آ گیا اسکے پاس مشک تھی رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا کیا تم یہ ہرنی مجھے بیچو گے؟ اس نے کہا یہ آپ کی ہو گئی یا رسول اللہ! آپ نے اس کو کھول دیا۔

(دلائل ابی نعیم ۳۲۰۔ ابن کثیر ۶/ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ خصائص کبریٰ ۲/ ۶۱)

زید بن ارقمؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نے اس کو جنگل میں دیکھا تھا وہ یہ کہہ رہی تھی:

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ خصائص الکبریٰ ۲/ ۶۰)

## باب ۸

# گوہ کا ہمارے نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا اوراس بارے میں جو دلائل نبوت ظاہر ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے، علا قہ بیہق کی بستی نامین سے۔ جوانہوں نے اپنی اصل کتاب سے پڑھ کر سنائی تھی ان کو حدیث بیان کی ابو احمد عبداللہ بن عدی حافظ نے، ماہ شعبان ۳۶۲ھ میں جرجان میں۔ ان کو محمد بن علی بن ولید سُلمی نے ان کو محمد بن عبدالاعلیٰ نے، ان کو معمر بن سلیمان نے ان کو کہمس نے داؤد بن ابو ہند سے اس نے عامر سے اس نے ابن عمرؓ سے اس نے عمر بن خطابؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی ایک محفل میں شرکت فرماتے اچانک بنو سُلیم کا ایک اعرابی آیا اس نے ایک گوہ کا شکار کیا ہوا تھا۔ اس نے اُسے اپنے تھیلے میں ڈالا ہوا تھا۔ تا کہ اسے اپنے گھر لے جائے اور اسے بھون کر کھائے۔ اس نے جب جماعت کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیوں جمع ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہاں پر وہ شخص ہے جو یہ کہتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ وہ اعرابی لوگوں کو چیر کر آگے آیا اور کہنے لگا کہ لات وعزیٰ کی قسم ہے تم مجھے اسقدر مُبغوض ہو اور مجھے تم سے اسقدر غصہ ہے جس قدر عورتوں کو بھی کسی ذی لہجہ پر نہیں ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ پوری قوم کے لوگ مجھے جلد باز کہیں گے تو میں تیرے اوپر حملہ کرنے میں جلدی کرتا اور تجھے قتل کر دیتا لہٰذا میں تمہارے قتل کو چھپاتا ہوں اسود واحمر وابیض وغیرہ سے۔

عمر بن خطاب نے یہ بکواس سنی تو اجازت مانگی یا رسول اللہ میں اس کو قتل کر دوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا آپ جانتے ہیں اے عمر کہ بردبار قریب تھا کہ نبی بنا دیا جاتا۔ اس کے بعد آپ اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ تم نے جو کچھ کہا ہے تمہیں اس پر کس چیز نے اُبھارا ہے؟

تم نے جو کچھ کہا ہے وہ ناحق کہا ہے؟ تم نے میری محفل میں میری توہین کی ہے۔ اور تم نے رسول اللہ کی تحقیر کی ہے۔ اس دیہاتی نے کہالات وعزیٰ کی قسم میں تیرے ساتھ ایمان نہیں لاتا کیا یہ گوہ آپ کے ساتھ ایمان لاتی ہے؟ یہ کہتے ہوئے اس نے تھیلے میں سے گوہ نکال کر رسول اللہ ﷺ کے آگے پھینک دی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے گوہ۔ لہٰذا گوہ نے حضور کو صاف عربی میں جواب دیا جیسے پورے حاضرین مجلس نے سنا لبیک وسعد یک یا زین کون عہد پورا کرے گا قیامت کے دن؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے گوہ تم کس کی عبادت کرتی ہو؟ اس نے بتایا اس کی جس کا عرش آسمانوں میں ہے۔ اور زمین میں جس کی حکومت ہے۔ سمندر میں جس کا راستہ ہے جنت میں جس کی رحمت ہے۔ جہنم میں جس کا عذاب۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں اے گوہ؟ وہ بولی رب العالمین کے رسول ہو۔ خاتم النبیین ہو۔ وہ کامیاب ہوا جس نے آپ کو سچا مانا اور وہ ناکام ونامراد ہوا جس نے آپ کی تکذیب کی۔

یہ سن کر اعرابی نے کہا میں اس مشاہدے کے بعد اور کوئی دلیل تلاش نہیں کروں گا۔ اللہ کی قسم میں جب آپ کے پاس آیا تھا تو روئے زمین پر آپ سے زیادہ مبغوض اور برا میرے نزدیک کوئی نہیں تھا۔ مگر آج آپ میرے نزدیک زیادہ محبوب بن گئے ہیں میرے والدین سے اور میری آنکھوں سے اور خود میری ذات سے اور اب میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں اپنے اندر سے اور اپنے باہر سے اپنے ظاہر سے اور اپنے باطن سے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

الحمد للّٰہ الذی ھداك بی ان الدین یعلو و لا یُعلیٰ

اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے میرے سبب ہدایت دی بیشک یہ دین غالب ہوگا مغلوب نہیں ہوگا۔

ولا یقبل بصلوٰۃ و لا تُقبل الصلواۃ اِلّابقرآن

دین قبول نہیں ہوگا مگر نماز کے ساتھ اور نماز قبول نہیں ہوگی مگر قرآن کے ساتھ۔

اس اعرابی نے کہا (اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ) مجھے قرآن سکھایئے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اس کو (سورۃ اخلاص) قل ھو اللّٰہ احد سکھائی اس اعرابی نے کہا کہ آپ مجھے مزید سکھایئے۔ میں نے ایسا احسن کلام نہیں سنا نہ اشعار میں، نہ رجز میں، اور نہ نثر میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے اعرابی! یہ اللہ کا کلام ہے۔ یہ شعر نہیں ہے۔ اگر آپ یہ پڑھو گے قل ھو اللّٰہ احد صرف ایک بار تو آپ کو ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ اگر دو مرتبہ پڑھو گے تو دو تہائی قرآن پڑنے کا اجر ملے گا اور اگر آپ اس کو تین بار پڑھیں گے پورا قرآن مجید پڑھنے کا اَجر ہوگا۔

اعرابی نے کہا :

نعم الالٰہُ اِلھًا یَقبلُ الیسیرَ و یعطی الجزبل

کتنا بہترین معبود ومشکل کشا ہے آسان چیز کو قبول کرتا ہے اور بہت بڑا اجر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تیرے پاس مال ہے؟ کہتے ہیں کہ اس نے کہا بنو سُلمہ میں کوئی آدمی مجھ سے زیادہ فقیر وغریب نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا اس کو کچھ دے دو انہوں نے اسے دیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اس کو خوش کر دیا یا امیر کر دیا۔ اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس دس ماہ کی گابھن اُونٹنی ہے۔ بختی سے کم اور اعربی سے زیادہ (بختی اور اعربی یہ دونوں اُونٹوں کی نسلیں ہیں) دوڑ کر سب کو مل جاتی ہے اور اس کو کوئی نہیں پکڑ سکتا غزوۂ تبوک والے دن مجھے ہدیہ کی گئی تھی۔ میں اس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں اور وہ اس اعرابی کو دینا چاہتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے اپنی اُونٹنی کی تعریف کی ہے اور میں تمہیں بتاؤں کہ اس کے بدلے میں تمہارے لیے کیا ہوگا اللہ کے ہاں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! ضرور بتائیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے تیری اونٹنی کی مثل ہوگی موتیوں میں سے اندر سے خالی اس کے پیر زبرجد اخضر کے ہوں گے اس کی گردن زبرجد اصفر کی ہوگی اس پر کجاوہ رکھا ہوگا اس پر سندس اور استبرق ریشم ہوگا۔ وہ تجھے لے کر صراط پر چمکتی بجلی کی طرح گذرے گی جو بھی تجھے دیکھے گا تجھ پر رشک کرے گا قیامت کے دن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں راضی ہوں۔

لہٰذا وہ اعرابی وہاں سے نکلا تو اس کو بنو سلیم کے ایک ہزار اعرابی بھی ملے ایک ہزار سواریوں کے ساتھ ان کے پاس ایک ہزار تلواریں تھیں اور ایک ہزار نیزے تھے۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس شخص کے پاس جا رہے ہیں جو ہمارے اِلٰہوں معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے ہم جا کر اس کو قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا کہ یہ کام نہ کرو میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس نے ان کو وہ پوری داستان سنائی جو اس کے ساتھ گزری تھی لہٰذا سب نے کہا لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ اس کے بعد وہ لوگ حضور کے پاس پہنچے نبی کریم ﷺ ان لوگوں سے ملے بغیر چادر اور اُوڑنی والے کپڑے کے۔ لہٰذا وہ اپنی اپنی سواریوں سے اُترے اور وہ بُو سے رہے تھے حضور کے جسم اطہر پر جہاں بھی موقع پا رہے تھے اور اور وہ کہہ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پھر ان لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ہمیں ایسا حکم فرمائیے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ خالد بن ولید کے جھنڈے تلے ہو جاؤ۔ بس اکھٹے ایک ہزار کی تعداد میں کوئی ایمان نہیں لایا تھا نہ عرب میں سے اور نہ ہی عجم میں سے سوائے ان لوگوں کے۔ (الدلائل ابی نعیم ۳۲۰۔ ابن کثیر ۱۴۹/۶۔ خصائص کبریٰ ۶۵/۲)

مصنف فرماتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ اس کو نقل کیا ہے ہمارے شیخ ابو عبداللہ حافظ نے معجزات میں اجازت کے ساتھ ابو احمد بن عدی حافظ سے اس نے کہا کہ میری طرف لکھا تھا ابو عبداللہ بن عدی حافظ نے وہ ذکر کرتا ہے کہ محمد بن علی بن ولید سُلمی نے ان کو حدیث بیان کی ہے اس نے ذکر کیا ہے اس کو اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ ابو احمد نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن علی سلمی نے کہ عبدالاعلی اسی بات کی باتیں حدیث بیان کرتا تھا بطور مقطوع حدیث کے۔

اور انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اپنے طول کے ساتھ اپنی اصل کتاب سے رعیف وراق کے حوالے سے۔

میں کہتا ہوں کہ یہی مضمون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں بھی مروی ہے اور ہم نے جو ذکر کی ہے وہ زیادہ بہتر اسناد والی ہے۔ واللہ اعلم

## باب ۹

# رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بھیڑیئے کا پہنچ جانا کسی چیز کو تلاش کرتے ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی نے، ان کو محمد بن مسلمہ نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو شعبہ نے، عبدالملک بن عمیر سے، اس نے حارثی سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے جوتوں سمیت نماز نہیں پڑھا کرتا تھا لیکن (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھی تھی۔ میں جمعہ کے روزے نہیں روکتا تھا (یا نہیں رُکتا تھا) لیکن (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تھا۔

کہتے ہیں کہ ایک بھیڑیا آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ وہ قریب ہی اپنی سرینوں کے بیٹھ گیا دونوں ہاتھ نیچے ٹیک کر کے۔ پھر وہ ایسے ہو گیا کہ جیسے کوئی چیز طلب کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے (یعنی کچھ مانگتا ہے)۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمارے مالوں میں سے اس کا حصہ نہ نکالیں۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھا کر اس کو پھینک کر مارا لہٰذا وہ بھیڑیا بھونکتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ بھیڑیے جانتے ہو بھیڑیا کیا ہوتا ہے؟ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۴۵۔۱۴۶)

میں کہتا ہوں کہ الحارثی سے مراد وہ ابوالادبر ہے اس کا نام زیاد ہے۔ یہ قبیلہ بنو حارث بن کعب سے ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ ہروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو حبان بن علی نے، ان کو عبدالملک بن عمیر نے، ابوالادبر حارثی سے اس نے ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابوہریرہ تم وہی ہو جس نے لوگوں کو منع کیا ہے پھر اس نے حدیث ذکر کی۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک بھیڑیا آیا جب کہ رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے وہ آکر اپنے خاص انداز میں حضور اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور وہ اپنی دُم ہلانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دیگر بھیڑیوں کا پیش رو ہے (ان کا لانا چاہتا ہے) یہ اس لئے آیا ہے کہ یہ چاہتا ہے کہ تم لوگ اپنے مالوں میں سے اس کے لئے بھی کچھ مقرر کرو یعنی نکالو۔ صحابہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے لہٰذا ان لوگوں میں سے کسی نے پتھر اُٹھا کر مارا اور وہ بھونکتا ہوا واپس پیچھے چلا گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بھیڑیا ہے جانتے ہو بھیڑیا کیا ہوتا ہے؟

(۳) ہمیں خبر دی حسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو محمد بن وہب بن عمر بن ابوکریمہ نے، ان کو محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے اس نے زہری سے اس نے حمزہ بن ابواُسید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع میں کسی انصاری کے جنازے میں تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ راستے میں ایک بھیڑیا اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بیٹھا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اوَیس ہے کچھ مقرر کروانا چاہتا ہے (یعنی مانگنا چاہتا ہے) لہٰذا اس کے لئے کچھ دے دو یا مقرر کر دو۔ لوگوں نے عرض کی ہم طالب کی رائے کے تابع ہیں جیسے آپ چاہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چرنے والے بکریوں کے گلے میں سے ہر سال ایک بکری (اس کو دیں گے) لوگوں نے کہا کہ یہ تو زیادہ ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ نے بھیڑیے کو اشارہ کیا کہ ان کو چھوڑ جا چنانچہ بھیڑیا اُٹھ کر چلا گیا۔

(البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۴۶۔ خصائص کبریٰ ۲/۶۲)

باب ۱۰

# بھیڑیئے کا کلام کرنا

## اور اس کا ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا

### اور اس بارے میں دلائل نبوت کا ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی کوفہ نے، ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے کہا ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے، ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو قاسم بن فضل حدانی نے ابونضرہ سے اس نے ابوسعید سے وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا حرہ میں اچانک ایک بھیڑیے نے اس کی بکریوں میں سے ایک بکری پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر چرواہے نے بروقت دفاع کر کے بکری کو بچالیا۔

مگر وہ بھیڑیا اپنے ہاتھ زمین پر ٹیک کر اپنی دُم پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد وہ چرواہے سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ کہ تو میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ جس رزق کو اللہ میری طرف چلا کر لے آیا۔ چرواہے نے کہا عجیب بات ہے حیرانی کی اپنی دُم پر بیٹھا ہوا بھیڑیا انسانوں والا کلام کر رہا ہے۔ (یہ سن کر) بھیڑیئے نے جواب دیا کیا تجھے مجھ سے زیادہ حیرانی کی بات رسول اللہ ﷺ نہیں بتاتے حرتین کے درمیان وہ لوگوں کو پہلے گذر جانے والے لوگوں کی خبریں دیتے ہیں۔ اس کے بعد چرواہا بکریوں کو ہانک کر لے گیا حتی کہ مدینے میں آیا اور اس کے کونوں میں سے کسی کونے میں سمٹ گیا اور داخل ہو گیا۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور اس نے بھیڑیئے والی کہانی حضور اکرم ﷺ کو سنائی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اس چرواہے کو ساتھ لائے اور اس سے کہا کہ آپ کھڑے ہو کر ان کو خبر دیں چرواہے نے لوگوں کو بھیڑیئے والی بات بیان کر کے سنائی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چرواہے نے سچ کہا ہے خبردار ہوشیار رہو یہ بات قیامت کی شرائط میں سے ہے درندوں کا انسانوں کے لئے کلام کرنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی حتی کہ چوپائے جانور انسانوں سے کلام کرے گا اور آدمی کے ساتھ اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اور اس کے چابک کا دستہ۔ اور اس کو خبر دی گئی اس کی اپنی ران اس کی جو کچھ اس کے بعد اس کی بیوی نے کیا تھا۔ (مسند احمد ۳/۸۳۔۸۴۔ تاریخ ابن کثیر ۶/۱۴۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے، ان دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو قاسم بن فضل نے، ان کو ابو نضرہ عبدی نے، ان کو ابو سعید خدری نے، اس نے ذکر کی ہے اس کی مثل۔

یہ اسناد صحیح ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں دوسرے طریق سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے، ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن مؤمل بن حسن نے، ان کو فضل بن محمد بن مسیب نے ان کو نفیلی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی معقل بن عبداللہ بن شہر بن حوشب سے، اس نے ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی مدینے کے اطراف میں بکریاں چرا رہا تھا اچانک اس پر ایک بھیڑیا آیا اس نے اس کی بکریوں میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ اعرابی نے اس کو پکڑ کر چھڑا لیا۔ اور بھیڑیا چلتا بنا پھر واپس آیا اور اپنی دُم گول کر کے اس پر بیٹھ گیا پھر کہنے لگا۔

اعرابی کی طرف منہ کر کے افسوس ہے تم پر تم نے میرا رزق چھین لیا ہے جو اللہ نے مجھے رزق دیا تھا۔ اعرابی اس کے سامنے تھا اس نے کہا حیرانی کی بات ہے کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے اس پر بھیڑیئے نے کہا اللہ کی قسم بیشک اس سے بڑی بات کو نظر انداز کر رہے ہو۔ اس نے پوچھا اس سے کہ اس سے بڑی حیرانی کی بات کون سی ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ کا نبی نخلات میں ان لوگوں کی خبریں بیان کرتا ہے جو گذر چکے ہیں اور وہ بھی جو بعد میں ہوں گے۔ اس کے بعد اعرابی اپنی بکریاں ہانک کر چلا گیا حتی کہ بعض مدینہ میں اس نے بکریوں کو چھوڑا۔ اور دوڑتا ہوا نبی کریم ﷺ کے پاس گیا جا کر آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا آپ ﷺ نے اس کو اجازت دی اس اعرابی نے حضور اکرم ﷺ کو بھیڑیئے کی بات کی خبر دی حضور اکرم ﷺ نے اس کی تصدیق کی پھر فرمایا کہ میں جب لوگوں کو نماز پڑھاؤں تم نماز میں میرے پاس حاضر ہونا جب حضور اکرم ﷺ نماز پڑھا چکے تو پوچھا کہ بکریوں والا کہاں ہے؟ اعرابی کھڑا ہو گیا نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا بیان کیجئے جو کچھ تم نے دیکھا اور جو کچھ تم نے سُنا۔ چنانچہ اعرابی نے وہ سب کچھ بیان کیا جو کچھ اس نے سنا تھا اور جو کچھ دیکھا تھا۔

پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ ایک انسان تم میں سے اپنے گھر سے نکلے گا اور اس کو اس کے جوتے خبر دیں گے یا اس کا چابک یا عصاء اس کی جو کچھ اس کی بیوی نے اس کے پیچھے کیا تھا۔

کہا ہے عبدالحمید بن بہرام فزاری نے شہر بن حوشب سے۔ (مسند احمد ۳/۸۸۔ تاریخ ابن کثیر ۲/۶۱)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو عبدالحمید بن بہرام فزاری نے، ان کو شہر بن حوشب نے، ان کو ابوسعید نے، انہوں نے کہا کہ قبیلہ بنو اسلم کا ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا۔ راوی نے حدیث بیان کی ہے مثل اسی کے مفہوم کے اور اس میں کہا ہے کہ بھیڑیئے نے کہا کس چیز کے بارے میں تم حیران ہو؟ اس نے کہا کہ میں تیری میرے ساتھ بات چیت سے حیران ہوں۔ بھیڑیئے نے کہا کہ اس سے زیادہ جو حیرانی کی بات رسول اللہ کی ہے حرتین کے درمیان نخلات میں وہ ان امور کی خبریں دیتے ہیں جو گذر چکے ہیں اور وہ باتیں بتاتے ہیں جو امور آئندہ ہوں گے اور تم یہاں پر اپنی بکریوں کے پیچھے پھرتے رہتے ہو۔

اور روایت کیا گیا ہے عبداللہ بن عامر اسلمی نے، ربیعہ بن اویس سے اس نے انس بن عمرو سے اس نے اھبان بن اوس سے کہ میں اپنی بکریوں میں تھا بھیڑیئے نے اس سے کلام کیا تھا پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور مسلمان ہوگیا۔ (خصائص کبریٰ ۲/ ۶۱)

(۵) ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے، ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے، ان کو ابواحمد بن فارس نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو ابوطلحہ نے، ان کو سفیان بن حمزہ اسلمی نے، اس نے سنا عبداللہ بن عامر اسلمی سے کہتے ہیں اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں تحقیق وہ روایت گذر چکی ہے جو اس کو تقویت دیتی ہے۔

(۶) اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے، ان کو عبداللہ بن ابوداؤد سجستانی نے، جو اپنے عہد کے حفاظ وعلماء میں سے تھے بس نہیں کیا مثل اس کی بھیڑیئے سے کلام کرنے والے کی اولاد کے بارے میں مگر علم ومعرفت کے ذریعے۔ اس کو بطور مزے میں اس کے والد میں حدیث کی تائید وقوت ہے۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن احمد رازی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سلیمان مغربی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نکلا بعض شہروں سے گدھے پر مگر وہ تو مجھے راستے سے الگ کھینچنے لگا لہٰذا میں نے اس کے سر پر کئی ڈنڈیاں ماریں۔ اس نے میری طرف سے سر اٹھایا اور بولا اے ابوسلیمان مارلو۔ سوا اس کے نہیں کہ تیرے دماغ پر بھی اسی طرح مارا جائے گا میں نے اس سے کہا تیرا کلام کرنا ایسا ہے جو سمجھا جائے؟ اس نے کہا جیسے تم مجھ سے کلام کرو گے میں تم سے ویسے ہی کروں گا۔

باب ۱۱

# اللہ تعالیٰ کا شیر کو حضرت سفینہ مولیٰ رسول اللہ

## (غلام رسول اللہ) کے لئے مسخر کرنا رسول اللہ ﷺ کے اکرام (احترام) کے لئے

## اور اس مفہوم میں جو کچھ مروی ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو خبر دی اسامہ بن زید نے، ان کو محمد بن عمرو نے، ان کو محمد بن منکدر نے، سفینہ خادم رسول اللہ ﷺ سے وہ کہتے ہیں کہ میں دریا میں کشتی پر سوار ہوا۔ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختے پر بیٹھ گیا وہ مجھے بہا کر شیروں کی ایک کچھار کے پاس لے گیا اس میں شیر تھا اچانک ایک شیر آگے آیا جب میں نے اس کو دیکھا تو میں نے کہا اے ابوالحارث میں سفینہ ہوں رسول اللہ کا غلام وہ میرے پاس آیا حتی کہ اس نے اپنی دم

میرے کندھے پر ماری پھر وہ میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا حتی کہ اس نے مجھے ایک راستے پر لا کھڑا کیا پھر شیر اپنی زبان میں کچھ بھنبھنایا تھوڑی دیر کے لئے پھر اس نے اپنی دم مجھ کو ماری میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔

(۲) مجھے خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو یوسف بن عدی نے ان کو عبداللہ بن وہب نے، اسامہ بن زید سے یہ کہ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے، اس کو حدیث بیان کی ہے محمد بن منکد رسے۔ یہ کہ سفینہ مولی رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میں سمندر میں سوار ہوا میری کشتی ٹوٹ گئی میں جس میں تھا چنانچہ میں ایک تختے پر سوار ہو گیا اس کے تختوں میں سے مجھے اس تختے نے ایک گھاٹی کی طرف پھینک دیا اس میں شیر تھا۔ میں جونہی اس میں داخل ہوا تو شیر نکل کر میری طرف آ گیا اور وہ میرے قریب آیا میں نے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں اس نے اپنا سر جھکا لیا اور میرے قریب آیا اور مجھے اپنی دُم کے ساتھ ہانکنے لگا اس نے مجھے کچھار میں سے نکالا اور مجھے راستے پر چھوڑ کر آیا پھر وہ جاتے ہوئے کچھ بھنبھنایا میں نے گمان کیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے یہ اس کے ساتھ میرا آخری لمحہ تھا۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے، بغداد میں ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور نے، ان کو عبدالرزاق نے معمر سے اس نے حجبی نے ابن المنکدر سے یہ کہ حضرت سفینہ رسول اللہ کا غلام لشکر سے بھٹک گیا تھا ارض روم میں یا ارض روم میں قید ہو گئے تھے۔ مگر وہ وہاں سے بھاگ گئے اور لشکر کی تلاش میں نکل گئے وہاں پر ان کا ایک شیر سے سابقہ پڑ گیا اس نے اس سے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں میرا ایسا ایسا معاملہ ہے (میں اس طرح یہاں آیا ہوں) شیر آ کر اس بھنبھنانے لگا اور پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا جیسے ہی اس کی آواز سنتا اس کی طرف جھک جاتا اس کے بعد اس کے پہلو میں چلنے لگا اسی طرح چلتے رہے حتی کہ لشکر تک پہنچ گئے۔ پھر وہ واپس لوٹ آیا۔ واللہ اعلم (تاریخ بن کثیر ۶/ ۱۴۷۔ خصائص کبریٰ ۲/ ۶۵)

باب ۱۲

# ایک اور معجزہ رسول جو آپ کے غلام سفینہ کے لئے ظاہر ہوا تھا اور اسی کی وجہ سے ان کا نام سفینہ پڑا

(۱) ہمیں خبر دی دی ابومنصور ظفری نے، محمد بن احمد علویؒ نے، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے، ان کو احمد بن حازم ابن ابوغرزہ نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ اور ابونعیم نے، ان کو حشرج بن نباتہ نے، ان کو سعید بن جمہان نے سفینہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ سے کہا تھا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تمہیں خبر نہیں دوں گا پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام سفینہ رکھا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیوں سفینہ نام رکھا تھا؟ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ان کا سامان ان پر بھاری ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اپنی چادر پھیلایئے میں نے چادر پھیلائی۔ صحابہ نے اپنا سامان اس میں ڈال دیا اور وہ میرے اوپر لدوا دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُٹھایئے تم سفینہ ہو (بڑی کشتی سامان بردار جہاز) ان دنوں اگر میں ایک اُونٹ یا دو اُونٹ یا تین اُونٹ یا چار اونٹ یا پانچ اونٹ یا چھ یا سات اُونٹ کا وزن اُٹھاتا تو میرے اوپر بوجھ نہ ہوتا تھا۔ بلکہ ہلکا محسوس ہوتا تھا۔

(مستدرک حاکم ۳/ ۶۰۶۔ اصابہ ۲/ ۵۸)

☆☆☆

باب ۱۳

# مجاہد فی سبیل اللہ کے بارے میں جو کچھ آیا ہے

## وہ مجاہد جس کا گدھا زندہ کر کے اُٹھا دیا گیا تھا اس کے مرجانے کے بعد

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برھان اور ابوالحسین بن فضل قطان اور ابومحمد شکری نے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو حسن بن عرفہ نے، ان کو عبداللہ بن ادریس نے، اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے ابوسبرہ نخعی سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا یمن سے جب بعض راستے میں پہنچا تو اس کا گدھا گذر گیا (مرگیا) وہ آدمی کھڑا ہوگیا جا کر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی اے اللہ! میں دثنیہ سے آیا ہوں اور تیرے راستے میں جہاد کرنے کے لئے نکلا ہوں۔ اور تیری رضا کے لئے نکلا ہوں۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ مردوں کو زندہ کریں گے۔ اور ان کو اُٹھائیں گے جو قبروں میں ہیں۔ آج کے دن تو میرے اوپر کسی کا احسان نہ رکھ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ تو خود ہی میرے گدھے کو زندہ کر دے لہٰذا اس کا گدھا کانوں کو جھاڑتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں: اس کی اسناد صحیح ہے۔ اور اس جیسی مثالیں صاحب شریعت کی کرامات ہیں اس اُمت کے لئے اور اس طرح کی مثالیں پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔ (تاریخ ابن کثیر ۱۵۳/۶)

میں کہتا ہوں کہ تحقیق روایت کیا ہے اس کو محمد بن یحییٰ ذہلی وغیرہ نے، محمد بن عبید سے اس نے اسماعیل سے اس نے شعبی سے گویا کہ اس نے اس کو سنا ہے ان دونوں سے۔ (تاریخ ابن کثیر ۱۵۴/۲)

### تبصرہ از مترجم :

(۱) مذکورہ روایت کی حیثیت ایک تاریخی واقعہ کی ہے۔ (۲) واقعہ کے مطابق وہ مجاہد فی سبیل اللہ تھا اسی سفر میں تھا۔

(۳) وہ اللہ کے سوا کسی کا احسان نہیں لینا چاہتا ہے۔ (۴) اس نے اللہ سے دعا کی تھی اللہ نے قبول کی۔

(۵) امام بیہقی نے اس کو بھی رسول اللہ کا معجزہ قرار دیا تھا صرف اسی کو نہیں بلکہ اس طرح کے تمام واقعات کو۔

(۶) یمن سے آنے والے اس شخص کا نام نامعلوم ہے۔ (۷) یہ واقعہ جز واحد ہے۔

(۸) بعض جاہل واعظوں کو اس سے عقیدے کے بعض مسائل اخذ کرتا ہوا سنا ہے جو کہ غلط ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں، ان کو خبر دی ابوعلی الحسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابوالدنیا نے، ان کو اسحٰق بن اسماعیل اور احمد بن بجیر وغیرہ نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے شعبی سے کہ کچھ لوگ یمن سے آئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔ ان میں سے ایک آدمی کا گدھا مر گیا۔ وہ جانے لگے تو انہوں نے یہ چاہا کہ اس شخص کو بھی ساتھ لے جائیں۔ مگر اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا چنانچہ اس نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر دعا کی اے اللہ میں دثنیہ سے آیا ہوں یا کہا تھا کہ دفینہ سے آیا ہوں تیرے راستے میں جہاد کرنے والا۔ اور تیری رضا کی طلب تلاش کرتا ہوا۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی مُردوں کو زندہ کریں گے۔ اور ان کو تو ہی اُٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

میرے اُوپر کسی کا احسان نہ رکھ۔ میں آپ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہوں ۔ کہ میرے اس گدھے کو اٹھا دے۔ اس کے بعد وہ اُٹھ کر گدھے کے پاس گیا جا کر اس کو ٹھوکر ماری لہٰذا گدھا اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور وہ کان جھاڑنے لگا اس نے اس پر زین کسا اسے لگام دیا پھر اس پر سوار ہو گیا اور اس کو چلا کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا ملا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ اس نے بتایا کہ میرا کوئی کمال نہیں اللہ نے میرا گدھا زندہ کر دیا ہے۔ شعبی نے کہا ہے میں نے اس گدھے کو دیکھا تھا بھیجا گیا تھا یا بھیجا جا رہا تھا مقام کنانہ میں یہ کوفے کا ایک مشہور مقام تھا۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو ابوعلی نے، ان کو عبداللہ بن ابوالدینا نے، ان کو خبر دی عباس بن ہشام نے، اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے اس نے مسلم بن عبداللہ بن شریک نخعی سے وہ کہتے ہیں کہ صاحب حمار نخع کا رہنے والا ایک آدمی تھا۔ اسے نباتہ بن یزید کہتے تھے وہ حضرت عمر کے دور میں بطور غازی نکلا تھا یعنی مجاہد۔ حتی کہ جب وہ سرعمیرہ میں پہنچا تو اس کا گدھا مر گیا تھا۔ اس نے اس قصے کا ذکر کیا سوائے اس بات کہ اس نے کہا ہے کہ اس شخص نے بعد میں اس کو فروخت کر دیا تھا مقام کنانہ میں۔ اس سے پوچھا گیا تھا کہ کیا تم اس گدھے کو بیچ رہے ہو جس کو اللہ نے تمہارے لئے زندہ کر دیا تھا۔ اس نے جواب دیا پھر میں کیا کروں؟ اس کے گروہ میں سے ایک آدمی نے تین اشعار کہے تھے میں نے انہیں یاد کر لیا تھا۔

ومِنّاالذی احی الا لهُ حماره قدمات منه کل عضوو مفصل

ہم میں وہ شخص بھی ہے کہ معبود برحق نے جس کے گدھے کو زندہ کر دیا تھا حالانکہ اس کا تو ہر عضو اور ہر جوڑ مر چکا تھا۔

باب ۱۴

# اس ہجرت کرنے والی عورت کا تذکرہ

## اللہ تعالیٰ نے جس کی دعا سے اس کے بیٹے کو مر جانے کے بعد زندہ کر دیا تھا اور وہ کرامات جو حضرت علاء حضرمی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب پر ظاہر ہوئیں

(۱) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے، ان کو ابوالعباس بن ابودمیک نے بغداد میں۔ (ح) اور ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے، ان کو محمد بن طاہر ابودمیک نے ان کو عبید بن عائشہ نے، ان کو صالح بن مری نے، ان کو ثابت نے انس سے انہوں نے کہا۔ ہم نے عیادت کی تھی انصار کے ایک نوجوان کی اس کے پاس اس کی بوڑھی نابینا ماں بیٹھی تھی کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ہی اس کا انتقال ہو گیا تھا ہم لوگوں نے اس کے چہرے پر کپڑا اڈال دیا تھا اور ہم نے اس کی ماں سے کہا تھا اے اللہ کی بندی اللہ کے نزدیک اس مصیبت پر ثواب واجر کی نیت اور طلب رکھئے اس نے پوچھا کہ کیا میرا بیٹا مر گیا؟ میں نے بتایا کہ جی ہاں۔ اس نے دعا کی اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری طرف ہجرت کی ہے اور تیرے نبی کی طرف اسی امید کے ساتھ کہ آپ میری ہر مصیبت میں مدد کریں گے لہٰذا آج میرے اُوپر یہ مصیبت نہ رکھ یعنی مجھ سے یہ مصیبت نہ اُٹھوا۔ حضرت انس کہتے ہیں اللہ کی قسم میں زیادہ دیر نہ ٹھہرا تھا کہ اس نے خود ہی اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اس نے کھانا کھایا اور ہم نے بھی اس کے ساتھ کھایا۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۵۴)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی حسین بن صفوان نے، ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے، ان کو خالد بن خداس بن عجلان مہلبی اور اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی صالح مری نے ان کو ثابت بنانی نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری نوجوان کی عیادت کی تھی تھوڑی دیر کے بعد وہ انتقال کر گئے ہم نے اس کی آنکھیں بند کر لیں اور اس پر کپڑا پھیلا دیا۔ ہم میں سے کسی نے اس کی ماں سے کہا کہ آپ ثواب اور اجر کی امید کیجئے اللہ کے ہاں۔ اس نے پوچھا کیا انتقال کر گیا ہے۔ ہم نے بتایا کہ جی ہاں کیا سچ ہے۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ لہٰذا اس عورت نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا دیئے اور کہنے لگی اے اللہ میں تیرے اُوپر ایمان لائی ہوں اور میں نے تیرے رسول کی طرف ہجرت کی ہے کہ میرے اُوپر کوئی مصیبت آئے تو میں تجھ سے دعا کروں گی اور تم میری وہ مصیبت دور کردو گے لہٰذا میں تم سے سوال کرتی ہوں اے اللہ آج مجھ پر یہ مصیبت نہ رکھ۔ کہتے ہیں کہ اس نے اتنے میں اپنے منہ سے کپڑا ہٹالیا۔ ہم لوگ زیادہ دیر نہ ٹھہرے تھے کہ ہم لوگوں نے کھانا کھایا اس نے بھی ہمارے ساتھ کھایا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۵۴)

صالح بن بشیر مری (ابن معین، دارقطنی عقیلی، ابن حبان نے اسے ضعیف کہا ہے) اہل بصرہ کے نیک ترین لوگوں میں سے تھے اور ان کے واعظوں میں سے تھے وہ کئی منکر احادیث کے ساتھ متفرد ہیں ثابت وغیرہ سے تحقیق روایت کیا ہے حذیفہ نے اس کو ایک دوسرے طریق سے بطور مرسل روایت درمیان ابن عوف اور انس بن مالک کے۔

(۳) ہمیں خبر دی۔ ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے، ان کو ابواحمد محمد بن محمد احمد بن اسحٰق حافظ نے، ان کو ابواللیث سہل بن معاذ التمیمی نے، دمشق میں ان کو ابوحمزہ ادریس بن یونس نے، ان کو محمد بن یزید بن سلمہ نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے عبداللہ بن عون سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس اُمت میں تین واقعے دیکھے ہیں اگر وہ بنی اسرائیل میں ہوتے تو اُمتیں ایک دوسری کو قسمیں دیتیں تو عجیب ہوتا انہوں نے کہا کہ وہ کیا ہیں اے ابوحمزہ؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سفر میں تھے حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک مہاجر عورت آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جو کہ جوان تھا۔ وہ عورت عورتوں کے پاس چلی گئی اور اس کا بیٹا ہماری طرف آ گیا۔ کچھ زیادہ دیر نہیں ٹھہرا تھا اس کو مدینے کی صباء لاحق ہوگئی چنانچہ کچھ دن وہ بیمار رہا پھر وہ مر گیا حضور اکرم ﷺ نے اس کی آنکھیں بند کیں اور اس کی تجہیز و تکفین کا حکم دیا ہم لوگوں نے جب اس کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اے انس! تم اس کی امی کے پاس جاؤ اس کو جا کر بتاؤ انس کہتے ہیں کہ میں نے جا کر اس کو بتایا وہ آئی اور آ کر اس کے قدموں کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے قدموں کو پکڑ کر کہنے لگی اے اللہ میں تیرے ہی لئے خوشی خوشی اسلام لائی تھی۔ اور میں نے بتوں کو بے رغبتی سے چھوڑ دیا۔ اور تیری طرف ہجرت کر آئی رغبت کے ساتھ اور شوق کے ساتھ۔

اے اللہ! میرے ساتھ بت پرستوں کو خوش نہ کر اور مجھے اس مصیبت میں سے اس قدر نہ اُٹھوا جس کے اٹھانے کی مجھے طاقت نہیں ہے۔ انس کہتے ہیں بس قسم ہے اللہ کی ابھی اس کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ اس مرنے والے نے اپنے قدموں کو حرکت دے دی اور اپنے چہرے سے کپڑا اتار پھینکا اور زندہ رہا حتی کہ اللہ نے اپنے رسول کو قبض کر لیا تھا اور اس کی ماں بھی فوت ہو گئی تھی۔

## حضرت علاء بن حضرمی کی کرامات جو دراصل معجزات رسول اور دلائل نبوت ہیں

حضرت انس کہتے ہیں کہ۔ پھر تیاری کروائی حضرت عمر نے یعنی لشکر تیار کیا اور اس پر عامل (یعنی امیر) مقرر کیا حضرت علاء حضرمی کو یہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے غازیوں اور جہادیوں میں سے تھا ہم لوگ اپنے جہاد کے مقامات پر پہنچے ہم نے ان لوگوں کو پایا اس طرح کہ انہوں نے ہمارے بارے میں ٹوہ لگا رکھی تھی اور انہوں نے پانی کے نشانات بھی مٹا دیئے تھے۔ اور گرمی شدید تھی ہمیں شدید پیاس نے نڈھال کر دیا تھا اور ہمارے مویشیوں کو بھی یہ جمعہ کا دن تھا۔ کہتے ہیں کہ جب سورج غروب ہونے کے لئے مائل ہو گیا یعنی سورج ڈھل گیا تو امیر نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اس کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (دعا کے لئے) ہمیں آسمان پر کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

بس قسم ہے اللہ کی انہوں نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ اللہ نے ہوا بھیج دی اس نے بادلوں کو اُٹھایا اور ان کو انڈیل دیا حتی کہ تمام نشیبی علاقے بھر گئے اور گھاٹیاں پُر ہو گئیں۔ ہم لوگوں نے خوب پانی پیا اور مویشیوں کو پلایا اور مشکوں میں بھرا اس کے بعد ہم اپنے دشمنوں پر آئے وہ خلیج بحر میں جزیرے کی طرف تجاوز کر گئے تھے۔ امیر لشکر خلیج پر ٹھہر گئے اور دعا کی اے علیم، اے عظیم، اے حلیم، اے کریم (تو ہی ہماری نصرت فرما) اس کے بعد فرمایا! کہ تم لوگ بھی اللہ کے نام کے ساتھ آگے بڑھو ہم لوگ تیار ہو گئے مگر ہمارے گھوڑوں کے پیر بھی تر نہیں ہوئے تھے۔ ہم نے دشمن پر اچانک جا کر شب خون مارا۔ ہم نے ان کو قتل بھی کیا اور اسیر بنایا قیدی بنایا پھر ہم خلیج میں واپس لوٹ آئے۔ پھر انہوں نے وہی بات کہی پہلے کی طرح کہ پانی نے ہمارے گھوڑوں کے سم بھی تر نہیں کئے تھے۔ بس ہم نہیں ٹھہرے تھے مگر تھوڑے سے۔

حتی کہ ان کا دفن کا منظر بھی ہمیں دیکھنا پڑا ہم لوگوں نے ان کی قبر کھودی ہم لوگوں نے بھی ان کو غسل دیا ہم نے ہی اسے دفن کیا ہمارے ان کو دفن کرنے سے فراغت کے بعد ایک شخص آیا اس نے پوچھا کہ یہ کون ہے یعنی کس کا جنازہ ہے ہم نے کہا کہ یہ خیر البشر ہے یہ علاء بن حضرمی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ یہ سرزمین مردوں کو باہر اُگل دیتی ہے۔ تم لوگ اگر اس کی میت کو میل دو میل آگے تھے جا کر دفن کرو تو وہ میتوں کو قبول کر لیتی ہے۔ ہم نے سوچا کہ ہمارے امیر کا کیا یہی بدلہ ہو گا کہ ہم اس کو درندوں کے حوالے کر جائیں (یعنی اگر اس کو بھی زمین نے اُگل دیا تو) کہتے ہیں کہ ہم سب نے ان کی قبر کھودنے کا فیصلہ کر لیا۔ کہتے ہیں کہ جب ہم ان کی لحد تک پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی لاش اس کے اندر موجود ہی نہیں ہے۔ اور لحد تا حد نگاہ تک دراز ہو چکی ہے اس میں نور ہے جو چمک رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دوبارہ قبر میں مٹی ڈال دی　پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے۔

## حضرت علاء بن حضرمی کی کرامت

اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ سے علاء بن حضرمی کے قصہ میں ان لوگوں کا پانی طلب کرنا۔ اور ان لوگوں کا پانی پر چلنا بغیر قصہ موت کے۔ مذکور کی مثل۔ اور انہوں نے دعا میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ یا علیم، یا حلیم، یا عظیم، یا علی۔ اور وہ کتاب التاریخ کی دوسری جلد میں ہے۔ اور اس کو محمد بن فضیل نے بھی روایت کیا صلت بن مطر سے اس نے عبد الملک بن سہم بن منجاب سے اس نے سہم بن منجاب سے انہوں نے کہا۔ ہم لوگوں تے حضرت علاء بن حضرمی کے ساتھ مل کر جہاد کیا تھا۔ انہوں نے بھی مذکورہ روایت کا بعض مفہوم ذکر کیا ہے۔ اور دعا میں یہ الفاظ ذکر کئے ہیں یا علیم، یا حلیم، یا علی، یا عظیم ہم تیرے بندے ہیں اور تیری ہی راہ میں تیرے دشمن سے لڑتے ہیں۔ ہمیں بارش کا پانی پلا ہم اس میں سے پیئیں گے اور ہم وضو کریں گے۔ اور جب ہم اس کو چھوڑ دیں تو ہمارے سوا اس میں کسی کا نصیب نہ بنا۔ اور کہا کہ سمندر کے اندر ہمارے لئے راستہ بنا اپنے دشمن تک۔ اور موت کے بارے میں کہا میری لاش کو مخفی کر دینا اور میری شرم گاہ پر کسی کو مطلع نہ کرنا چنانچہ فی الواقع ایسے ہی ہوا اس پر کوئی شخص قادر نہ ہوئے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۵۴۔۱۵۵)

(۴)　ہمیں اس کی خبر دی ابن بشران نے، کہ ہمیں حدیث بیان کی حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابوالدنیا نے، ان کو ابو کریب نے، ان کو ابن فضیل نے، اس نے ذکر کیا اسی کا بعض مفہوم۔

(۵)　اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشراں نے، ان کو اسماعیل صفار نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو حدیث بیان کی تھی ابن نمیر نے، اعمش سے اپنے بعض اصحاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ دریائے دجلہ تک پہنچ گئے دریا چڑھا ہوا تھا۔ اور عجمی اس کے اُس پار تھے چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کہا بسم اللہ پھر اس نے اپنے گھوڑے کو دریا میں جھونک دیا لہٰذا وہ پانی پر تیر گیا۔ لہٰذا سب لوگوں نے کہا بسم اللہ پھر سارے لوگ گھس گئے مگر پانی کے اوپر تیرنے لگے۔ جب عجمیوں نے ان کو دیکھا تو بولے دیوآمد دیوآمد۔ (دیو آ گئے دیو آ گئے) لہٰذا وہ سیدھے سیدھے چلے گئے ان کی کوئی چیز گم نہ ہوئی سوائے ایک پیالے کے جو گھوڑے کی زین کے ساتھ باندھا ہوا تھا جب وہ باہر نکلے تو غنیمتیں حاصل کیں ان کو انہوں نے تقسیم کر لیا حتی کہ ایک آدمی یہ کہنے لگا کون سونا تبدیل کرے گا چاندی کے ساتھ۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۵۵)

میں نے کہا ہے کہ یہ سب کچھ راجع اللہ کے اکرام کی طرف جو اس نے اپنے نبی کا اکرام کیا اور جو اس نے اپنے دین کو عزت بخشی جس دین کے ساتھ اس کا رسول مبعوث ہے برا اور اس میں تصدیق ہے اس کی جس کا اس نے اسے وعدہ دیا تھا حضور کو غالب کرنے کا اور اس کی شریعت کو غالب کرنے کا۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد سمری نے ان کو ابوالعباس سراج نے، ان کو فضل بن سہیل اور ہارون بن عبداللہ نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالنضر نے، ان کو سلیمان بن مغیرہ نے یہ کہ ابومسلم خولانی نے دریائے دجلہ کے کنارے آئے وہ اپنی طغیانی سے لکڑی پھینک رہا تھا۔ چنانچہ وہ پانی کے اوپر اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کوئی سامان کوئی چیز گم ہوئی ہے بس ہم اللہ سے دعا کریں گے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔ (تاریخ ابن کثیر ۱۵۶/۶)

باب ۱۵

# میّت کا شہادت دینا رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی اور حضور ﷺ کے بعد خلافت پر قائم ہونے والوں کا ذکر جب کہ اس بارے میں یہ روایت صحیح، ثابت ہے اور اس میں واضح اور ظاہر دلالت دلائل نبوت میں سے

(۱) ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے، ان کو خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے، ان کو ابوعلی محمد بن عمرو اور کشمر د نے، ان کو خبر دی قعنبی نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، سعید بن مسیّب سے یہ کہ زید بن خارجہ انصاری پھر بنو حارث بن خزرج سے تھے۔ وہ حضرت عثمان غنی کے عہد خلافت میں فوت ہوگئے تھے۔ ان پر کپڑا ڈھک دیا گیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اس کے سینے میں سے بھنبھناہٹ سنی اس کے بعد اس نے کلام کیا۔ پھر کہا احمد احمد ہے کتاب اول میں۔ سچ کہا سچ کہا ابوبکر صدیق ؓ نے جو اپنی ذات میں کمزور ہے مگر اللہ کے امر میں قوی ہے کتاب اول میں۔ سچ کہا سچ کہا عمر بن خطاب نے جو قوی ہے امین ہے کتاب اول میں سچ کہا سچ کہا عثمان بن عفان نے جو کہ ان (سابقین) کے طریقوں پر ہے۔ چار گذر چکے ہیں اور دو باقی ہیں۔

فتنے آچکے ہیں طاقتور کمزور کو کھا جائے گا قیامت قائم ہوگی عنقریب تمہارے لشکر سے تمہارے پاس خبر آجائے گی بیر اُرَیس کی اور کیا ہے بیر اُریس۔ (تاریخ ابن کثیر ۱۵۶/۶)

یحییٰ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیّب نے کہا پھر ہلاک ہوگیا ایک آدمی خطمہ سے چنانچہ اس پر کپڑا ڈھک دیا گیا۔ اور اس کے سینے میں سے آواز سنی گئی پھر اس نے کلام کیا۔ اور کہا کہ بیشک بنو حارث بن خزرج کے بھائی نے سچ کہا سچ کہا ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے، ان کو خبر دی قریش بن حسن نے، ان کو قعنبی نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی مذکور کی مثل اور یہ اسناد صحیح ہے اور اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشراں نے بغداد میں، ان کو خبر دی ابوعلی حسین بن صفوان نے، ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے، ان کو ابومسلم عبدالرحمٰن بن یونس نے، ان کو عبداللہ بن ادریس نے، اسماعیل بن ابوخالد سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یزید بن نعمان بن بشیر آئے تھے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حلقے میں اپنے والد نعمان بن بشیر کا خط لے کر کے۔ (جو کہ اس طرح تھا)۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یہ نعمان بن بشر کی طرف سے خط ہے اُم عبداللہ بنت ابوہاشم کی طرف تمہارے اوپر سلام ہو میں تمہاری طرف حمد وشکر کرتا ہوں اللہ کا جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بیشک تم نے میری طرف لکھا تھا۔ کہ میں آپ کی طرف زید بن خارجہ کا حال لکھوں۔ اس کا حال کچھ اس طرح ہے کہ ان کے حلق میں درد شروع ہوا تھا جب کہ وہ اس وقت مدینے میں سب سے زیادہ صحت مند تھا لہٰذا وہ صلوٰۃ اولیٰ اور صلوٰۃ عصر کے درمیان فوت ہو گیا تھا ہم نے اس کو سیدھا لٹا دیا تھا اور اس پر چادریں ڈھک دی تھیں اور ایک بڑی اوڑھنی۔ چنانچہ میرے مقام پر ایک آدمی آیا اس نے بتایا جب کہ میں سبحان اللہ کا ورد کر رہا تھا عصر کے بعد اس نے بتایا کہ زید تحقیق کلام کر رہا ہے وفات کے بعد کہتے ہیں کہ میں جلدی جلدی اس کی طرف بھاگا وہ یہ کہہ رہا تھا یا کہا گیا تھا درمیانی زبان پر لسان اوسط پر سب لوگوں میں سے مضبوط ترین جو ایسا تھا کہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ جو لوگوں کو یہ حکم نہیں دیتا تھا کہ ان کا طاقتور ان کے کمزور کو کھائے اللہ کا بندہ اور امیر المؤمنین اس نے سچ کہا سچ کہا یہی بات موجود تھی پہلی کتاب میں۔ کہتے ہیں کہ پھر اس نے کہا عثمان امیر المؤمنین ہے وہ لوگوں سے درگذر کرتا ہے بہت سارے گناہوں سے۔ گذر چکی ہیں دوراتیں۔ جب کہ وہ چار ہیں۔ پھر لوگ مختلف ہو گئے ہیں (یا اختلاف کر لیا ہے) اور بعض کو کھایا ہے لہٰذا کوئی نظام نہیں ہے۔ اور محفوظ چیزیں مباح کر دی گئی ہیں (یعنی محفوظ ہیں) پھر مؤمن شر سے باز آ گئے اور کہنے لگے ہم کتاب اللہ پر عمل کریں گیا اور انہوں نے اس کی قدر کی۔

اے لوگو! اپنے امیر کی طرف آؤ اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ جو شخص پھر گیا (امیر کی اطاعت سے) اس کے لئے کوئی عہد وذمہ نہیں لیا جائے گا اور اللہ کا امر طے شدہ ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ جنت ہے اور یہ جہنم ہے۔ (اور یہ لوگ) نبی ہیں صدیقین ہیں تم پر سلام ہو اے عبداللہ بن رواحہ۔ کیا تم نے میرے لئے خارجہ محسوس کی ہے ان کے والد کے لئے اور سعادت ان دونوں کے لئے جو یوم اُحد میں قتل ہوئے تھے۔

كلا انها لظى نزاعة للشوٰى تدعوا من ادبر و تولى فَجمَعَ فَاَوعىٰ

ہرگز نہیں ایسی بات بلکہ وہ جہنم تو شعلے مارتی آگ ہے جھلسا دینے والی ہے منہ کو وہ بلاتی ہے اپنی طرف۔ (جلانے کے لئے)

اس کو جس نے پیٹھ پھیری اور منہ پھر کر چلا گیا تھا (اسلام سے) اور اس نے مال جمع کیا تھا اور اس کو محفوظ کر کے رکھا تھا۔ اس کے بعد اس کی اور زیست ہوئی گئی میں نے (وہاں موجود) گروہ سے پوچھا اس قول کے بارے میں جو اس حیثیت نے مجھ سے پہلے کر لیا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے اس سے یہ سنا کہ کہتا ہے۔ چُپ ہو جاؤ چُپ ہو جاؤ چنانچہ ہم لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ کپڑوں کے نیچے سے آواز آ رہی ہے چنانچہ ہم نے اس کے منہ سے کپڑا ہٹایا تو اس نے کہا یہ احمد ہے اللہ کا رسول سلام ہو تم پر یا رسول اللہ! اللہ کی رحمت اور برکت اس کے بعد اس نے کہا کہ ابوبکر صدیق ؓ امین خلیفۂ رسول اپنے جسم میں ضعیف تھا اللہ کے امر میں قوی تھا اس نے سچ کہا سچ کہا اور وہ پہلی کتاب میں بھی تھا۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۵۷)

(۴) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابوعمرو بن نجید نے، ان کو علی بن حسین بن جنید نے، ان کو معافی بن سلیمان نے، ان کو زہیر یعنی ابن معاویہ نے، ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے یعنی اسناد کے ساتھ، اور اس کی قوم کے ساتھ اس سے وسط حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ واقعہ ہوا تھا جب دو سال پورے ہو چکے تھے اور گذر چکے تھے خلافت عثمان میں سے، اور اس میت نے کہا تھا اس کے آخر میں۔ بہرحال اس کا یہ کہنا کہ دوراتیں گذر چکی ہیں اور چار باقی ہیں۔ اس سے مراد وہ دو سال ہیں جو گذر چکے تھے حضرت عثمان کی امارت میں سے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں باقی چار کی گنتی کرتا رہا۔اور میں توقع کرتا رہا اس معاملہ کی جو ہونے والا تھا ان برسوں میں۔لہٰذا اسی میں ہوا تھا اہل عراق کا انتزاء وخلافت اور انتشار پھیلانے والوں کا انتشار پھیلانا اور ان کا طعن واعتراض کرنا اپنے امیر ولید بن عقبہ پر والسلام ورحمۃ اللہ۔

مصنف کہتے ہیں یہ اسناد صحیح ہے یہ روایت حبیب بن سالم میں ہے۔

## مہر رسول بیر اریسہ میں گر گئی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے، زید بن خارجہ خزرجی انصاری شریک بدر تھے انہوں نے عہد عثمان میں وفات پائی موت کے بعد کلام کیا

(۵) روایت کی گئی ہے حبیب بن سالم سے اس نے نعمان بن بشیر سے۔اور اس نے اس میں بیر اریس کا ذکر کیا ہے جیسے ذکر کیا ہے اس نے روایت ابن مسیب میں (اور بیر اریس کا اس بارے میں معاملہ یہ ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی جو کہ ان کے ہاتھ میں رہی تھی۔آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ جب ان کی خلافت کے چھ برس گذر گئے تو اس وقت وہ بیر اریس کے (کنویں) میں گر گئی تھی (بڑی تلاش کے باوجود نہ مل سکی) اس وقت سے عمال بدل گئے اور فتنوں کے اسباب ظاہر ہو گئے۔جیسے کہا گیا تھا زید بن حارثہ کی زبان پر۔

بخاری کہتے ہیں کتاب التاریخ میں کہ زید بن خارجہ خزرجی انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وفات پا گئے تھے اور وہ وہی تھے جنہوں نے موت کے بعد کلام کیا تھا۔(تاریخ ابن کثیر ۲/۱۔۳۸۳)

(۶) ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر فارسی نے، ان کو ابواسحق اصفہانی نے، ان کو ابواحمد بن فارسی نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور تحقیق موت کے بعد تکلم کے بارے میں محدثین کی جماعت سے روایت کی گئی ہے صحیح اسانید کے ساتھ۔

## مقتول بن مسیلمہ کا کلام کرنا موت کے بعد

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابوالدنیا نے، ان کو خلف بن ہشام بزار نے، ان کو خالد طحان نے، ان کو حصین نے، عبداللہ بن عبید انصاری سے کہ ایک آدمی نے جو مسیلمہ کے مقتولین میں سے تھا کلام کیا تھا۔اس نے یہ الفاظ کہے تھے۔محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق ہیں۔عثمان رضی اللہ عنہ امین ورحیم ہیں راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہا تھا۔

(۸) تحقیق ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے، ان کو علی بن عاصم نے، ان کو حصین بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبید انصاری نے، وہ کہتے ہیں اچانک وہ لوگ مقتولین کی تصویریں بنا رہے تھے جنگ صفین یا جمل والے دن اچانک انصار میں سے ایک آدمی نے مقتولین میں سے کلام کیا۔اس نے کہا: محمد اللہ کے رسول ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق ہیں۔عمر رضی اللہ عنہ شہید ہیں۔عثمان رضی اللہ عنہ رحیم ہیں۔پھر چپ ہو گیا خالد طحان زیادہ یاد رکھنے والا ہے علی بن عاصم سے اور زیادہ احفظ واوثق ہے۔واللہ اعلم

(تاریخ ابن کثیر ۶/۱۵۷۔۱۵۸)

☆☆☆

باب ۱۶

# دودھ پیتے بچے اور گونگے کا
# ہمارے نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کی شہادت دینا
# اگر اس بارے میں روایت صحیح ہو

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن یونس کدیمی نے۔

(محمد بن یونس کدیمی متروکین میں سے ہے۔ یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا اور غالباً ہزار حدیثیں وضع کی ہیں۔ المجروحین ۳۱۲/۲-۳۱۳)

ان کو شاصونہ بن عبید ابو محمد یمامی نے کہ ہم لوگ عدن سے واپس لوٹے تھے ایک بستی میں اسے حرضہ کہا جاتا تھا۔ وہ کہتے ہیں مجھے بات بتائی معرض بن عبداللہ بن معرض بن معیقیب یمانی نے، اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تھا حجۃ الوداع میں لہٰذا میں ایک گھر میں داخل ہوا تھا میں نے اس میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا چہرہ چاند کی گولائی کی طرح تھا اور میں نے ان سے عجب بات سنی تھی کہ ان کے پاس ایک آدمی ایک لڑکے کو لایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بچے میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے اللہ تجھ میں برکت دے۔ اس کے بعد اس لڑکے نے جوان ہونے تک کوئی کلام نہ کیا۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ ہم لوگ اس شخص کو یمامہ کا مبارک کہتے تھے۔ شاصونہ بن عبید کہتے ہیں میں گذرتا تھا معمر کے پاس سے میں نے اس سے نہیں سنا تھا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے، ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن جمیع غسانی نے، بن ثغر صیدا کے پاس ان کو خبر دی عباس بن محبوب بن عثمان بن عبید ابوالفضل نے، اس کو اس کے والد نے، ان کو ان کے دادا شاصونہ بن عبید نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی معرض بن عبداللہ بن معیقیب نے، اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تھا حجۃ الوداع کا میں مکہ کے ایک گھر میں داخل ہوا میں نے اس میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا چہرہ انور چاند کی گولائی کی طرح تھا میں نے ان سے عجیب بات سنی ایک آدمی ان کے پاس ایک نومولود بچے کو لے آیا اس نے اس کو کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اس نے بتایا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور نے اس کو دعا دی بـارك الله فِيْكَ اللہ تجھے برکت دے مگر اس کلام کرنے کے بعد وہ لڑکا کبھی نہ بولا۔ (جس سے معلوم ہوا کہ وہ مادرزاد گونگا تھا)۔ (تاریخ ابن کثیر ۱۵۹/۶)

(۳) اور اس کو روایت کیا ہے ابوالفضل احمد بن خلف بن محمد مقری قزوینی نے، ابوالفضل عباس بن محبوب شاصونہ نے، اس کو ذکر کیا ہے ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے، ابوالحسن سے اس نے ابن عباس وراق سے اس نے احمد بن خلف سے اس نے ابوعبداللہ سے۔ اور تحقیق مجھے خبر دی ہے ثقہ شخص نے ہمارے اصحاب میں سے اس نے ابوعمر زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں جب یمن میں داخل ہوا تو میں ایک حرضہ میں داخل ہوا میں نے اس روایت مذکور کے بارے میں پوچھا میں نے اس میں شاصونہ کے باقیات پائے پھر مجھے اس کی قبر پر لے جایا گیا میں نے اس کی زیارت کی تھی۔

امام بیہقی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ اس روایت کی اصل ہے حدیث کوفیین میں اسناد مرسل کے ساتھ اس میں اختلاف سے وقت کلام کے بارے میں۔

(۴) ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابو ھاشم علوی نے ، کوفے میں ۔ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن علی بن دُحیم نے ، ان کو ابراہیم بن عبداللہ عیسی نے ، ان کو خبر دی وکیع بن جراح نے اعمش سے اس نے شمر بن عطیہ سے اس نے اپنے بعض شیوخ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا ( جو بعد میں جوان ہو گیا تھا مگر اس نے ہرگز کلام نہیں کیا تھا ) اس بچے سے حضور اکرم ﷺ نے کہا تھا کہ میں کون ہوں اس نے بتایا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ۔

(۵) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ، ان کو احمد بن عبد الجبار نے ، ان کو یونس بن بکیر نے ، ان کو اعمش نے ، شمر بن عطیہ سے اس نے اپنے بعض شیوخ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی اس نے حرکت کی تو وہ بولی یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے نے کلام ہی نہیں کیا جب سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو میرے قریب کیجئے لہٰذا اس نے اسے آپ کے قریب کر دیا پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اس نے بتایا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ۔ ( تاریخ ابن کثیر ۶/ ۱۵۹)

باب ۱۷

# کھانے کا تسبیح پڑھنا
## جسے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کھا رہے تھے ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ
## اور اس میں آثار نبوت

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ، ان کو ابو بکر بن عبداللہ نے ، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حسن بن سفیان نے ، ان کو محمد بن بشار عبدی نے ، ان کو ابو احمد زبیری نے ، ان کو اسرائیل نے ، منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے ، اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ آیات و نشانیوں کو عذاب شمار کرتے ہو اور ہم ان کو برکت شمار کرتے تھے عہد رسول میں ۔ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے ۔ اور ہم طعام کا تسبیح کرنا سُن رہے ہوتے تھے ۔ حضور کے پاس ایک برتن لایا گیا اور باقی آپ کی انگلیوں سے جوش مارنے لگا تھا ۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا آ جاؤ تم لوگ مبارک پانی کے پاس اور برکت آسمان سے آئی ہے ۔ حتی کہ ہم سب نے وضو کر لیا تھا ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مثنی سے اس نے ابو احمد زبیری سے ۔

( کتاب المناقب ۔ حدیث ۳۵۷۹ ۔ فتح الباری ۶/ ۵۸۷ ۔ ترمذی ۔ کتاب المناقب ۳۶۳۳ ص ۵/ ۵۹۷)

(۲) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ، ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن احمد بن حمویہ عسکری نے ، ان کو عیسیٰ بن غیلان نے ، ان کو حاضر بن مظہر نے ، ان کو خالد بن عبداللہ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی بیان نے قیس سے وہ کہتے ہیں کہ ابو دا ؤد جو سلمان کی طرف لکھتے یا سلمان ابو درداء کی تو ان کی طرف لکھتے آیت صحیفہ کہا کہ ہم لوگ آپ میں باتیں کرتے تھے کہ وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے ایک پیالے سے اچانک اس نے تسبیح کہی اور اس میں جو طعام تھا اس نے بھی ( اس کو کرامت ہی شمار کیجئے ) ۔

☆☆☆

باب ۱۸

# کنکریوں کا نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں

## اور بعض صحابہ کے ہاتھ میں تسبیح (اللہ کی پاکیزگی) کہنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو کدیمی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی قریش بن انس نے، ان کو صالح بن ابوالاخضر نے (عقیلی نے صالح بن ابواخضر کو صعفاء میں شمار کیا ہے) زہری سے، اس نے اس ایک آدمی سے جسے سوید بن یزید سُلمی کہا جاتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوذر سے وہ کہتے کہ میں عثمان کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ کروں گا اس کے بعد جب میں نے ایک خاص چیز (ان میں) دیکھی تھی۔

میں ایک ایسا آدمی تھا جو نبی کریم ﷺ کی خلوتوں کی جستجو میں لگا رہتا تھا میں نے ایک دن ان کو اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھا لہٰذا میں آپ کی خلوت کو غنیمت سمجھتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کے پاس جا بیٹھا اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے وہ حضور کی دائیں جانب بیٹھ گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دائیں جانب بیٹھ گئے اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے دائیں جانب بیٹھ گئے حضور اکرم ﷺ کے سامنے سات کنکریاں پڑھی ہوئی تھیں (یا کہا کہ) کنکریاں تھیں حضور ﷺ نے انہیں اٹھا کر اپنی ہتھیلی میں لے لیا کنکریوں نے سبحان اللہ کہنا شروع کیا حتی کہ میں نے شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ کی طرح کنکریوں کی آواز سنی اس کے بعد حضور نے انہیں رکھ دیا تو وہ چپ ہوگئیں اس کے بعد حضور نے انہیں دوبارہ اٹھایا پھر ان کو ابوبکر کے ہاتھ میں رکھدیا انہوں نے پھر تسبیح کہنا شروع کر دی حتی کہ میں نے پھر شہد کی مکھیوں کی طرح کی آواز سنی پھر انہوں نے ان کو رکھدیا تو وہ خاموش ہوگئیں۔

پھر حضور اکرم ﷺ نے ان کو اٹھا کر عمر کے ہاتھ میں رکھدیا پھر انہوں نے تسبیح کہی حتی کہ میں شہد کی مکھیوں کی آواز جیسی آواز سنی۔ انہوں نے رکھ دیا وہ چپ ہوگئیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اس کو لے کر عثمان کے ہاتھ میں رکھا تو پھر انہوں نے تسبیح پڑھی گویا کہ میں نے شہد کی مکھیوں کی آواز جیسی آواز سنی۔ انہوں نے اسے رکھدیا تو وہ چپ ہوگئیں۔ حضور اکرم نے ﷺ فرمایا ھذہ خلافت النبوۃ یہی نبوت کی خلافت و نیابت ہے۔ (یعنی اسی ترتیب سے خلفاء ہوں گے)۔ (تاریخ ابن کثیر ۱۳۲/۶۔ خصائص کبریٰ ۷۴/۲)

اور اسی طرح اس کو روایت کیا محمد بن بشار نے، قریش بن انس سے اس نے صالح بن ابواخضر سے۔ اور صالح حافظ حدیث نہیں تھے۔ اور محفوظ روایت، روایت شعیب بن ابوحمزہ ہے زہری سے کہتے ہیں کہ ولید بن سوید نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی بنو سلیم سے بڑی عمر کے تھے وہ ان میں سے تھے جنہوں نے ابوذر کو مقام ربذہ میں پالیا تھا اس نے اس سے ذکر کیا تھا۔

لہٰذا اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے ابوذر سے۔

☆☆☆

باب ۱۹

# کھجور کے سوکھے تنے کا رونا جس کے پاس رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے جب آپ ممبر کی طرف بڑھ گئے تھے اس کے بعض طرق پہلے گذر چکے ہیں ممبر بنانے کے ذکر میں اس سب کچھ میں واضح دلالت ہے دلائل نبوت میں سے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو عبدالواحد بن ایمن نے، ان کو ان کے دادا نے، جابر سے۔ یہ کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کے پاس کھڑے ہوئے تھے لہٰذا انصار کی ایک عورت نے یا ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے لئے کوئی ممبر نہ بنا دیں؟ فرمایا ٹھیک ہے اگر تم چاہتے ہو تو بنا دو۔ لہٰذا انہوں نے آپ کے لئے ممبر بنا دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ ممبر پر تشریف لے گئے چنانچہ کھجور کے اس تنے نے چھوٹے بچے کی مثل چیخ ماری لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ممبر سے اتر کر اس کو اپنے جسم کے ساتھ ملایا اور دبایا وہ ایسے سسکیاں بھرنے لگا جیسے بچہ سسکیاں بھرتا ہے جس کو چپ کرایا جاتا ہے جابر کہتے ہیں یا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ جو اللہ کا ذکر ہوتا تھا اس کے رک جانے کی وجہ سے رویا ہے۔

بخاری نے اس کو ابونعیم سے روایت کیا ہے۔ (کتاب المناقب۔ حدیث ۳۵۸۴۔ فتح الباری ۶/۶۰۱)

(۲) ہمیں خبر دی اب عبداللہ حافظ نے، ان کو عبدالباقی بن قانع حافظ نے، ان کو ابوعبدالرحمٰن عبید بن احمد بن حکم قزاز نے بصرہ میں اس کو عبداللہ بن رجاء نے، ان کو ابوحفص بن علاء نے، نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے کھجور کے تنے کے پاس جب ممبر رکھا گیا تو وہ اتنا رو پڑا حتی کہ حضور اکرم ﷺ اس کے پاس گئے اس پر ہاتھ پھیرا اور وہ سکون کر گیا۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابوحفص بن علاء سے۔ (بخاری۔ حدیث ۳۵۸۴۔ فتح الباری ۶/۶۰۱)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن بشیر صیرفی نے، ان کو عیسیٰ بن سالم ابوسعید نے، ان کو عبیداللہ بن عمرو رقی نے، عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق اور ابوبکر بن حسن قاضی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو شافعی نے، ان کو ابراہیم بن محمد نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے، طفیل بن ابی بن کعب سے اس نے اپنے والد سے۔

وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کھجور کے سوکھے تنے کے پاس نماز پڑھاتے تھے جب مسجد چھپرے کی تھی آپ ﷺ اس تنے کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم آپ کے لئے ایک ممبر بنا دیں آپ اس کے اُوپر کھڑے ہو کر جمعہ کے دن لوگوں کو اپنا خطبہ سنایا کریں؟ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اجازت ہے لہٰذا آپ کے لئے تین درجے کا ممبر بنایا گیا جب بنا کر اپنی جگہ پر رکھا گیا حضور اکرم ﷺ نے اس پر بیٹھ کر خطبے کی ابتداء کی جب اس کی طرف سے گذر کر آگے گئے تو وہ تنا زور سے رویا اور چیخ مار کو پھٹ گیا حضور اکرم ﷺ ممبر سے اُترے جب انہوں نے تنے کے رونے کی آواز سنی آپ نے اس کے اوپر ہاتھ پھیرا پھر ممبر پر واپس آئے

جب مسجد (دوبارہ تعمیر کے لئے) منہدم کی گئی اس تنے کو اُبی بن کعب لے گئے اپنے پاس اپنے گھر میں حتی کہ وہ بوسیدہ ہو گیا اور اس کو دیمک کھا گئی اور وہ انتہائی بوسیدہ بھر بھرا ہو گیا۔

یہ لفظ حدیث شافعیؒ کے ہیں ابراہیم بن محمد سے اور حدیث رقی میں کچھ الفاظ کی کمی زیادتی بھی ہے۔

(ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنہ۔ حدیث ۱۴۱۴ ص ۱/۴۵۴)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابواحمد بن ابوالحسن نے، ان کو خبر دی عبدالرحمٰن یعنی بن محمد ابن ادریس رازی نے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ عمرو بن سواد نے کہا کہ مجھے شافعیؒ نے فرمایا تھا اللہ نے کسی نبی کو ایسا تنا عطا نہ کیا جو محمد ﷺ کو عطا کیا تھا ان کے پہلو میں آپ خطبہ دیا کرتے تھے حتی کہ ان کے لئے ممبر بنا دیا گیا اور وہ تنا رو پڑا اس قدر کہ ان کی آواز سنی گئی یہ اس سے بڑی بات ہے۔

باب ۲۰

## ۱۔ جس راستے پر ہمارے پیارے نبی ﷺ گذر جاتے پاکیزہ خوشبو مہکتی رہتی

## ۲۔ جس حجر و شجر کے قریب سے حضور اکرم ﷺ گذرتے وہ آپ کو سجدہ کرتا

## ۳۔ جس ڈول سے حضور اکرم ﷺ پانی پیتے یا جس میں کلی کر کے ڈال دیتے اس سے کستوری یا پاکیزہ خوشبو مہکتی رہتی۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی حامد بن محمد ہروی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو مالک بن اسماعیل نے، ان کو اسحٰق بن فضل ہاشمی نے، ان کو خبر دی مغیرہ بن عطیہ نے، ان کو ابوزبیر نے، ان کو جابر بن عبداللہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں کچھ خصلتیں تھیں آپ جس راستے پر چل رہے ہوتے تھے اس راستے پر پیچھے جانے والا آپ کو پہچان لیتا تھا آپ کے پسینے کی خوشبو سے کہ حضور اس راستے پر جا رہے ہیں۔ طیب عرقہ یا ذیح عرقہ کہا تھا اسحٰق کا شک ہے۔ جس جوار شجر سے گزرتے وہ ان کو سجدہ کرتا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو ابواسامہ نے مسعر سے اس نے عبدالجبار بن وائل حضرمی سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا انہوں نے کلی کی ڈول سے گویا کہ اس میں کستوری کی کلی ڈال دی یا اس سے زیادہ پاکیزہ۔ ابواسامہ کہتے ہیں۔ اس پانی کے بارے میں کہ اس سے ناک صاف کی تھی آپ ﷺ نے اس سے باہر باہر۔

تمام احادیث جو آپ کی خوشبو کے بارے میں گزری ہیں باب صفت عرق میں بہر حال وہ حدیث جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو زید بن اسماعیل صائغ نے، ان کو حسین بن علوان نے، ان کو ھشام بن عروہ نے، اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضاء حاجت کے لئے جاتے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے جاتی مگر مجھے وہاں کوئی چیز نظر نہ آتی بس مجھے وہاں پاکیزہ خوشبو محسوس ہوتی تھی۔ میں نے یہ بات حضور اکرم ﷺ کو بتائی تو فرمایا اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ ہمارے وجود اہل جنت کے ارواح کے مطابق پیدا ہوئے ہیں جو کچھ آپ سے نکلتا اس کو زمین نگل جاتی ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ روایت حسین بن علوان کی موضوعات میں سے ہے۔ اس کا ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے معجزات کے حوالے سے احادیث صحیحہ مشہورہ کافی ہیں ابن علوان کے کذب کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالمعطی کہتے ہیں حسین بن علوان اہل کوفہ میں سے تھا حدیثیں گھڑتا تھا ہشام بن عروہ سے وہ دیگر ثقات سے۔

باب ۲۱

# دروازے کی چوکھٹوں اور گھر کے در و دیوار کا ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی دعا پر آمین کہنا جو انہوں نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے لئے کی تھی اور اپنے چچازادوں کے لئے بشرط صحت روایت

(۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن یونس کدیمی نے، ان کو عبداللہ بن عثمان بن اسحٰق بن سعید وقاصی نے (ح)۔ اور ان کو خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوقتیبہ مسلم بن فضل بغدادی نے، مکہ مکرمہ میں ان کو حلف بن عمرو عکبری نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ ہروی نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوامی مالک بن حمزہ بن ابواسید ساعدی نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا ابواُسید ساعدی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے کہا تھا اے ابوالفضل صبح آپ گھر نہ جانا آپ بھی اور آپ کے بیٹے بھی حتی کہ میں آجاؤں تمہارے پاس مجھے آپ لوگوں سے کام ہے۔

لہٰذا انہوں نے انتظار کیا حتی کہ حضور ﷺ چاشت کے بعد تشریف لائے ان سے ملے السلام علیکم کہا انہوں نے بھی وعلیکم السلام کہا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے پوچھا تم نے صبح کیسی کی؟ یعنی رات کیسی گذری؟ انہوں نے کہا ہم نے خیریت سے صبح کی ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے کیسے صبح کی؟ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا میں نے بھی خیریت سے صبح کی میں اللہ کا شکر کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ قریب قریب ہو جاؤ حتی کہ ایک دوسرے سے مل جاؤ حتی کہ وہ مل گئے جب بالکل ساتھ ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان سب کو اپنی چادر میں لپیٹ دیا اور دعا فرمائی اے میرے ربّ! یہ میرے چچا ہیں اور میرے باپ کے جیسے ہیں یہ لوگ میرے گھرانے کے ہیں ان کو آگ جہنم سے اسی طرح چھپالے جیسے میری چادر نے ان کو چھپالیا ہے چنانچہ دروازے کی چوکھٹوں نے اور گھر کی دیواروں نے آمین کہا بولے آمین، آمین، آمین۔ (دلائل ابی نعیم ۳۷۰۔ خصائص کبریٰ ۲/۷۷)

حدیث ہروی کے لفظ میں ان کے ساتھ عبداللہ بن عثمان وقاصی متفرد ہے۔ اور وہ ان میں سے ہے جس سے عثمان دارمی نے پوچھا تھا۔ یحیٰی بن معین سے انہوں نے کہا تھا کہ میں اس روایت کو نہیں پہچانتا۔

☆☆☆

باب ۲۲

# نبی کریم ﷺ کا اپنی پیٹھ پیچھے سے اپنے اصحاب کو دیکھنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن شاذان نے، ان کو قتیبہ بن سعید نے مالک سے، اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگ یہاں پر میرے سامنے دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم میرے لئے نہ تمہارا رکوع مخفی رہتا ہے نہ تمہارا سجدہ کرنا بیشک میں البتہ تمہیں دیکھتا ہوں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل بن ابواویس اور دیگر سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے۔

(بخاری۔کتاب الصلوٰۃ۔ فتح الباری ۱/۵۱۴۔۲/۳۲۵)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حرملہ کی روایت میں آپ کا قول ہے۔

بیشک میں البتہ دیکھتا ہوں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے یہ اللہ کی طرف سے کرامت واعزاز ہے اللہ نے ان کو اپنی مخلوق میں سے اس کے ساتھ خاص کیا ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے بغداد میں، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو حسن بن عرفہ نے، اس کو قاسم بن مالک مُزنی نے، مختار بن فلفل سے اس نے انس بن مالک سے۔ وہ کہتے ہیں۔

ایک دن نماز کے لئے اقامت کی جانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے آگے ہوتا ہوں (یعنی امامت کررہا ہوتا ہوں تمہاری) لہٰذا رکوع کرنے اور سجدہ کرنے میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔ اور نہ ہی اپنے سروں کو پہلے اُٹھایا کرو (سجدے سے) بیشک میں تمہیں دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم دیکھ لو جو کچھ میں نے دیکھا ہے تو تم بہت کم ہنسو گے اور بہت زیادہ روؤ گے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا میں نے جنت دیکھی ہے اور جہنم دیکھی ہے۔

اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی دیگر طرق سے اس نے مختار بن فلفل سے۔ (مسلم۔کتاب الصلوٰۃ۔حدیث ۱۱۲ ص ۱/۳۲۰)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو محمد بن فضیل نے عبدالمالک بن ابوسلیمان سے اس نے قیس سے اس نے مجاہد سے اس نے اللہ کے فرمان کے بارے میں۔

اَلَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ

(سورۃ شعراء : آیت ۲۱۹)

وہی ذات (اللہ) آپ کو دیکھتی ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں (عبادت کرنے) اور سجدے کرنے والوں میں آپ کا (فکرمند ہوکر) پھرنا۔

مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھتے تھے جو ان کے پیچھے صفیں ہوتی تھیں جیسے سامنے دیکھتے تھے۔

(تفسیر قرطبی ۱۳/۱۴۴)

اور روایت کی ہے زہیر بن عبادہ نے، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ سے۔ (عبداللہ بن محمد بن مغیرہ کو عقیلی نے ضعفاء میں شمار کیا ہے) اس نے ہشام بن عروہ سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اندھیرے میں بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے روشنی میں دیکھتے تھے۔ (ابن دمیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن جوزی نے صحیح کہا ہے۔ فیض القدیر ۲۱۵/۵)

(۴) ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ابن سلم سے اس نے عباس بن ولید خلال سے، اس نے زہیر بن عبادہ سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ یہ ایسی اسناد ہے کہ اس میں ضعف ہے۔

نیز یہ کئی دیگر طرق سے مروی ہے جو کہ قوی ہی نہیں ہیں۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عباس نے، ان کو ابواسحٰق بن سعید نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن خلیل نیشاپوری نے، ان کو صالح بن عبداللہ نیشاپوری نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عمار شہید نے، ان کو مغیرہ بن مسلم نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے دن میں روشنی میں دیکھتے تھے۔

## باب ۲۳

# رسول اللہ ﷺ کے نواسوں کے لئے روشنی کا چمکنا

## جب وہ حضور اکرم ﷺ کے ہاں سے چلے تھے
## حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں چلتے ہوئے گھر میں پہنچے
## یہ نبی کریم ﷺ کی کرامت واعزاز ہے

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبدالوہاب اصفہانی نے، ان کو احمد بن مہران نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو خبر دی کامل بن علاء نے، ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے۔ وہ کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آ کر آپ کی پیٹھ پر چڑھ جاتے حضور اکرم ﷺ جب سر اُٹھاتے تو ان کو نرمی سے نیچے اُتار دیتے تھے جب آپ ﷺ دوبارہ سجدہ کرتے وہ دوبارہ ویسے ہی کرتے تھے۔

جب نماز پڑھا لیتے ایک کو ادھر دوسرے کو ادھر کر لیا کرتے میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں ان دونوں کو ان کی امی کے پاس لے جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اتنے میں ایک روشنی چمکی اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جاؤ تم دونوں اپنی امی کے پاس چلے جاؤ چنانچہ وہ دونوں اسی روشنی میں چلتے چلے گئے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ (مسند احمد ۵۱۳/۲۔ زوائد ۱۸۱/۹)

☆☆☆

باب ۲۴

## ۱۔ اصحاب نبی ﷺ کے دو آدمیوں کی لاٹھی کا روشن ہو جانا جب وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کے ہاں سے رات کے اندھیرے میں نکلے حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں چلتے گئے یہ نبی کریم ﷺ کی کرامت واعزاز تھا۔

## ۲۔ ابوعبس کی لاٹھی کے روشن ہونے کی روایت۔

## ۳۔ حمزہ بن عمرو اسلمی کی اُنگلیوں سے روشنی خارج ہونا۔

(۱) ہمیں حدیث بیان کی محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے، ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے، مکہ میں ان کو خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے، ان کو معاذ بن ہشام نے، ان کو ان کے والد نے قتادہ سے ان کو انس بن مالک نے کہ دو آدمی اصحاب رسول میں سے رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے نکلے اندھیری رات تھی اور ان دونوں کے ساتھ دو چراغوں کی مثل دو روشنیاں ان دونوں کے آگے آگے چلتی گئیں جب وہ راستے میں الگ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ روشنی بھی علیحدہ ہوگئی حتیٰ کہ وہ اپنے گھر میں پہنچ گئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوموسیٰ سے اس نے معاذ سے۔

(۲) بخاری نے کہا ہے کہ معمر نے کہا ہے یعنی جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور رمادی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، ثابت سے اس نے انس سے یہ اسید بن حضیر انصاری اور ایک دوسرے انصاری دونوں اپنی کسی حاجت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ حتیٰ کہ رات کا ایک حصہ گذر گیا اور رات سخت اندھیری تھی اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے روانہ ہوئے دونوں کے ہاتھ میں ایک چھوٹی لکڑی تھی لہٰذا ایک کی لکڑی روشن ہوگئی دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے جب دونوں کا راستہ جدا ہوا تو دوسرے کی لکڑی بھی روشن ہوگئی لہٰذا ہر ایک دونوں میں سے اپنی اپنی لکڑی کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ گئے۔ (مستدرک حاکم ۳/ ۲۸۸۔ خصائص کبریٰ ۲/ ۸۰۔ دلائل ابی نعیم ۴۹۲)

(۳) بخاری کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے کہا یعنی وہ جس کی ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن محمد بن صباح نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو ثابت بنانی نے، انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ عباد بن بشر اور اُسید بن حضیر رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ باتیں کرتے رہے جب روانہ ہوئے تو ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے جب دونوں کا راستہ الگ ہوا تو دونوں کی لکڑیاں روشن ہوگئیں ہر ایک اسی روشنی میں اپنے گھر چلا گیا۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ حدیث ۵/ ۳۸۔ فتح الباری ۷/ ۱۲۴۔ ۱۲۵)

(۴) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے، ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے، ان کو ابوکریب نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو عبدالحمید بن ابوعبس انصاری بنو حارثہ میں سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی میمون بن زید بن ابوعبس ان کو خبر دی

ان کے والد نے، یہ کہ ابوعبس نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اس کے بعد بنو حارثہ کے پاس لوٹ آتے تھے ایک رات وہ اندھیری اور بارش والی رات میں نکلے تو ان کے لئے ان کی لاٹھی روشن کر دی گئی حتی کہ وہ دار بنو حارثہ میں داخل ہو گئے۔

(مستدرک حاکم ۳/۳۵۰۔ خصائص کبریٰ ۲/۸۰۔۸۱)

میں کہتا ہوں کہ ابوعبس بن جبر شرکاء بدر میں سے تھے۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو مسیّب بن محمد بن مسیّب نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حمزہ بن مالک اسلمی ابوصالح نے، ان کو سفیان بن حمزہ نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے، ان کو ابواحمد بن فارس نے، ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے، ان کو احمد بن حجاج نے، ان کو سفیان بن حمزہ نے، کثیر بن زید سے اس نے محمد بن حمزہ اسلمی سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں ہم لوگ اندھیری رات میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے چنانچہ میری انگلیاں روشن ہو گئیں حتی کہ ان کی سواریاں ایسی جمع ہو گئیں کوئی بھی ان میں سے ہلاک نہ ہوا اور بیشک برابر انگلیاں روشن ہو رہی تھیں۔

(۶) اور سُلمی کی ایک روایت میں ہے ان کے والد سے وہ ابوحمزہ بن عمرو سے کہ انہوں نے کہا ایک سفر میں ہمارے مویشی بھاگ گئے تھے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے رات شدید اندھیری تھی۔ لہٰذا میری اُنگلی روشن ہو گئی تھی حتی کہ اسی روشنی پر سب کی سواریاں جمع ہو گئیں اور میری اُنگلی البتہ تا حال روشنی دے رہی تھی۔ (دلائل ابی نعیم۔ خصائص کبریٰ ۲/۸۱)

(۷) ہمیں خبر دی ابونصر عمرو بن عبدالعزیز بن قتادہ نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے، ان کو عبداللہ بن صقر نے، ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے، ان کو سفیان بن حمزہ نے، ان کو کثیر بن زید نے، محمد بن حمزہ اسلمی سے اس نے اپنے والد حمزہ بن عمرو سے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شدید اندھیری رات میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے۔ لہٰذا میری اُنگلی روشن ہو گئی تھی۔ لہٰذا ان سب نے اسی روشنی پر اپنی اپنی سواریوں کو جمع کر لیا تھا کوئی بھی ان میں سے ہلاک نہیں ہوا تھا۔ اور بیشک میری انگلی البتہ روشن تھی۔ واللہ اعلم

## باب ۲۵

# وہ شرف و کرامت جو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئی مصطفیٰ کریم ﷺ کے شرف کے لئے اور اس پر ایمان لانے والے کی عظمت اُجاگر کرنے کے لئے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے، ان کو عثمان بن عفان نے۔ (ح) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی ابوسہل بن زیاد نے، ان کو اسحٰق بن حسین حربی نے، ان کو عفان بن مسلم نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو جریری نے ابوالعلاء سے اس نے معاویہ بن حرمل سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور تین دن مسجد میں ٹھہرا رہا مگر مجھے کھانا نہیں ملا۔ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس آیا میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین میں پیشگی توبہ کرتا ہوں اس سے کہ مجھ پر رزق بند ہو جائے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے بتایا میں معاویہ بن حرمل ہوں انہوں نے فرمایا کہ تم خیر المؤمنین کے پاس جاؤ اسی کے پاس اترو اور رہو۔

اور حضرت تمیم داری کی عادت تھی کہ وہ جب نماز پڑھ لیتے تھے تو دائیں بائیں دونوں طرف ہاتھ مارتے تھے اور ایک آدمی دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے پکڑ کر ساتھ لے جاتے تھے۔ میں نے بھی ان کے پہلو میں نماز پڑھی انہوں نے ہاتھ مارا اور میرا ہاتھ پکڑ کر لے گئے ہم لوگوں کے پاس کھانا لایا گیا میں خوب زور لگا کر کھایا بھوک کی شدت کے مطابق کھایا۔

کہتے ہیں کہ ایک دن ہم بیٹھے تھے کہ اچانک حرہ میں آگ نکلی حضرت عمر آئے تمیم داری کے پاس بولے چلو اس آگ کے پاس چلتے ہیں انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین میں کون ہوتا ہوں اور میں کیا ہوں کہتے ہیں کہ عمر بار بار اصرار کرتے رہے حتی کہ وہ ان کے ساتھ چل پڑے میں بھی ان دونوں کے پیچھے پیچھے ہولیا وہ آگ کی طرف چلے گئے تمیم داری اپنے ہاتھ سے دونوں کو اشارہ کرتے رہے حتی کہ میں گھاٹی میں داخل ہوا اور تمیم اس کے پیچھے داخل ہوئے کہتے ہیں کہ عمر کہنے لگے جو دیکھ چکا ہے وہ واقعی اس کی طرح میں ہوتا جس نے نہیں دیکھا تین بار عمر نے یہ جملہ کہا۔

یہ الفاظ حدیث صغانی کے ہیں۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۵۳)

باب ۲۵

# تصویر پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ رکھا تو وہ مٹ گئی

(۱)　ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو بحر بن نصر اور احمد بن عیسیٰ لخمی نے، ان دونوں کو حدیث بیان کی بشر بن بکر نے، ان کو اوزاعی نے، ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول سے وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا اس میں تصویر تھی حضور اکرم ﷺ نے اس پردے کو اُتار پھینکا پھر فرمایا: بیشک قیامت کے دن شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق کی نقل کریں گے (اس کے جیسی بنائیں گے)۔

اوزاعی کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ نے فرمایا تھا کہ حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک ٹوٹی لے کر آئے اس پر عقاب کی تصویر بنی ہوئی تھی حضور اکرم ﷺ نے اس پر اپنا دست مبارک رکھ دیا۔

اللہ نے اس کی برکت سے وہ تصویر ہی دور کر دی (یعنی ختم ہوگئی)۔ (خصائص کبریٰ ۲/۸۲)

☆☆☆

## مجموعہ ابواب

ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی ادعیہ مستجابہ (قبول شدہ دعائیں) بسلسلۂ اطعمہ واشربہ۔ نیز وہ برکات جن کا ظہور ہوا ان امور میں جن میں آپ نے دعا فرمائی تھی یہ بسبیل اختصار اس لئے کہ سب کو نقل کرنے میں طوالت ہوگی۔

باب ۲۷

# بکری کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کی برکت کا ظہور

## جس میں دودھ موجود نہیں تھا مگر پھر اس میں دودھ اُتر آیا تھا۔ پہلے بھی اس کا ذکر گزر چکا ہے حضور اکرم ﷺ کے اُم معبد کے خیمہ میں اُترنے کے ضمن میں اور اس میں آپ کا نزول، آپ کا پہنچنا ان بکریوں میں جن کو اُم معبد کا بیٹا چرا رہا تھا

(۱)　ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن ہارون نے، ان کو ابوالولید نے، ان کو ابوعوانہ نے، عاصم سے، اس نے زر سے، اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں۔ میں گھبرو جوان تھا عقبہ بن ابومعیط کی بکریوں میں تھا اور انہیں چرا رہا تھا کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ابوبکر صدیق بھی ان کے ساتھ تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا اے لڑکے! کیا تیرے پاس دودھ ہے؟ میں نے بتایا کہ جی ہاں ہے لیکن میرے پاس امانت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس ایسی بکری لے آؤ جس پر ابھی تک بکرا نہ کودا ہو (یعنی کنواری بکری لے لی جس کو کہتے ہیں جو نہ گابھن ہوئی ہو ابھی تک) میں ان کے پاس پکڑ کر لے آیا (ایک جھیرٹ کو پکڑ کر) حضور اکرم ﷺ نے اس کی ٹانگوں میں رسی باندھ دی (اسے ڈھنگا مار دیا) اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اس کی کھیری کو سہلایا اور دعا کی حتی کہ دودھ اُتر آیا۔

ابوبکر ان کے پاس ایک پیالہ لائے حضور اکرم ﷺ نے اس کے اندر دودھ دوہا اور ابوبکر سے کہا کہ تم پی لو ابوبکر نے پیا اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے پیا اس کے بعد کھیری کو کہا کہ دودھ اُچک لے اس نے اُچک لیا لہٰذا وہ ویسی ہوگئی جیسی کہ تھی۔ اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے بھی یہ کلام سکھلا یئے یا کہا کہ یہ قول سکھا یئے لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ تم سکھلائے ہوئے غلام ہو میں نے ان سے ستر سورتیں حاصل کیں۔ جن میں مجھ سے کسی بشر نے بحث نہیں کی۔

(۲)　ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداود طیالسی نے، ان کو سلیمان بن مغیرہ نے، ان کو ثابت نے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے وہ کہتے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مقداد بن اسود نے، وہ کہتے ہیں کہ میں آیا اور میرے دو ساتھی بھی قریب تھا کہ شدید محنت مشقت کی وجہ سے ہماری بینائی اور شنوائی چلی جاتی (یعنی بھوک کی وجہ سے) ہم لوگ اپنے نفسوں کو اصحاب رسول پر پیش کرنے لگے جو بھی ہمیں قبول کرتا رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے سامان پر لے جاتے تھے ان دنوں اول رسول اللہ ﷺ کے پاس تین بکریاں تھیں جنہیں وہ دوہتے تھے۔

لہٰذا نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان تقسیم کرتے تھے اور ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کا حصہ اُٹھا کر لے جاتے تھے حضور تشریف لاتے تو سلام کرتے تھے (نہ زیادہ زور سے نہ ہی بالکل آہستہ بلکہ) جس کو جاگنے والا سُن لے اور سونے والا جاگ نہ جائے۔ شیطان نے مجھ سے کہا اگر تو ایک دوگھونٹ پی لے تو کچھ نہیں ہوگا۔

بیشک رسول اللہ ﷺ انصار کے پاس آتے تھے۔ وہ آپ کی قدر کرتے تھے شیطان ہمیشہ میرے دل میں بات ڈالتا رہا حتی کہ میں نے دودھ پی لیا جب میں نے اسے پی لیا تو اس نے مجھے شرمندہ کر دیا اور کہا کہ تم کیا کہو گے جب حضور تشریف لائیں گے اور دودھ نہیں پائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ تو تیرے خلاف بد عادیں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ بہر حال میرے دونوں ساتھیوں نے اپنا حصہ پیا اور سو گئے باقی رہا میں تو مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔ میرے اوپر ایک چادر تھی جب میں سر کی طرف کھینچتا تو پیروں سے چھوٹی پڑتی پیروں کو ڈھکتا تو سر سے چھوٹی پڑتی تھی۔ اتنے میں حضور اکرم ﷺ تشریف لے آئے حسب معمول آپ نے نماز ادا کی جیسے کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد اپنے پینے کے دودھ کی طرف دیکھا تو کچھ بھی نہیں تھا۔

لہٰذا آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ میں ڈر گیا کہ لو آپ نے میرے خلاف دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے ہیں اب میں نہیں بچوں گا مارا جاؤں گا۔ مگر خلاف توقع ہوا یہ کہ میں نے سنا حضور دعا فرما رہے تھے اے اللہ تو اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور تو ہی اس کو پلا جس نے مجھ کو پلایا۔ میں نے اس کے بعد چھری اٹھائی اور شملہ اٹھایا اور بکریوں کی طرف چلا گیا۔ انہیں تلاش کرنے لگا کہ ان میں سے کونسی زیادہ موٹی ہے۔ تاکہ میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کروں مگر وہ تو سب کی سب کمزور تھیں میں نے برتن اٹھایا آل محمد ﷺ کے لئے جس میں وہ دودھ دوہتے تھے۔ لہٰذا میں نے دودھ دوہا حتی کہ جھاگ اُوپر آ گئے پھر میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا حضور اکرم ﷺ نے دودھ پیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے مجھے دیا اور میں نے دوبارہ پیا میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیا انہوں نے دوبارہ پیا۔

پھر حضور نے مجھے دیا پھر میں نے پیا پھر انہوں نے مجھے دیا میں نے پھر پیا اس کو پھر مجھے زور سے اس قدر ہنسی آئی کہ میں زمین پر لوٹ پوٹ ہو گیا آپ نے ف[illegible] یہ تیری کوئی غلطی ہے اے مقداد۔ کیا ہوا؟ (یعنی اس قدر کیوں ہنس رہے ہو؟) اب میں نے حضور کو وہ اپنی خبر سنانی شروع کی (کہ میں نے آپ کا دودھ کا حصہ پی لیا تھا اور مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ آپ مجھے بد دعا دیں گے) مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سب کچھ رحمت تھی اللہ [illegible]رف سے اگر میں تیرے ساتھیوں کو جگا دیتا وہ یعنی کچھ کر گذرتے۔ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان اللہ کی قسم میں پروا نہیں کرتا اس وقت جب آپ کو کوئی پریشانی ہوتی اور مجھے بھی ہوتی لوگوں میں جس نے [illegible] پایا وہ نامراد ہوا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا [illegible]ث شبابہ سے اور نضر بن شمیل سے اس نے سلمان بن مغیرہ سے۔

(مسلم۔ کتاب الاشربہ۔ باب اکرام الضیف۔ حدیث ۱۷۴ ص ۱۶۲۵۔۱۶۲۶)

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے، ان کو بشر بن احمد اسفرائنی نے، ان کو احمد بن حسین بن نصر حذاء نے، ان کو علی بن مدینی نے، ان کو محمد بن حماد بن زید نے، ان کو مہاجر نے، ابوالعالیہ سے وہ کہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کے پاس بندہ بھیجا یا کہا تھا کہ اپنے نو گھروں کی طرف بندہ بھیجا آپ کھانا مانگ رہے تھے جب کہ آپ کے پاس آپ کے اصحاب موجود تھے مگر گھر میں کھانا موجود نہیں پایا۔ لہٰذا آپ کی نظر گھر میں کھڑی بکری کے بچے پر پڑی (یعنی وہ) پٹیا سی تھی جس نے ابھی بچہ نہیں دیا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کی کھیری کی جگہ پر ہاتھ پھیرا لہٰذا اس کی ٹانگوں کے درمیان فوراً دودھ کی تھیلی لٹک آئی۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے قصعہ (پیالہ) منگوایا اور اس میں دودھ نکالا اور اس کو اپنے گھروں میں بھیجا ایک ایک پیالہ پھر دودھ دوہا اور آپ نے خود پیا اور صحابہ نے پیا۔

علی کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے اس حدیث میں ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ حدیث ہمیں مرسل طریقے پر بیان کی ہے۔

☆☆☆

باب ۲۸

# نبی کریم ﷺ کا اپنے اہل خانہ کے لئے دعا کرنا کہ ان کو بقدر ضرورت یک روزہ رزق ملے اس سے ان کی مراد اپنی ذات تھی اور وہ لوگ تھے جو آپ کی کفالت میں تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے، ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو حسن بن عفان نے، ان کو ابواسامہ نے، اعمش سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو محاضر بن مورع نے، ان کو اعمش نے، عمارہ بن قعقاع سے ان کو ابوزرعہ نے، ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیز ابواسامہ کی ایک روایت میں ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللھم اجعل رزق اٰل محمد قوتًا

اے اللہ آل محمد کا رزق اس قدر بنا کہ وہ اس کو کھا کر زندہ رہ سکیں۔

یعنی صرف بقدر ضرورت زندگی ہو وافر نہ ہو فراوانی نہ ہو اس کی حکمت کے بارے میں صحیح حقیقت اللہ اور اللہ کا رسول جانتے ہیں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اشج سے اس نے ابواسامہ سے۔

اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طرق سے اعمش سے اور تحقیق یہ بات اس کتاب کے شروع میں گذر چکی ہے کہ گھرانہ رسول کی زندگی اور ان کی گذران کیسی تھی؟

باب ۲۹

# ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کی دعوت کرنا اور اس کے کھانے میں رسول اللہ ﷺ کی برکت سے آثار نبوت کا ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو خبر دی شافعی نے، ان کو مالک نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن ابوالمعروف فقیہ اسفرائنی نے وہاں پر ان کو بشر بن احمد نے، ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے، ان کو قتیبہ بن سعید نے، مالک سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے، ان کو محمد بن عبدالسلام نے،

یحییٰ بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث پڑھی تھی مالک کے سامنے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ ابوطلحہ سے کہ انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے۔ کہ حضرت ابوطلحہ نے کہا تھا اُم سلیم سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنی میں پہچان گیا کہ حضور اکرم ﷺ بھوک سے نڈھال ہورہے ہیں۔ کیا تیرے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز ہے؟ وہ بولی کہ جی ہاں ہے اور وہ جو کی کچھ روٹیاں نکال کر لائی پھر اس نے اپنا دوپٹہ لیا اور کچھ روٹیاں اس میں لپیٹ دیں۔

یحییٰ نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ اس نے ان روٹیوں کو میرے کپڑے تلے چھپا دیا اور کچھ مجھے لوٹا دیں۔ اس کے بعد دونوں کی روایت متفق ہوگئی ہے کہتے ہیں اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیا کہتے ہیں کہ میں وہ روٹیاں لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں چلا گیا میں نے حضور اکرم ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ مگر ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی بیٹھے تھے میں جا کر ان کے اوپر کھڑا ہوگیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں حضور اکرم ﷺ نے ان سب سے کہا جو ساتھ بیٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ۔

کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ چلے میں بھی ان کے آگے آگے تھا میں ابوطلحہ کے پاس آگیا میں نے ابوطلحہ کو بتایا ابوطلحہ نے کہا اے اُم سُلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ساتھ لے آئے ہیں۔ جب کہ ہمارے پاس اسقدر نہیں ہے جو ہم ان کو کھانا کھلاسکیں۔ اُم سلیم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ چلے گئے جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملے حضور اکرم ﷺ اس کے ساتھ آگئے حتیٰ کہ اندر آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُم سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے بس تم لے آؤ، وہ والی روٹیاں لے کر آگئی حضور نے حکم دیا ان روٹیوں کو توڑا گیا اور اُم سلیم نے ان پر گھی کا برتن نچوڑ دیا اُم سلیم نے اسی کو سالن کے طور پر بنا دیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا یا دعا کی جو کچھ اللہ نے چاہا پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لئے آنے کی اجازت دے دو اس نے ان کو اجازت دی وہ آئے انہوں نے کھایا اور شکم سیر ہوگئے۔ پھر وہ باہر چلے گئے۔

قتیبہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ دس آدمیوں کو اجازت دیں اس نے ان کو اجازت دے دی انہوں نے کھایا حتیٰ کہ شکم سیر ہوگئے پھر وہ باہر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ اور دس کو اجازت دے دو اس نے ان کو اجازت دے دی انہوں نے بھی کھایا حتیٰ کہ شکم سیر ہوگئے پھر فرمایا کہ اور دس کو اجازت دے دو لہٰذا سارے لوگوں نے کھایا اور سارے لوگ ستر یا اسی آدمی تھے اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں ہے۔ پھر فرمایا کہ دس افراد کو اجازت دیں حتیٰ کہ پوری قوم نے کھایا اور شکم سیر ہوگئے اور سارے لوگ ستر یا اسّی آدمی تھے یہ الفاظ ہیں حدیث یحییٰ بن یحییٰ کے اور قتیبہ کے اور حدیث شافعی مختص ہے

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

(بخاری۔حدیث ۲۶۸۸۔فتح الباری ۱۱/۵۷۰۔بخاری۔کتاب المناقب۔حدیث ۳۵۷۸۔فتح الباری ۶/۵۸۶۔مسلم۔کتاب الاشربہ۔حدیث ۱۴۲ ص ۱۶۱۲۔ ترمذی۔کتاب المناقب ۵/۵۵۹)

(۲) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے، ان کو ابن ابواویس نے، ان کو مالک بن انس نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل مگر اس نے یہ کہا ہے کہ پھر اُم سلیم نے روٹی کو میرے ہاتھ تلے دبا دیا اور کچھ مجھے واپس کردی۔ اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے اس قول کے بعد کہ کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں انہوں نے پوچھا کہ طعام کے ساتھ؟ میں نے بتایا کہ جی ہاں۔ اس کے بعد باقی اسی طرح ذکر کیا ہے حدیث یحییٰ بن یحییٰ کی طرح۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے۔

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے، ان کو موسیٰ بن اسحاق انصاری نے، ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے۔ ان کو عبداللہ بن نمیر نے، ان کو سعد بن سعید نے، ان کو انس بن مالک نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوطلحہ نے رسول ﷺ کے پاس بھیجا تھا تاکہ میں ان کو بلا کر لے آؤں، ابوطلحہ نے ان کے لئے کھانا بنایا تھا۔

وہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو مجھے شرم آ گئی ۔میں نے کہا ابوطلحہ کے پاس آیئے۔ حضور ﷺ نے لوگوں سے کہا کھڑے ہو جاؤ ( چلے گئے ) تو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے لئے تھوڑی سی کوئی چیز بنائی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اس کھانے کو ہاتھ لگایا اور اس میں برکت کے لئے دعا فرمائی۔ پھر فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ دس افراد کا اندر بلایئے۔ فرمایا کہ کھایئے اور تھوڑا سا کھانا اور تھوڑا سا کھانا انہوں نے اپنے ہاتھوں کی اُنگلیوں کے ساتھ نکالا۔ سب نے کھایا حتیٰ کہ خوب شکم سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ لہٰذا اسی طرح دس افراد اندر جاتے رہے دس باہر آتے رہے، یہاں تک کہ باہر کوئی ایک بھی نہ رہا سب اندر چلے گئے، سب نے کھایا اور پیٹ بھر لیا۔ انس کہتے ہیں کہ پھر اس کو انہوں نے دیکھا تو وہ اسی طرح تھا جس وقت کھانا شروع کیا تھا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن ابوشیبہ سے۔ (مسلم ۳/۱۶۱۲۔ حدیث ۱۴۳۔ کتاب الاشربہ)

اور نقل کیا ہے اس کو اس نے حدیث عبدالرحمٰن بن لیلیٰ سے۔ (مسلم ۳/۱۶۱۳)

اور یحییٰ بن عمارہ سے اور عبداللہ بن عبداللہ ابن ابوطلحہ سے اور عمرو بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے اور یعقوب بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے، اس نے انس بن مالک سے اور ان میں سے بعض کی حدیث میں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور گھر والوں نے کھایا اور جو بچ گیا وہ انہوں نے اپنے پڑوسیوں میں بھجوایا۔ (مسلم ۳/۱۶۱۳)

(۴) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، اور ابوطاہر فقیہ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبیداللہ یعنی ابن مناوی نے، ان کو یونس نے، ان کو حرب بن میمون نے نضر بن انس سے، اس نے حضرت انس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ اُم سلیم نے کہا تم جاؤ اللہ کے نبی کے پاس، اگر تم دیکھو کہ وہ ہمارے پاس صبح کے وقت کھانا کھانا پسند کریں تو ان کو لے آؤ۔ میں نے جا کر کہا تو حضور ﷺ نے پوچھا کیا وہ لوگ بھی جو میرے پاس ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔

کہتے ہیں کہ میں واپس آیا اُم سُلیم کے پاس جبکہ میں خوف زدہ ہو گیا ان لوگوں کے بارے میں جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ آنے والے تھے۔ اُم سُلیم نے پوچھا کیا کر آئے ہو اے انس؟ اتنے میں حضور ﷺ بھی پہنچ گئے۔ میں نے یہ بات ذکر کی کہ انہوں نے آپ کے پاس بھیجا تھا یہ رہا آپ کا صبح کا کھانا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کیا تیرے پاس گھی ہے؟ وہ بولی کہ ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا گھی کا کُپہ ہے جس میں تھوڑا سا گھی ہو؟ کہتے ہیں کہ میں اس کو حضور ﷺ کے پاس لے آیا حضور نے اس کا بندھن کھولا اور کہا :

بسم اللہ اللھم عظم البرکۃ ۔ اے اللہ اس میں برکت عطا فرما۔

کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پلٹیے میں نے اسے پلٹا تو اللہ کے نبی ﷺ نے اس کو نچوڑا وہ گھی دینے لگا اس سے نچوڑا ہوا اُم سلیم نے لیا اور اس کو اسی سے زائد افراد نے کھایا پھر بھی اس میں سے بچ گیا آپ نے وہ اُم سلیم کو دے دیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خود بھی کھایئے اور پڑوسیوں کو بھی کھلایئے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر سے۔ (مسلم ۳/۱۶۱۴)

اس نے یونس بن محمد مؤدب سے اور اس باب میں مروی ہے الجعد ابوعثمان سے اس نے انس اور ہشام سے اس نے محمد بن سیرین سے اس نے انس سے اور اس نے سنان ابوربیعہ سے اس نے انس ﷜ سے اس نے ان کی ماں اُم سلیم سے کہ وہ ایک مدجو (نصف سیر تقریباً) اُٹھائے اس نے اس کو پیسا اور اس کی روٹی بنائی اور اس میں اصلی گھی انڈیلا پھر مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔

آگے اس نے حدیث ذکر کی۔ وہ کچھ کمی بیشی کرتے ہیں علاوہ اگر میں نے کہا کہ یہاں تک کہ چالیس آدمی گئے انہوں نے اُسی جیسی روایت میں حدیث جابر بن عبداللہ انصاری میں سے تحقیق وہ گذر چکی ہے غزوۂ خندق کے بارے میں۔ بیان کے اندر۔

☆☆☆